تیسرا مجسمہ

عوض سعید

والدہ مرحومہ کے نام

فهرست

توليه ٥ :١

موذي ٤١ :٢

٠٢ نامراد :٣

٨٢ زمين كا عذاب :٤

٣٣ هيں خواب ميں هنوز :٥

٧٣ ايك سينگ والا آدمي :٦

٣٤ دُشمن :٧

٩٤ وه لڑكي :٨

٥٥ پُل صراط :٩

٠٦ جنازه :٠١

٤٦ تيسرا مجسّمه :١١

١٧ بهيتر بهيتر آگ :٢١

تولیه

رات کے آخري سُلگتے ہوئے لمحوں میں کوئي اسے دونوں شانوں سے جھنجھوڑ رہا تھا۔ اس کي آنکھیں بند تھیں لیکن اسے احساس ہورہا تھا جیسے کوئي اُسے جگارہا ھے۔ اس پر کچه جاگنے اور سونے کي سي کیفیت طاري تھي۔وہ آج ایك طویل سفر سے لَوٹ کر گھر آیا تھا۔ نیند کا وہ ہنگوڑا جس میں وہ کسي معصوم بچّے کي مانند میٹھي نیند کے مزے لے رہا تھا اچانك شاھدہ کي چیخ سے نیچے آرہا۔ وہ ھڑ بڑا کر اُٹه بیٹھا۔ بیڈ لیمپ کي مدّھم روشني میں شاھدہ کا جِسم بُري طرح کانپ رہا تھا۔ وہ سھمي ہوئي تھي اور اس کے چھرے پر ھَوائیاں اُڑ رہي تھیں۔ وہ کچه کھنا چاھتي تھي لیکن ڈر اور خوف نے اس کي زبان پر تالے ڈال رکھے تھے۔ وہ کچه دیر اسے ٹُکر ٹُکر کے گھورتي رہي اور پھر اچانك اس سے ایسے لِپٹ گئي جیسے کوئي اسے ھمیشه کے لیے خالد سے جُدا کرنا چاھتا ھو۔ اس کادل اب بھي بلیوں اُچھل رہا تھا۔ وہ خود بھي ایك عجیب کیفیت سے دوچار تھا۔ اس کي سمجه میں نھیں آرہا تھا کہ کیا کِیا جائے۔

شاھدہ تم ڈر گئي ھو دیکھو یھاں کوئي بھي تو نھیں ھے۔ کچه کھو میري جان تمھیں آخر ھو کیا گیا ھے۔ ,,
،، مگر اس کي زبان ساکت تھي۔ پته نھیں اس کے ذھن میں کیا بات آئي که اس نے زور سے شاھدہ کے منه پر ایك طمانچه رسید کیا اور شاھدہ نے به دِقت تمام اِتنا کھا :

حمام میں کوئي نھارھا ھے ،، ,,

وہ جو اپنے آپ کو کافي نڈر سمجھتا تھا اِس جملے کو سُن کر کانپ گیا۔ تھوڑي دیر پھلے اسے گھر کي فضا ساکت و سامت دکھائي دے رہي تھي۔ اب اسے یُوں لگ رہا تھا جیسے کسي نے واقعي نل کي ٹونٹي کھول دي ھو۔اب اسے واضح طور پر احساس ہورہا تھا جیسے کوئي شخص حمام میں گھسا نھارھا ھے اور باضابطه جِسم پر جھاگ اُڑا تا پاني سے لُطف اندوز ہورھاھے۔ لمحه به لمحه سردي کے باعث اس کے مُنه سے شُو شُو کي آواز نِکل رہي ھے۔ اس نے خود پر قابو پانے کي شعوري کوشِش کي۔ اس نے آگے بڑھ کر دیکھا حمام کي دیوار سے لگے ہوئے تار پرسے ایك ھاته آگے بڑھا اور اچانك شرٹ تار سے غائب ھوگیا۔ وہ بُت بناکھڑا رہا۔

ارے بھئي خالد کھڑے کھڑے کیا تماشه دیکه رہے ھو ۔ میں سَردي سے مَرا جارھا ھوں ذرا تولیه تو دے ,,
دو۔،،

اس کے قدم جیسے زمین میں دھنس کر رہ گئے۔

یه اُس کے بڑے بھائي سے مِلتي جُلتي آواز تھي۔ اس کي آنکھوں کے آگے اندھیرا چھاگیا۔ صبح جب وہ بستر سے بیدار ھوا تو شاھدہ اس سے کھه رہي تھي رات کو نیند میں آپ کافي بڑبڑا رہے تھے۔ میں تو مارے خوف کے آپ سے لپٹ گئي تھي۔وہ بڑي دیر تك اپني آنکھوں کو مَلتا رہا۔ اُس نے اپنے اطراف و اکناف کي ایك ایك چیز کا جائزہ لیا اور اُٹه کر بیڈ رُوم سے باھر آیا۔ شاھدہ اُسے پھٹي پھٹي آنکھوں سے دیکھتي رہي۔ سفید شرٹ حمام کي دیوار سے لگے ہوئے تار پر لٹکا ھوا تھا اور نَل کي ٹونٹي بدستور کُھلي ہوئي تھي۔

کیا رات تم نے حمام میں کچه کپڑے دھوئے تھے؟ اُس نے شاھدہ سے پوچھا۔ ,,

مجھے یاد ھے نل کي ٹونٹي میں نے بند کردي تھي۔ شاید کسي خرابي کے باعث وہ کُھل گئي ھو۔،، ,,

بات یه ھے شاھدہ رات کو میں ڈر گیا تھا۔ یه خوف بھي عجیب شئے ھے۔ یه خوف پته نھیں انسان کا تعاقب ,,
کب تك کرتا رہے گا۔ کبھي کبھي جي چاھتا ھے که گُھپ اندھیري راتوں میں تنھا کسي آوارہ کي مانندگھومتا پھر رہا ھوں۔ لیکن مجه جیسے نِڈر آدمي کو بھي کل رات خوف کے سائے نے ڈرادیا۔،،

,,   ہوسکتا ھے آپ کے لاشعوري میں موت کے خوف نے کسي طرح جگه پالي ہو   و رنه آپ جیسا آدمي یُوں نه گھبرا تا۔،،

,,   موت سے تو سبھي ڈرتے ھیں   کیا تمھیں موت سے خوف نہیں آتا؟،،

,,   نھیں ذرّہ برابر بھي نھیں۔ میں انسانوں سے گھبراتي ھوں اور خاص طور پر آپ کے بڑے بھائي سے   جن کي بڑي بڑي سُرخ آنکھوں کو دیکه کر پھلي بار مجھے وحشت کا سا احساس ہوا تھا۔،،

,,   تمھیں بھائي جان سے خواہ مخواہ کَدسي ہوگئي ھے۔ ان بے چاروں کامُدّت سے کوئي خط بھي نھیں آیا۔ بھت دن پھلے سارنگ پُور سے آنے والے ایك کنٹراکٹر نے مجھے اِطلاع دي تھي که وہ آج کل بیمار سے رھنے لگے ھیں اور ان کي صحت دن به دن خراب ہوتي جارھي ھے۔ لیکن ملازمت کي مصروفیت ایسي ھے که مجھے بھائي جان کو جاکر دیکھنے کي بھي توفیق نہیں ہوئي۔ لیکن یه احساس ھي کیا کچه کم ھے که میں آج نھیں تو کل ان سے مِلنے سارنگ پُور ضرور جاو ںگا۔ لیکن میں ڈر رھا ہوں که کھیںاس بھاگتي دَوڑتي زندگي کي مصروفیت اِس احساس کا بھي گلا نه گھونٹ دے۔،،

,, چلئیے ناشته تیار ھے۔،، شاھدہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کھا۔

کرسي پر بیٹھتے ھي اس نے پلیٹوں پر نظر دوڑائي۔ سب سے پھلے اس نے آملیٹ کے قتلے اُٹھائے۔ پھر تھوڑے سے توقف کے بعد وہ سلائِس پر جیلي لگا کر کھانے لگا۔

شاھدہ نے ابھي کچه کھایا ھي نه تھا که وہ اچانك اُٹه کھڑا ہوا۔

,, بڑي تیزي سے آپ نے ناشته ختم کردیا۔ میرا ساته تو دیا ہوتا۔،،

,, تمھارا ساته تو جنم جنم کاھے۔ پھر یُوں بھي مجھے ذرا جلدي جانا ھے   چیف انجینئر نے بُلوایا ھے۔،،

,, چیف انجینئرسے آپ اِتنا ڈرتے کیوں ھیں ؟،،   شاھدہ نے چوٹ کي۔

,, وہ میرا باس ھے   اس لیئے ڈرتا ہوں۔ ،، وہ چاھتا تو یه بھي کھه سکتا تھا که یه اس کي ڈیوٹي ھے۔،،

اُس نے تیزي سے اسکوٹر نکالي اور شاھدہ کے کانوں نے اسکوٹر کي گڑگڑاھٹ سُني۔ پھر یه آواز آھسته آھسته فضا میں گونجتي ہوئي اچانك غائب ہوگئي۔

پھر وہ کمرے سے اُٹه کر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس آئي۔ بڑي دیر تك مختلف زاویوں سے اپنے چھرہ کا جائزہ لیا۔ شیشے میں آنے والے عکس نے جیسے چُغلي کھائي   ,,پگلي تُو تو خاصي خوبصورت ھے،،شام کو جب وہ گھر لَوٹا تو شاھدہ نے بڑي بے چیني سے کھا "How Free was my valley" چل   کا آخري دن ھے   چلیئے ھاته مُنه دھو لیجئے کر پکچر دیکھیںگے،، ۔

,,   شاھدہ   میں بھت تھکا ہوا ہوں   اور میرا مُوڈ بھي کچه ٹھیك نھیں ھے،،۔

,,   سُنا ھے   بڑي خوبصورت پکچر ھے ، دیکه لو گے تو مُوڈ بھي ٹھیك ہوجائے گا چلئے نا پلیز ،، یه کھه کر اُس نے اپنے دونوں ھاته اس کے شانوں میں حمائل کردیئےپھر چارو نا چار خالد کو سپر ڈالني پڑي۔

جس وقت وہ سینما ھال میں داخل ہوئے توپردے پر کاسٹ دکھائي جارھي تھي۔ شاھدہ خوش ہوگئي که اسے شروع سے پکچر دیکھنے کو مِل رھي ھے۔ لیکن خالد کا عالم کچه اور ھي تھاوہ صرف شاھدہ کي خوشنودي کے لئے یھاں بادلِ ناخواسته آیا تھا۔

شاهده پکچر دیکھنے میں کچه ایسي مَحو تھي که اسے بغل میں بیٹھے ھوئے خاوند کي طرف دیکھنے کي فرصت نه مِلي۔ تھوڑي دیر بعد جب شاهده نے دیکھا تو خالد اُونگه رھا تھا۔

اجي جناب   آپ مکچر دیکھنے آئے ھیں یا محض آرام کرنے۔ اور اگر آرام ھي کرنا تھا تو گھر کیا بُرا تھا۔،، ,,

اس نے قدرے جھینپ کر اپني آنکھیں مَلیں۔ پھر شاهده سے مخاطب ھوکر کھا   ,, پته نھیں   آج سارے بدن پر تھکن کیوں طاري ھے؟،،

جب پکچر ختم ھوئي تو وه شاهده کا ھاته تھامے باھر آیا۔

بڑي خوبصورت فلم ھے   کیوں کیا خیال ھے آپ کا ؟،، ,,

واقعي اچھي پکچر ھے۔،، یه کھه کر اس نے اسکوٹر پر ھاته رکھے   اور شاهده بڑے والھانه انداز میں   ,, سِیٹ پر آکر بیٹه گئي۔ سردي کافي بڑھ گئي تھي۔ اس نے کانوں پر رومال باندھا اور اپنے دونوں ھاته خالد کي کمر میں حمائل کردیئے۔ اِس بار اُسے خالد کي کمر میں ٹھنڈك کا احساس ھُوا۔ شاید خود اس کا جِسم ٹھنڈا تھا۔ جب اسکوٹر کي رفتار تیز ھوگئي تو اُس کے ھاتھوں کي گِرفت اور مضبوط ھوگئي۔ اب راسته چلنے والوں کو یُوں لگ رھا تھا   جیسے ھیرو   ھیروئن پر کوئي خوبصورت سِین فلمایا جارھا ھو۔

گھر پھنچنے تك رات کے دس بج چکے تھے۔ خالد نے ایك طویل جماھي لي۔ اُسے نیند آرھي تھي۔ اسے کپڑے تبدیل کرنا بھي بار معلوم ھورھا تھا۔ اُس نے لیٹے ھي لیٹے وارڈ روب سے کپڑے نکالنے کي کوشِش کي۔

:شاهده کي نگاه جب اس پر پڑي تو اس نے پیار بھرے الفاظ میں کھا

بڑے کاھل ھیں آپ   چلیئے ایسے ھي لیٹے رھئیے   میں کپڑے نکالے دیتي ھوں،،۔ ,,

پھر شاهده نے سلیپنگ سُوٹ اُس کے ھاته میں تھما دیا تو وه اُ سے پھن کر بستر پر دراز ھوگیا۔

صُبح جب اس کي آنکھي کھُلي توا س کا سارا بدن پھوڑے کي مانند دُکه رھا تھا۔ دِل پر ایك عجیب سا بوجه طاري تھا۔ کافي سوجانے کے باوجود اسے احساس ھورھا تھا   جیسے کسي نے اُسے کچّي نیند سے اُٹھا دیا ھو۔ دھوپ کافي نِکل آئي تھي ۔ اس نے جب گھڑي میں وقت دیکھا تو اُسے حیرت ھوئي که آج اتني جلد دس کس طرح بج گئے۔ جب وه کندھے پر تولیه ڈالے غسل خانے کي جانب بڑھا تو شاهده نے طنزاً اُس سے کھا :

بھئي اتني سحر خیزي بھي ٹھیك نھیں   ذرا اور سولیتے۔،، ,,

طَنز کے تِیر ھي چلاتي رھوگي یا ناشته بھي دوگي۔،، ,,

پھلے نھا تو لیجئے۔ آپ یه تو دیکه ھي رھے ھیں که پَراٹھے پکارھي ھوں۔،، ,,

جب وه نھا کر کمرے میں داخل ھوا تو دفعتاً اُس کے کانوں نے ڈاکیه کي آواز سُني۔ دروازے کي چوکھٹ کے پاس خط پڑا ھوا تھا اور پوسٹ مین سامنے والے مکان پر کھڑا کوئي اور خط ڈلیور کر رھا تھا۔

اس نے تیزي سے لفافه چاك کیا۔

برادر عزیز خالد میاں طُولِ عمره

بهت عرصے سے تم سے نہ ملاقات هوئي نہ تم نے مجھے یاد کیا اور نہ هي میں نے قصور نہ تمھارا
هے اور نہ میرا

وقت اور زمانہ هي کچھ ایسا تیز رفتار هے کہ سمت کا پتہ هي نہیں چلتا۔ منزل کو پانا تو دُور کي بات هے۔ اب
یهي دیکھو نا

کہ مَیں سخت علیل هوں اس کي تمهیں اطلاع هي نہیں ۔ ایك مقامي ڈاکٹر کے زیر علاج هوں۔ اس نے گردوں
کا

مرض بتلایا هے۔ بهر حال کچھ چل چلاو کا معاملہ هے۔ اگر تم مناسب سمجھو اور تمهیں وقت مِل جائے تو
فوري اس

طرف کا رُخ کرو۔ کیا محبت ٤٠ میل کا فاصلہ بھي طے نہیں کرسکتي ؟

کبھي تمهارا

جمیل

اُس کي نگاهوں کے سامنے خط کے حروف تیزي سے گھُوم رهے تھے وہ بڑي تیزي سے باهر نِکل آیا۔ شاهدہ
نے دروازے کي چوکھٹ تك آکر کہا

پلیز ناشتہ تو کرتے جایئے آخر ایسي کیا آفت آگئي هے ،، مگر اُس نے کوئي جواب نہیں دیا۔

سارنگ پُور کافي دُور تھا۔ ٹرین کے لئے بھي اسے دو گھنٹے انتظار کرنا تھا۔ لیکن معاملے کي نزاکت کو
بھانپتے هوئے اُس نے نُکڑ سے ٹیکسي لي۔ ٹیکسي مختلف راستوں کو پھلانگتي هوئي سارنگ پُور پهنچي۔ اس نے اطمینان
کا سانس لیا

گھر کے عَین سامنے ببلو گھروندا بنائے مِٹي میں هاتھوں کو گھمارها تھا نیر بازو کھڑي اُسے چمکار رهي
تھي۔

چاچا آگئے ۔،، نیّر خالد کو دیکھ کر خوشي سے ناچنے لگي۔ ,,

جب وہ گھر میں داخل هوا تو اس کے کانوں سے ایك آواز ٹکرائي۔

دیکھو یہ کیسا آدمي هے اِسے اب بھائي یاد آیا هے۔،، ,,

اسے یُوں لگا جیسے سر بازار کسي نے اُس کا مُنہ نوچ لیا هو۔

جمیل بھائي بستر پر نیم بیهوشي کے عالم میں پڑے هوئے تھے۔ وہ هڈیوں کا ایك پنجر هو کر رہ گئے تھے۔
اسے اپنے بھائي کو اِس عالم میں دیکھ کر بڑا دُکھ هوا۔ آج اس کے ذهن کے دریچوں سے بهت سي باتیں بهت سي یادیں
سر اُونچا کیئے جھانك رهي تھیں۔

جب اسے شروع شروع ملازمت ملي تھي۔ اُس وقت جمیل بھائي کي مالي حالت بڑي خستہ تھي۔ بھابي مرچکي
تھیں۔ وہ نیر اور ببلو کو لے کر چند دنوں کے لئے اس کے هاں آگئے تھے۔

جب چاهت حَد سے سِوا هوجاتي هے تو جاو بے جا اُميديں سر نكالا كرتي هيں   يهي حال كچه جميل بهائي كا تها

اور   وه خود كوجيسے ننگا كرنا نهيں چاهتا تها۔

اچها هُوا تم آگئے۔ ورنه يه خلش بهي ميرے لئے دوسري موت هوتي كه تم مجهے ديكهنے نهيں آئے۔ مجهے   ,, اپني فِكر نهيں۔ فِكر هے تو بس اتني كه ميرے اُٹه جانے كے بعد نير اور ببلو كا كيا حال هوگا۔ مَيں تم سے كيا توقع ركه سكتا هوں   تم تو ايك ايسے آدمي هو جس نے مجهے نهانے كے لئے كسي وقت توليه تك نهيں ديا تها۔،،

ايسا لگتا تها جيسے وه يه كهے بغير زنده نهيں ره سكتے تهے۔ پهر وه ٹيكسي ميں ايسے آگرا جيسے مُدت سے سويا ڈرائيور كار تيز چلاو   ,,   نه هو۔ ٹيكسي ڈرائيور جو اسٹيرنگ پر هاته ركهے اُونگه رها تها   هڑ بڑا كر اُٹه بيٹها۔ اور تيز ،،

كار كي سُوئي ساٹه اور ستّر ميل كے درميان بهاگ رهي تهي۔ ليكن وه اِس رفتار سے مطمئن نه تها   اسے محسوس هورها تها جيسے موت اس كا تعاقب كر رهي هے اگر وه هَوا كے دوش پر اُڑتا هوا فوري گهر نه پهنچے گا تومرجائے گا۔

****

مُوذي

جب وہ مَرا تو ہم سب ساتھیوں نے مِل کر قبرستان میں اس کے لئے جگہ تلاش کي۔ کیونکہ اس کي خواھش تھي کہ قبرستان کے اُس حصّہ میں اُسے دفنایا جائے جھاں اُس کي محبُوبہ زرینہ دفن تھي۔

اپني محبُوبہ کي خودکشي کے بعد وہ بڑا مغموم سا رھنے لگا تھا۔ اُداس کھویا کھویا لیکن اس کي محبوبہ کي خود کشي آج تك ایك راز بني ھوئي ھے۔ لیکن ظفر خود اس بات پر حیران تھا کہ زرینہ نے کیوں خود کشي کي جبکہ وہ اس کے لئے اُن کئي خوبصورت لڑکیوں کو ٹھُکرا چکا تھا جو اُسے پانے کے لئے ھمہ وقت بے چین رھتي تھیں۔

محمود نے کھا: ,, ظفر کو پھچاننا بھت مشکل ھے وہ بڑا پیچیدہ انسان ھے اپنے چھرے پر نقاب ڈالے پھرتا ھے ، ضرور اُس نے اُس کے ساتھ بے وفائي کي ھوگي۔،،

خاور نے کھا : ,, مگر اس کے پھلو میں دفن ھونے کي شدید خواھش اس بات کي دلیل ھے کہ زرینہ ھي اُس کے لئے سب کچھ تھي۔

مُجیب چُپ تھا۔ اُس کے چھرے پر اُداسي منڈلارھي تھي۔

یار ، یہ تو کچہ بھي نھیں کھتا۔ کیا سارا غم اسي کمبخت نے پي لیا ھے اور تَلچھٹ ھمارے لئے چھوڑدي ,, ھے۔ اس نے ظفر سے ایسي محبت بھي تو نہ کي۔ وہ تو سَدا اُس کے لئے دردِ سَر بنا رھا۔ وہ محض پوز کر رھا ھے۔،،

ظفر گھر میں پڑا میٹھي نیند سورھا ھے ، کیا اُسے کندھا نھیں دوگے؟،، ,,

وہ اب بھي چُپ تھا ، جیسے اس نے کوئي بات سُني ھي نہ ھو۔

تم نے اس طرح چُپ کیوں سادھ لي۔ اُٹھو دیر ھورھي ھے، کیا تم ظفر کو کندھا نھیں دوگے،،؟ ,,

وہ اب بھي چُپ تھا۔

مُجیب ھوش میں آو ، دیر ھورھي ھےدیکھو مزدوروں نے قبر تیار کردي ھے مجھے تو اب اس ,, قبرستان میں وحشت ھونے لگي ھے۔ یُوں لگتا ھے جیسے زمین توسیع ھوکر پھیل رھي ھے اور قبرستان کے سِینے میں سڑنے والي نعشیں جنگلوں اور بیابانوں میں بھاگ کھڑي ھوں‌گي۔ یہ لوگ مر کر بھي بے قرار ھیں۔ اور ھم زندہ رہ کر خانہ بدوش وہ بوڑھے درخت پر بیٹھي ھوئي چمگاڈر جو تلوار کي طرح میرے سر پر لٹك رھي ھے وہ مجہ پر کب گِرے گي ، میں کھہ نھیں‌سکتا۔

صبح کے بعد جب میں شام گھر لوٹاھوں تو یقین ھي نھیں آتا کہ میں نے واقعي زندگي کے ایك دن کو محفوظ کرلیا ھے۔

تمھیں زندگي اتني عزیز ھے،،؟ خاور نے کھا ,,

ھاں مجھے زندگي سے پیار ھے،،۔ محمود نے آھستہ سے کھا۔ ,,

تو تمھاري محبوبہ بھي مَنوں مَٹي کے ڈھیر کے نیچے چلي جائے گي۔،، ,,

مُجیب ابھي تك بُت بنا چُپ چاپ بیٹھا تھا۔

اچانك وه هانپتا هوا آيا ؛ ,, ميرے دوستو ظفر كي قبر كے قريب،،---- وه يه كهه كر كانپ اُٹها۔

كيا هے اُس كي قبر كے قريب۔،، سب نے بيك آواز استعجاب سے پوچها۔ ,,

اُس كے چهرے كا رنگ فق هوتا جارها تها۔ ايسا لگ رها تها جيسے اُسے سانپ سُونگه گيا هو۔

تمهيں هو كيا گيا هے كچه تو بولو ، تم نے وهاں كيا ديكها؟،، محمود نے بے چيني سے پُوچها۔ ,,

ميں نے وهاں ،،---- الفاظ جيسے اُس كے حلق ميں اَٹك رهے تهے۔ ,,

هاں هاں تم نے وهاں كيا ديكها ، بولو -،، ,,

وهاںميں نے --- ميں نے وهاں،، --- پهر ايك بار اُس كي زبان گنگ هوگئي۔ ,,

عجيب مشكل ميں جان پهنس گئي هے۔ گهر ميں ظفر كي نعش پڑي هے اور اِس مردُود نے الگ تماشه ,, بناركها هے،،۔

بكواس بند كرو ، اِسے دواخانه لے چلو ، كهيں اس پر فالج نه گِرا هو،،۔ ,,

وه صرف موت سے ڈر گيا هے۔ ابهي ٹهيك هوجائے گا۔،، ,,

مگر يه تمهاري آنكهيں سُرخ كيوں هوتي جارهي هيں،،؟ ,,

ميري آنكهيں پهلے هي سے سُرخ تهيں۔ ميں نے قبرستان آنے سے پهلے تهوڑي سي پي لي تهي۔ شراب هي ,, كي همّت پر ميں قبرستان ميں داخل هوسكا۔ آدمي كو كچه تو سهارا چاهيئے۔ شيلٹر كے لئے هم سب بهاگ رهے هيں۔ ايك جگه سے دوسري جگه دوسري جگه سے تيسري جگه اُس سائبان كي تلاش ميں جهاں كوئي ايسا آدمي نه هو جو همارے قهقهوںكا گلا نه گهونٹ دے،،۔

يه تو پهر اسي نقطه پر آگيا هے ، جهاں سے سوچ كي سرحديں شروع هوجاتي هيں،، ,,

ميں نے يه سرحد كبهي كے پار كرلي هے۔ اب ميں نه سوچتا هوں او رنه غور كرتا هوں كه اب زندگي كو ,, كِس كُنويں ميں پهينك آنا هے،،۔

ديكهو خاور كي طبيعت بگڑ رهي هے،،۔ ,,

گهبراو نهيں وه نهيں مرے گا ، وه زنده رهے گا اور هميں بور كرتا رهے گا،،۔ ,,

قبرستان پر ويراني برس رهي تهي۔ مٹيالي رنگ كي پُراني خسته اور اَدهـ كچّي قبريں مُنه پهاڑے ٹُكرٹُكر نِيلگوں آسمان كي طرف ديكه رهي تهيں درختوں پر رنگ برنگي چڑياں بيٹهي چهك رهي تهيں اور كالے كلوٹے كوو ں كا قافله قبروں كے اطراف منڈلارها تها۔

وه ديكهو كالا ناگ اُس جُهنڈ كي طرف ، زرينه كي قبر كے قريب آرها هے اسے ماردو ,, ماردو اسے،، خاور نے گهبراهٹ كے لهجے ميں كها۔

وه هميں ڈس لے گا ، كالا ناگ بڑا خطرناك هوتا هے۔ اب وه زرينه كي قبر سے هوتا هوا ظفر كي قبر كے ,, قريب پهنچ چكا هے۔ وه اگر قبر ميں گهُس جائے تو هم اسے كيسے دفنائيںگے۔ وه نعش كو بهي ڈس لے گا۔ كچه تو كهو

یار ، دیکھو وہ قبر میں گِرچکاھے۔ اب اگر سانپ قبر سے نہ نِکلے تو ظفر یُوں ھي پڑا گھر میں سوتا رھے گا۔ اس کي لاش سڑتي رھے گي ، ھمارے انتظار میں انتظار جھنم کي آگ کا دوسرا رُوپ ھے،،۔

یہ مزدور کمبخت کھاں بھاگ گئے اب کیا ھوگا۔ انھیں زیادہ پیسے نھیں دینا چاھیئے تھا۔ وہ تاڑي پي کر ,, نشہ میں جُھومتے آئیںگے اور اس وقت تك شائد وہ کالاناگ ھمیں ڈس لے گا۔،،

ظفر کے گھر میں ابھي تك کُھرام مچا ھوگا۔ اس کي ماں دھاڑیں مار مار کر رورھي ھوگي اور اس کا بڑا ,, بھائي دیوار سے سَر ٹکرا رھا ھوگا۔،،

وہ سوچ رھا ھوگا۔ خاور ، مجیب ، محمود آج کھاں مرگئے جن کي دوستي اور رفاقت پر وہ ھمیشہ نازاں رھا۔

چلو بھاگ چلیں موت ناگ بن کر ھمارا پیچھا کر رھي ھے،،۔ ,,

مگر تم زندگي کا زھر پچا سکو گے،،؟ ,,

بھاگو گے تو یونھي مرجاو گے،، ,,

مرجانا ھي اصل زندگي ھے،،۔ محمود نے گھمبیر لھجے میں کھا۔ ,,

تو پھر تم ھي آگے بڑھو اور موت سے ھاتھ مِلالو،،۔ ,,

:اس نے اپنے ساتھیوں کے چھرے کو عجیب نگاھوں سے دیکھا۔ اور بڑبڑانے کے انداز میں کھا ,,

کیا تم لوگ یونھي کھڑے رھوگے میرے ساتہ نھیں آو گے،،؟ کسي نے اس کے سوال کا جواب نھیں دیا۔ ,,

مجیب جو گھنٹوں چُپ تھا اچانك اُٹھ کھڑا ھوا۔ اس کي آنکھیں انگارے کي مانند دَھك رھي تھیں۔ پھر سب نے دیکھا ، وہ آھستہ آھستہ چلتا ھواظفر کي قبر کے قریب آیا۔ اُس نے دُزدیدہ نگاھوں سے قبر کي گھرائیوں میں جھانکا اور آپ ھي آپ مُسکرایا۔ سامنے گِیلي مِٹي کا ڈھیر تھا اور دو پُرانے پھاو ڑے بے ترتیب پڑے تھے۔

اس نے نھایت پُھرتي اور تیزي سے پھاو ڑے کے زریعہ قبر میں مِٹي پھینکني شروع کردي۔ وہ بے تحاشہ پھاو ڑا چلا رھا تھا۔ مِٹي گِر رھي تھي گرتي جارھي تھي۔ پھر اُس نے بڑے بڑے پتھر پھینکنے شروع کئے۔ وہ مسلسل مِٹي اور پتھر پھینکے جارھا تھا۔ اس کي پیشاني سے پسینے کي بُوندیں بارش کے بوجھل قطروں کي طرح ٹپك ھي تھیں اور سینہ کے زیر و بم سے اندازہ ھو رھا تھا جیسے وہ کافي تھك چکا ھو۔

اب ٹیڑھي میڑھي قبر تیار تھي۔

یہ تم نے کیا کِیا۔ یہ قبر تو ظفر کے لئے کھودي گئي تھي۔ اور اس کي زرینہ کے پھلو میں دفن ھونے کي ,, آخري خواھش ،،

اس نے بات کاٹ کر بڑے اعتماد سے کھا۔

ظفر کو میں نے مَنوں مِٹي کے ڈھیر کے نیچے پھینك دیا ھے۔ اب تم لوگ جاسکتے ھو ،، ,,

نامُراد

وہ درگاہ خلیق صاحب کے قریب پہنچ کر ایک لمحہ کے کئے رُک گیا۔ اُسے کسي نے بتایا تھا کہ زندگي کا ہر پیچیدہ سے پیچیدہ مسئلہ بھي مِنتّوں میں حَل ہوجاتا ھے اور مانگي ہوئي ہر مُراد اور دعا قبول ہوجاتي ھے۔

مجھے پتہ نہیں اس کے ذہن میں یہ بات کس طرح جَڑ پکڑ گئي اور کب اس نے عقیدت مندوں کے ھجوم میں خود کو شامِل کرلیا ، لیکن جب وہ اچانك غیر متوقع طور پر درگاہ کے قریب خاموش کھڑا ہوگیا تو میں نے اس سے کچھ نہ کہا۔ اس نے اپني بڑي بڑي خُمار آلُود آنکھوں کو گھُماتے ہوئے کچھ اِس انداز سے مجھے دیکھا کہ میں تڑپ کر رہ گیا۔

میں جانتا ہوں تم اندر نہیں آو گے۔ تم نے خدا سے راست رشتہ جو باندھ رکھا ھے۔ میں نے بھي کسي وقت ایسا ھي سوچا تھا۔ مگر۔۔۔ اس کے آگے وہ کچھ کھہ نہ سکا۔

آج خلیق صاحب کي درگاہ میں خلافِ معمول لوگ بہت کم آئے تھے۔ درگاہ کے صحن میں چند نوجوان فقیر بیٹھے سگریٹ میں چَرس بھر بھر کر ,, یا خلیق مدد،، کا نعرہ بلند کرتے ہوئے گو آپس میں باتیں کر رھے تھے ۔ لیکن ان کا سارا دھیان ان عقیدتمندوں‌کي طرف لگا ہوا تھا جن پر وہ گِدھ کي مانِند جھَپٹنے کے لئے پر تول رھے تھے۔
صحن سے ذرا آگے شاہ آباد کے پتھروں سے بنا ہُوا ایك لانبا سا چبوترہ تھا جس کے سامنے نلوں کي ایك قطار لگي ہوئي تھي۔

وہ بڑي آھستگي سے چلتا ہوا درگاہ میں داخل ہوا۔ اس نے سینڈل کا تسمہ کھولا اور اپنے ہاتھ میں سینڈل کو مضبوطي سے دبائے اُسے ایك کونے میں رکھا اور وضو کرنے کے لئے اُس چبوترے پر آبیٹھا جھاں تھوڑي دیر پھلے ھي ایك عقیدت مندنے وضو کرنے کے بعد نل کي ٹونٹي کُھلي چھوڑدي تھي۔ اُس نے کھُلے ہوئے نل کي ٹُونٹي پھلے بند کي شاید اس خیال سے کہ اندر داخل ہونے سے پہلے اس نے ایك اچھي حرکت تو کي۔پھر اس نے قدرے توقف کے بعد جونھي نَل کھولا تو نَل کے مُنہ سے پاني مختلف زاویوں‌کي شکل میں اس تیزي سے باھر آیا کہ اس کي ٹري لین کي نیلي بُش شرٹ پاني سے بھیگ گئي۔ اس نے کپڑوں کي پروا کئے بغیر وضو کے سارے مراحل طے کئے۔ سر پر اچھي طرح سے رومال باندھا اور اُس بوڑھے پُھول والے کي دُوکان پر آیا جس نے اُسے دیکھ کر پھلے ھي سے پانچ آنے کے پُھول ھَرے پتّے میں باندھ کر علٰحدہ رکھ دیئے تھے۔ پھر وہ دُودھیا رنگ کے اُس سفید گنبد میں داخل ہوا جھاں خلیق صاحب کا مزار تھا۔

اس وقت میں درگاہ کے باھر کھڑا ہوں۔ تاکہ وہ باھر آئے تو میں اس کے ساتھ کھیں‌دُور تفریح کي غرض سے نِکل پڑوں۔ شام کي سیاھي پھیل چکي ھے۔ درگاہ میں لٹکے ہوئے بڑے بڑے فانوس جَل اُٹھے ھیں۔ ابھي ابھي کار سے اُتر کر سفید بُراق سے بزرگ درگاہ میں داخل ہوئے ھیں۔ ان کے ساتھ درگاہ کا بوڑھا مجاور سُرخ رنگ کا عمامہ پھنے آگے آگے چل رہا ھے۔صحن میں بیٹے ہوئے فقیر فرطِ احترام سے کھڑے ہوگئے ھیں۔ لیکن ان کے سامنے پڑے ہوئے بُجھي ہوئي سگریٹوں‌کے ٹکڑے صاف اس بات کي چُغلي کھارھے ھیں کہ ابھي ابھي اُنھوں نے گانجے سے شُغل کیا ھے۔

اُسے درگاہ میں داخل ہوئے پون گھنٹہ ہوچکا ھے لیکن وہ ابھي تك لَوٹا نہیں ھے۔ لوگوں کي آمد بڑھ رھي ھے۔
میرے ذہن میں اس کے ساتھ گذرے ہوئے دنوں‌کي تصویر گھُوم رھي ھے۔ یہ ایك طویل کھاني کي ایك بھت لمبي سي فِلم ھے جسے میں وقتاً فوقتاً قِسط وار دیکھ لیا کرتا ہوں۔

اُس سے مِل کر ھمیشہ مجھے یھي احساس ہوا کہ وہ حد درجہ غیر ذمہ دار خود غرض اور بے وفا آدمي ھے۔
لیکن اس کے باوجود وہ میرا قریبي دوست تھایہ الگ بات تھي کہ وہ ہر ایك سے اُلٹے سیدھے مطالبات کرنے کا عادي تھا اور اُسے ایسا کرتے ہوئے احساس ہوتا جیسے وہ اپنا حق جتارھا ہو۔ وہ اس فن میں کچھ اتنا طاق ہوگیا تھا کہ اس

کانشانہ کبھي خالي نہ جاتا۔ ایسے میں اگر کہیں سے اُسے ٹکا سا جواب مِل جاتا تو وہ وقت وقت کي بات کہہ کر گھنٹوں اُداس ھوجاتا۔

اس کے خد و خال بھي بس واجبي واجبي سے تھے لیکن وہ خود کو تنھا خوبرو آدمي سمجھتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ اگر وہ ایك بار کسي لڑکي سے بات کرے تو ممکن ھے کہ وہ اس کي مقناطیسي شخصیت سے متاثر نہ ھو۔یہ بات کھاں تك سچ تھي   اس کا مجھے تو کچہ زیادہ عِلم نھیں ھے۔ لیکن ایك آدھ لڑکي چند مھینوں تك ھي سھي ضرور اُس سے محبت کي پینگیں بڑھاتي اور وہ بڑے سلیقے سے اس کا ھوکر رہ جاتا۔ دراصل وہ عشق کے بے محابا جذبے سے قطعي نا آشنا تھا۔ خدا جھُوٹ نہ بُلوائے   یہ اُس کا کوئي ساتواں عشق تھا اور اتنا شدید کہ اُسے اپني محبوبہ کو مانگنے کے لئے دامن پھیلائے خلیق صاحب کے دربار میں آنا پڑا تھا۔

پچھلے دنوں جب ,تھري ایسس، میں اس سے ملاقات ھوئي تھي تو وہ بڑا مغموم تھا۔

میں بے حد پریشان اور دُکھي ھوں یار ، اب تو فرحت سے مِلنا بھي ایك پرابلم ھوگیا ھے۔ فرحت کي ماں ,, نے اس کي شادي ایك ایسے آدمي سے طئے کردي ھے جو اس کے کسي طرح بھي لائق نھیں۔ کل رات ھم دونوں گھنٹوں ایك دوسرے کو لپٹے ھوئے روتے رھے لیکن فرحت کي شادي اس گھامڑ سے کبھي نہ ھوگي ، یہ میرا ھي نھیں اُس کا بھي اٹل فیصلہ ھے،،۔

مگر تم تو ،، ,,

میں جانتا ھوں تم آگے کیا کھنے والے ھو۔ تم اپني زبان بند ھي رکھو تو بھتر ھے میں جنم جنم کا دُکھیارا ,, اور پیاسا ھوں۔ کسي نے آج تك میرے کشکول میں محبّت کے دو موتي نھیں پھینکے۔ میں سب ھي کو چاھتا رھا ،سب ھي کي پُوجا کي۔ لیکن کسي نے بھي میرے پیار کي قدر نھیں کي۔ مگر فرحت اُن لڑکیوں میں سے نھیں ھے۔ وہ تو اب عشق کي آگ میں تپ کر کُندن بن چکي ھے۔ کبھي کبھي تو مجھے احساس ھوتا ھے اگر وہ مجھے اپنا نہ سکي تو خود کشي کرلے گي۔،،

,تھري ایسس، کي فضا بڑي پُر سکون تھي۔ یھاں ھر شخص اپنا غم بانٹنے سے زیادہ نِت نئے غم پالینے کے لئے یھاں آیا تھا۔

مگر یہ بات تو تم نے دو سال پھلے بھي کھي تھي   جب تم ثمینہ کي زُلفوں کے اسیر تھے اور شائد اسي ,, جگہ آئندہ دو سال بعد کسي نئي محبوبہ کے تعلق سے ایسي ھي بات کرو گے۔،،

میري اس Non Serious مگر حقائق سے لبریز گفتگو سے جھلّا اٹھا۔

تم کمینے ھو ، تم کیا جانو میرے جذبات و احساسات،، ؟ ,,

اس کے بعد بھت دِنوںتك اس نے مجہ سے سیدھے مُنہ بات نھیں کي تھي۔

ابھي میں نے اس کي زندگي کي طولاني فلم کي ایك ریل ھي دیکھي تھي کہ وہ آگیا۔ اس کا چھرہ سُرخ تھا اور اس کي دراز پلکوں پر آنسُو ڈبڈبارھے تھے۔

چلو تھري ایسس اس کے بعد پھر میں تمھیں کبھي مجبور نہ کروں‌گا۔،، ,,

اس نے اس انداز سے کھا   جیسے وہ آج اپني زندگي کو داو پر لگا نا چاھتا ھو۔مگر میں اس کے ساتہ جانہ سکا۔ میري معذرت پرخلافِ توقع اس نے کچہ نہ کھا۔

پھر اس نے ایك دِن مجھے اطلاع دي که فرحت کي شادي ھونے والي ھے، دعوت نامے چھپ چکے ھیں۔ دعوت نامے کي پیشاني پر میري بجائے اُس اُلو کے پٹھّے کا نام ھے ، مگر اس سے کیا ھوتا ھے۔ میرے ساته فرحت ھے ، اُس کا سچّا پیار ھے اور ساته میں خلیق صاحب کے مزار پر بھائے ھوئے اَن گِنت آنسو اور آھوں میں ڈوبي ھوئي دُعائیں‌ھیں۔،،

مگر آنے والے کل کے ھاته میں جو کتاب تھي اس میں کھیں بھي میرے دوست کا نام درج نھیں تھا۔ وہ محبت کي کتاب کا پیش لفظ بن کر رہ گیا تھا۔ فرحت کسي اور کي ھوچکي تھي۔

وہ اس صدمے کو برداشت نه کر سکا اور چُپکے سے کھیں دُور چلا گیا۔ اس نے صرف مکان تبدیل کیا تھا لیکن اس کا دھڑکتا ھُوا دل شائد آج بھي فرحت کے بدل کي تلاش میں سرگرداں ھو۔

دو سال کے طویل عرصے کے بعد اچانك وہ ,, اورینٹ،، کے قریب مجه سے مِلا تو مجھے ایك انجاني سي مسرّت کا احساس ھو رھا تھا۔ اور وہ خود بھي بڑا مسرُور دکھائي دے رھا تھا۔ اس کے ھونٹوں کے کناروں پر جیسے مسرّت جھُوم رھي تھي۔ وہ آج ضرورت سے زیادہ لھك لھك کر باتیں کر رھا تھا۔

,, یار اچھا ھوا تم مِل گئے۔ میں سوچ ھي رھا تھا که تم سے کس طرح مِلوں۔ دو برس بعد حیدر آباد لوٹا ھوں تو کچه عجیب سا لگ رھا ھے۔ رھي لمنٹ کي لمبوتري سڑکیں وھي ھوٹلیں وھي تھري ایسس ، وھي جانسن ۔ وھي اورینٹ ، حد تو یه ھے که بَیرے بھي وھي ھیں۔ مگر ایك چیز بدلي ھوئي ھے وہ ھے فرحت کا گھر ۔ اس نے مکان میں ایك نئے کمرے کا اضافه کر لیا ھے۔،،

,, کیا تم فرحت کے گھر گئے تھے،،؟ میں نے حیرت سے پوچھا۔

اُس نے کچه رُك کر کھا :

,, ھاں ، اُس نے مجھے خط لکھا تھا که بچّے کي سالگرہ میں میري کي شرکت بے حد ضروري ھے ، میں کسي قیمت پر گھر آو ں۔ عجیب لڑکي ھے فرحت بھي۔ ظالم نے ٹُوٹ کر مجھے چاھا اور شادي ایك اجنبي سے کرلي۔ ھاں رضوان بڑا پیارا ابچّه ھے۔ میں نے جب اُسے پیار سے گود میں‌اُٹھا یاتواُس نے اپني ننھي مُني بانھیں پھیلادیں اور تُتلاتے ھوئے مجھے پپّا کھابخدا میں تڑپ کر رہ گیا۔ مجھے ایك لمحه کے لئے احساس ھُوا جیسے میں سچ مُچ رضوان کا باپ ھوں۔ فرحت میري بیوي ھے اور اس کا شوھر میرا ملازم۔ اس وقت فرحت میرے قریب کھڑي تھي۔ اس کي آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے تھے۔ میں آج صبح سے ھي عجیب افسردگي کا شکار تھا۔ شائد آنے والے اسي اذیت ناك لمحے کے لئے وقت نے مجھے جگا دیا تھا۔ وہ اپنے شوھر کي پروا کئے بغیر میري خاطر تواضع میں‌لگي رھي۔ آج میں نے اُسے تحفه کا جو پیکٹ دیا ھے وہ اُسے میرے جانے کے بعد جب کھولے گي تو باو لي ھو کر دیواروں سے سَر ٹکرائے گي۔،،

میرا جي بے اختیار چاھا که اس سے پوچھوں که آخر اس نے کیا تحفه دیا ھے۔ مگر ھمّت نه ھوئي۔ اس نے اپني گفتگو جاري رکھتے ھوئے کھا : تمھیں حیرت ھوگي که رضوان کا چھرہ ھُو بھُو مجه سے مِلتا جُلتا ھے۔ رضوان کو خدا نے میرا چھرہ دے کر مجه پر اور فرحت پر بڑا ظلم کیا ھے۔ میں قسم کھاکر کھه سکتا ھوں که میں نے اس کے جسم کو چھُوا تك نھیں۔ گو وہ میري اپني ملکیت تھي۔ خیر چھوڑو اس قصّے کو ، اب تم سُناو کیسے ھو،،؟

,, آج مجھے اس بات کا اعتراف کرلینے دو که تم نے مجه پر بڑے احسانات کئے ھیں۔ کبھي سوچتا ھوں تو تمھارے خلوص کے آگے سراپا سپاس ھوجانے کو جي چاھتا ھے۔ میں نے تمھں اپني دل کي گھرائیوں میں‌جگه دے رکھي ھے۔ وھیں کھیں تم سے لي ھوئي قرض کي رقم محفوظ ھے۔ وقت آنے پر ایك ایك پیسه چُکا دوں‌گا۔ میرے بعض ساتھي مجھے بَد نیّت اور نا دھنده کھتے ھیں۔ ذرا تم ھي سو چو یه لوگ جب مجه پر بھروسه نھیں کرسکتے تو مجھے پیسے کیوں قرض دیتے ھیں۔ یه دراصل سب کے سب میري شخصیت سے مرعُوب ھیں،،

ميں چُپ چاپ اس كي باتيں سُنتا رہا۔ اس نے سامنے سگريٹ كي دوكان سے گولڈ فليك كي ايك پيكٹ خريدي ، خود سگريٹ سلگايا اور مجھے سگريٹ آفر كرتے ہوئے كہا ,, پته نہيں تم كب گولڈفليك پينا شروع كرو گے؟ بگلا سگريٹ پيتے پيتے تم گھٹيا آدمي بنتے جارہے ہو،،

اور تم گولڈفليك پي كر بھي ميرے مقروض ہو،، ,,

ميرے جملے كي اس تُرشي سے وه ناراض ہونے كي بجائے بے ساخته ہنس پڑا اور محبت سے ميرے گال پر ايك چَپت لگائي۔

ايك ثانيه كے لئے مجھے احساس ہوا كه مجھے ايسا نہيں كہنا چاہيئے تھا۔ مگر وه ميرے اس اُوچھے مذاق كے باوجود ابھي تك مسكرا رہا تھا اور پَے در پَے سگريٹ پيئے جارہا تھا۔ ہم دونوں باتيں كرتے ہوئے بہت دُور نِكل آئے تھے۔مالگزاري سے لگا ہوا سُوپر بازار بند ہوچكا تھا۔ رائل كيفے كے قريب پہنچ كر ميں رُك گيا۔ سامنے ناميلي چمن كے ٹيكسي اسٹينڈ پر لوگوں كا كافي ہجوم تھا۔ آج ٹيكسي ڈرائيوروں نے اپني موٹروں پر بڑے بڑے پھُولوں كے ہار ڈال ركھے تھے۔ سامنے دو آدمي پھُولوں سے بھري ہوئي ٹوكري ليئے آہسته آہسته چل رہے تھے اور ساته ساته كسي پُرانے شاعر كا نعتيه كلام بھي پڑھتے جارہے تھے۔

وه سڑك جو درگاه سے راست مِلتي تھي اس پر لوگوں كا اژدھام تھا۔ آج خليق صاحب كا عرس تھا۔ چراغاں تھے۔

وه يونھي بَل كھاتي ہوئي سڑك پر چُپ چاپ چلتا رہا۔

كيا آج خليق صاحب كي درگاه ميں عزيز وارثي كي منقبت نہيں سُنوگے،،؟ ,,

اُس نے ميرے سوال كا كوئي جواب نہيں ديا اور دھيرے دھيرے قدم ناپتا ہُوا ,, كهكشاں ،، ميں داخل ہُوا جہاں بالكني پر ايك رنگ كي صحتمند لڑكي اس كا بے چيني سے انتظار كر رہي تھي

زمين كا عذاب

كيا يه ممكن نہيں كه تم وہاں ميرے لئے كوئي جگه تلاش كر سكو،،۔ ,,

جگه،،؟ اس نے كچھ اس انداز سے كہا كه اُس كي اُجلي آنكھوں ميں سَائے منڈلانے لگے۔ ,,

بھائي وہاں تم ايسے پيارے لوگوں كے لئے جگه كہاں ہے۔ ميں وہاں پاو ں سُكيڑ كر سو بھي جاتاھوں تو ,, احساس ہوتا ہے كه جگه پھر بھي تنگ ہے۔ اگر تم اسے مبالغه نه سمجھو تو ميں اكثر جاگتا ہي رہتا ہوں۔ ميں نہيں چاھتا كه تم بھي اس سُلگتي ہوئي بھٹي ميں جاگرو۔ پھر ميں نے بھي وه جگه خاموشي سے تلاش نہيں كي تھي مجھے تو وہاں جيسے كسي نے زبردستي ڈھكيل ديا تھا۔،،

پھر ميں كہاں جاو ں ؟ ميرے لئے كہيں كوئي جگه نہيں ہے۔،، ,,

جگه تو ہے ، سكڑي سكڑي ، مِٹيالي تنگ اور تاريك۔،، ,,

كيا وہاں بھي ايسا ہي ہوتا ہے۔،، ,,

شائد ہوتا ہو۔،، ,,

لیکن میں تند وتیز هواو ں اور طوفانوں سے ڈرتاهوں۔ میري مُراد اُن دهماکوں سے هے ، جن میں میں گهرا هوا هوں۔،،

تمهیں جینے کي اس قدر هَوس کیوں هے،،؟ ,,

اگر یهي بیهوده سوال میں تم سے کروں ،،؟ ,,

میں ایك بے حِس آدمي هوں ، اس لئے جي رها هوں تم تو شروع هي سے اچهي زندگي کے خواب دیکهتے ,, رهے هو،،۔

لیکن اب وه خواب کرچي کرچي بن چکے هیں،،۔ ,,

کوئي اور خواب دیکهنے کي تمنّا نهیں هے،،۔ ,,

نهیں اب زندگي کے لق و دَق صحرا میں وه عَصائے پیري بهي چهن چکا هے،، ,,

پهر اب مزید کچه نه سوچو زندگي جیسي ، جس طرح جهاں کهیں گذر رهي هے ، اُسے اس کے حال پر ,, چهوڑ دو،،۔

دیکهو کالج کي عمارت سے لڑکوں اور لڑکیوں کا سیلاب پهُوٹ پڑا هے۔ ان کے چُست لباس دیکه رهے هو۔ ان کے هونٹوں پر جو مسکراهٹ هے وه دراصل ایك سمجهوته هے جو انهوں نے هر لمحه بدلتي زندگي سے کر رکها هے۔ مگر لڑکوں کے چهرے پر بڑهے هوئے یه لمبے لمبے بد نُما خط۔ ان لڑکوں نے خواه مخواه اپنا چهره کیوں بگاڑ رکها هے۔ اس حُلیه میں تو وه جنگل سے بهاگے هوئے بندر معلوم هوتے هیں۔ یه کِس قِسم کي مراجعت هے۔ دیکهو میں موضوع سے هَٹ گیا۔ میں جگه کي تلاش میں هوں۔ ایك ایسي جگه جهاں لیٹ کر میں اطمینان سے لکه سکوں ، پڑه سکوں ، مسکرا سکوں۔،،

لیکن جس چیز کو تم اطمینان سے تعبیر کر رهے هو وه جگه یهاں نهیں هے۔ تم لکه سکتے هو ، ,, مسکراسکتے هو ، هنس سکتے هو اور کبهي جي گهبراجائے تو پتّهر سے سر کو ٹکرا بهي سکتے هو۔ اتني ڈهیر ساري نعمتیں جب زندگي میں مُیسّر هوں تو آدمي کو اور کیا چاهیئے۔،،

اس کا مطلب یه هے که تم بهي مسخ شده زندگي کا تابُوت اپنے کندهے پر اُٹهائے هوئے هو،،۔ ,,

مگر میرے کندهے پر ایسي کوئي نعش نهیں هے جسے میں کسي کهڈ میں پهینك آو ں کیونکه کهائي میں ,, پهلے هي سے اتني سڑي بسي نعشیں پڑي هیں که میں اس کے تصوّر هي سے کانپ اُٹهتاهوں۔ لیکن میں پاو ں کي زنجیر بن کر ره گیا هوں۔ کتنے قدموں کے نشانات ثبت هیں یهاں اس چوکهٹے میں جب کبهي میں نے قدم رکهنے کي کوشِش کي مجهے ایسا لگا جیسے کسي دیوزاد نے میرا گلا گهونٹ دیا هو۔

میرے شلف میںرکهي هوئي ساري خوبصورت کتابیں جل چکي هیں۔ میري میز کا سینه کسي نے چیر دیا هے۔ کرسیوں کي ٹانگیں برتنوں کے چهرے کپڑے اور یه بدن کهیں ایسا تو نهیں میں تمهیں بور کر رها هوں۔

مجهے تم سے جُدا هونے میں ابهي چند گهنٹے اور باقي هیں۔ تم مزید چند گهنٹے میرے ساته گذار سکتے هو۔ لیکن ان چند گهنٹوں میں ، میں نے صرف ایك گهنٹه اپنے لئے مختص کر رکها هے۔ بظاهر اس ایك گهنٹه پر میرا قبضه هے ، لیکن ،،؟

مجهے تمهاري بات سمجه میں نه آئي۔،، ,,

یه ضروري نهیںکه هر بات سمجه میں آئے۔ جب بات سمجه میں آجاتي هے تو مجهے احساس هوتا هے که مجه میں کوئي کمي واقع هوگئي هے۔ سوچ کي اتهاه گهرائیوں سے کبهي میرا واسطه نهیں رها هے۔ تم میرے ساته چلو تو تنهیں اندازه هوجائے گا که میں کهاں جارهاهوں۔،،

وه مجهے مختلف راستوں سے گهُما پهرا کر ایك چاڑي چکلي سڑك پر لے آیا۔ اُوپر آسمان سے باتیں کرتي هوئي عمارت پر رنگ برنگي برقي قمقمے جگمگا رهے تهے۔

یهي وه جگه هے جهاں مجهے جانا هے۔ چند لوگ مجه سے مِلنا چاهتے هیں،،۔ ,,

یه گهر بُقعه نُور کیوں بنا هوا هے،،؟ ,,

یه اهتمام میرے لئے نهیں هے۔ یهاں لائٹ همیشه هي جلتي رهتي هے تاکه اندهیرے کا احساس هي ,, مرجائے۔،،

وه مجهے بهي ساته چلنے پر اصرار کرتا رها۔ لیکن میں باهر هي ٹهیرا رها۔

وه لِفٹ کے ذریعه دیکهتے هي دیکهتے اُوپر چلا گیا۔

پهر جب وه وهاں سے لَوٹا تو وه بیحد اُداس اوري گمبهیر دکهائي دے رها تها۔

وه چُپ چاپ گم سُم تار کول کي لمبي سڑك پر یُونهي چلتا رهاپهر میں نے دیکها وه بڑي درد بهري آواز میں گنگنا رها تها۔

لهُو کي بُوندیں

گورے کالے

نِیلے پیلے

چهروں کي تفسیریں

عقاب کے نُکیلے پنجے

سڑي بُسي نعشوں پر

بُهوکے گِدهوں کا اژدهام

کیا یهي وه عذاب هے

جس کے لئے همیں زمیں مِلي تهي

اپنا عقیده ٹُوٹنے سے پهلے

آو اِك بار پهر

اپني قبروں کے دروازے

مقفّل کرليں

ميں اُس کے چھرے پر آئي ھوئي لکيروں کو پڑھتا رھا۔ وہ بغير مجہ سے کچھہ کھے بڑے بڑے ڈگ بھرتا ھوا تاريکي ميں ڈوبے ھوئے قبرستان کي طرف چلاگيا۔

*****

هيں خواب ميں هنوز

اس نے كهڑ كي سے جهانك كر ديكها۔ وه آدمي ابهي تك نيچے چپ چاپ كهڑا تها۔ابهي ابهي جب اس نے اُس سے كها تها كه وه اس شهر ميں اجنبي هے اور شب بسري كے ليے ايك رات اس كے گهر ميں گزارنا چاهتا هے ليكن اس كے انكار كے باوجود وه ابهي تك نيچے كهڑا تها۔ يه اس كے ليے ايك پريشان كن مسئله تها۔ اس كي نئي نئي شادي هوي تهي۔ اور وه خود اس محلے كے ليے زياده شناسا نه تها۔ كچه دن پهلے هي اس نے يهاں سكونت اختيار كي تهي۔ ايسے ميں شب بسري كے ليے كسي بهي اجنبي كو جگه دينا خطره مول لينے كے مترادف تها۔

رات كے گياره بج رهے تهے۔ سردي هولے هولے بڑه رهي تهي۔ اور ساته ساته تيز هوائيں چلنے لگي تهيں۔ بند كهڑكياں تيز هوا كے دباو سے خودبخودكهل رهي تهيں۔ اُسے ايسا لگ رها تها جيسے دبے پاو ں كوئي طوفان آنے والا هو۔ قريب كے كمرے ميں اس كي بيوي نيند ميں غرق تهيكمرے كي لائٹ آف تهي اس ليے كمرے ميں اندهيرا چهايا هوا تها۔ اس نے اندر جاكر لائٹ آن كرنا مناسب نهيںسمجها۔ شايد اس كي نيند خراب هوجائے مگر اس آدمي نے اسي كے گهر كا انتخاب كيوں كيا؟۰۰۰ليكن وه اب تك تو چلا گياهوگا۔ كسي آشرم كے كمرے نے اس كے ليے اپني آغوش وَاكردي هوگي وه يه سوچ كر اطمينان سے اس دريچے كي طرف بڑها۔ جهاں سے وه نيچے ديكه سكتا تها۔

اسے كهڑكي كي طرف جاتے هوئے ڈرسا لگ رها تها۔ وه كب كا چلا گيا هوگا۔ يه بات اس نے ذهن ميں بٹهانے كي كوشش كي۔ اور كهڑكي تك نه جانے كا جواز اس نے اپنے طور پر ڈهونڈليا تها۔ پهريوں بهي هوائيں تيز چل رهي تهيں۔ اسے كهڑكي كے مقابل ايك سايه سا دكهائي ديا۔۔جيسے كهه رها هو۔

بس ايك رات كي بات هے كسي كونے ميں پڑا رهوںگا اور گجردم چلاجاو ںگا۔ كتني راتيں هيںجن كي كبهي صبح نهيں هوتي۔ مگر يه عجيب رات هے جو كچهوے كي طرح رينگ رهي هے۔ وه جي كڑاكركے كهڑكي كے قريب آيا۔ اُسے يه ديكه كر سخت حيراني هوي كه وه ابهي تك نيچے چپ چاپ كهڑا تها۔ سڑك پر اكادگا موٹر كاريں دوڑ رهي تهيں۔ چند لوگ سمنٹ كي سڑك پر آهسته آهسته چل رهے تهے۔

بازار كي بيش تر دوكانيں بند هوچكي تهيں اور سڑك پر كهيں روشني تهي اور كهيں اندهيرا اس نے سوچا پوليس كو فون كيا جائے كه اس كے گهر كے نيچے ايك مشتبه آدمي كئي گهنٹوں سے كهڑا هے۔ اُسے اپني جان و مال كا خوف هے ۰۰۰۰۰۰ليكن پوليس اتني سي بات پر تهوڑاهي ايكشن ليتي هے۰۰۰۰۰ مگر وه اپنے خط و خال سے بهي بهلا مانس لگتا هے كپڑے بهي صاف ستهرے پهن ركهے هيںگفتگو ميں مٹهاس اور نرمي بهي هے ۰۰۰۰آدمي تو كئي پردوں ميں چهپارهتا هے۔ جگه نه دينے هي ميں عقلمندي هے۔ جگه كے ليے تو ساري دنيا پريشان هے۔ شيلٹر كب كهاں اور كسے ملا هے۔

اب وه كهڑكي سے هٹ كر اپني بيوي كے كمرے كي طرف آيا۔ اس كي بيوي ابهي تك سورهي تهي۔ رات سونے كے ليے هوتي هے۔ شايد گهري نيند سو كر وه اسے يهي بات سمجهانا چاهتي هو۔ شايد جلد سوكر وه يه بات بهي اس كے ذهن نشين كروانا چاهتي هو كه نيند كے ساته ساته وه اور بهت سي باتوں ميں خودمختار هے۔ مگر وه بهي تو چپكے سے اس كے قريب جاكر سو سكتا هے۔ جاگنے كے ليے اگر وه آزاد هے تو سونے كے ليے

بهي اس كي آزادي برقرار رهے گي۔ وه يوں هي ٹهلتا رها۔ اس كے ليے مشكل يه تهي كه وه اب نه خود سوسكتا تها اور نه اپني بيوي كو جگا سكتا تها۔

اس كا ذهن منتشر تها۔ ذهن ميں طرح طرح كے گمان سر اونچا كيے جهانك رهے تهے۔ وه اپنے كمرے ميں اسي طرح ٹهلتا رها۔ كبهي كبهار كهڑكي كي طرف اس كي نگاهيں اٹه جاتيں تو اسے بے اختيار اس اجنبي كا خيال آتا۔ اجنبي كے خيال كے ساته هي اس كي طبيعت دگرگوں هوجاتي۔

آج اسے دو باتوں كي بڑي كوفت تھي۔ اجنبي كا خواہ مخواہ مكان كے نيچے ٹھرار ھنا۔بيوي كا وقت سے پہلے سوجانا۔ ان دونوں نے جيسے اس كا سكہ چين چھين ليا تھا۔ اس نے دل ميں سوچا اگر اجنبي اب بھي اس كے مكان كے نيچے كھڑا نظر آئے تو وہ اسے لڑائي كے ليے للكارے گا۔ اسے اوپر سے ايك موٹي سي گالي دے گا اور كہے گا بدمعاش يہاں سے فوري دفع ھوجا۔

وہ تيز تيز قدم ڈالتا ھوا كھڑكي كے پاس آيا۔ اس نے ديكھا وہ نوجوان اب الكٹرك پول سے ٹيك لگائے سورھا تھا۔ اس نے سوچا۔ سونے والے كو كيا گالي دي جائے۔ رات تو آدھي ڈھل چكي ھے۔ گجردم وہ يہاں سے چلا جائے گا۔ اس نے كھڑكي سے جھانك كر پھر ايك بار بغور اُسے ديكھا۔ اس كي آنكھيں بند تھيں۔ اور ھاتھ پاو ں بالكل ساكت تھے۔ شايد وہ گھري نيند كے مزے لے رھا تھا۔ پھر وہ كچھ سوچ كر كھڑكي كے پاس ھي ٹھرا رھا۔ شايد وہ جاگے تو اسے للكار سكے۔ ليكن وہ بدستور سورھا تھا۔

وہ كھڑكي كے پاس سے آھستہ آھستہ اپني بيوي كے كمرے كي طرف آيا۔ اس كي بيوي كے كمرے ميں اندھيرا چھايا ھوا تھا۔وہ نيند ميں غرق تھي۔ وہ سوچتا رھا۔ سوچتا رھا۔

اس كا ذھن اب كچھ كام كرنے كے قابل نہ تھا۔ وہ اپنے بستر پر آكر دراز ھوگيا۔

اس نے آنكھيں بند كرنے كي كوشش كي ليكن نيند اس سے كوسوں دور تھي۔

پھر يوں ھوا كہ آھستہ آھستہ اس پر نيند نے غلبہ پانا شروع كرديا۔ اس كي مندي مندي آنكھوں ميں نيند ننھے منّے قطروں كي طرح جمنے لگي اور ايك حد ايسي آگئي كہ وہ سو گيا۔

سويرے جب اس كي آنكہ كھلي تواس كا دل بے طرح دھڑك رھاتھا۔

صبح كي سفيدي در و ديوار پر پھيل رھي تھي۔ اٹھتے ھي سب سے پہلے اُسے اس اجنبي كا خيال آيا جو رات گئے الكٹرك پول سے ٹيك لگائے سوگياتھا۔

يك بارگي وہ بستر سے اُٹھا اور كھڑكي كے پاس آپہنچا۔ اس نے ديكھا پول كے نيچے ايك مريل سا كتّا پيشاب كر رھا تھا۔

وہ جا چكا۔ چلو ايك الجھن سے نجات تو ملي۔ وہ يہ سوچ كر بڑے اطميناں سے اپني بيوي كے كمرے ميں داخل ھوا۔ وہ بڑے اطميناں سے سورھي تھي۔ جانے كيوں اس كاسر چكراگيا۔ وہ اپني پريشاني اور اُداسي كا جواز بھي نہ ڈھونڈھ سكا۔ چور نظروں سے اس نے پھراپني بيوي كو ديكھا۔ اس كے بال بكھرے ھوئے تھے۔ غازہ چھرے كو كچھ عجيب طرح سے چھوڑ رھا تھا۔ كاجل آنكھوں ميں پھيل كر رہ گيا تھا۔

اس نے كچھ سوچ كر سگريٹ جلايا اور اس كھڑكي كي طرف ديكھنے لگا۔ جس سے وہ ابھي ابھي لوٹا تھا۔ لمبا كش لے كر دھويں ميں

جھانكتے ھوئے وہ سوچتا رھا۔ كيا ميں واقعي رات سوتا رھا تھا ياپھر----

ليكن اس كي بيوي اطميناں سے سورھي تھي

****

ایك سینگ والا آدمي

اچانك ایك رات اُس نے محسوس کیا که اس کے سَر کے چھدرے بالوں میں کوئي سخت چیز اُبھر آئي ھے۔ اُس نے وقفے وقفے سے ٹٹول ٹٹول کر سِر پر آھستگي سے ھاتھ پھیرا اُس کا ھاتھ بار بار کسي سخت چیز سے ٹکر ا رھا تھا۔

وہ اُس رات ایك شدید کرب میں مُبتلا رھا۔ وہ کل تك ایك اچھا بھلا انسان تھا اور آج کھیں بے خیالي میں اس نے سر دیوار سے ٹکرایا تو نه تھا۔ دیوار سے سر ٹکرانے کي عمر کو وہ بھت پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ اب وہ عمر کي اس منزل میں تھا جھاں موت کسي وقت بھي اس کا گلا گھونٹ سکتي تھي۔

اس کے دو بیٹے تھے جن کي عمریں پچیس تیس برس سے اُوپر ھي تھیں یه تھي اس کے گھر کي کُل کائنات۔

بیو پار بڑا ھو تو آدمي سُرخُرو ھوسکتا ھے۔ لیکن یھاں معامله بالکل بر عکس تھا۔ پیشه چھوٹا تھا اور آدمي بڑا ۔

باپ نے بڑے بیٹے سے ڈھیر ساري اُمیدیں باندھ رکھي تھیں لیکن وہ صرف خواب ھي دیکھنے کا عادي تھا۔

تاریکي چھٹے گي اور ایك دن آسماني اُفق سے نیا سُورج طلوع ھوگا۔

اِدھر پندرہ برس میں نه تاریکي ھي چھٹي تھي اور نه کسي سورج کے طُلوع ھونے کا انتظار تھا اور نه کسي دستك کا۔ و ہ زندگي کے تعاقب میں تھا اور زندگي اس کے تعاقب میں۔

صبح بستر پر پڑے ایك بار پھر اس نے اپنے سر پر ھاتھ پھیرا۔ وہ سخت اُبھري ھوي چیز کچھ اور نُمایاں ھوگئي تھي۔

وہ بڑي اُلجھن میں تھا۔ زندگي کے ان لنگڑاتے ھوے لمحوں میں وہ اپني ذات میں کسي بھي قِسم کي تبدیلي نھیں چاھتا تھا۔

پھر لمحے مِنٹوں میںاور دن مھینوں میں تبدیل ھونے لگے اور اس کے سر پر ایك کافي بڑا سِینگ اُبھر آیا۔

اب وہ آدمي سے آھسته آھسته چَوپائے میں تبدیل ھورھا تھا اور اس کا سینگ دن بدن لمبا ھي ھوتا جارھا تھا۔

بڑے بوڑھے لوگوں نے کھا۔ یه تو خوش بختي کي علامت ھے۔ برس ھا برس میں ایك آدھ ایسا کیس سامنے آتا ھے اور سِینگ والے آدمي کے گھر لکشمي دبے پاو ں دَرآتي ھے۔

وہ بڑي مُدت تك لکشمي کا انتظار کرتا رھا۔ لیکن لکشمي نے اس کے گھر کے سونے آنگن میں کبھي قدم نھیں رکھا۔ اور وہ گھر کي دھلیز سے باھر قدم رکھتے ھوے بھي جھجك محسوس کرنے لگا۔ اس طرح جب اس نے گوشه نشیني اختیار کرلي تو اس کا کاروبار چوپٹ ھونے لگا۔ اور وہ گھر میں بیٹھا بیٹھا اُکتا سا گیا۔ پھر وہ جي کڑا کرکے دوکان پر بیٹھنے لگا۔ لیکن پھلے ھي دِن اُسے دیکه کر لوگوں کا ایك میله سالگ گیا۔ اور وہ ایك تماشه بن کر رہ گیا۔

بعض لوگ جب اس سے عجیب و غریب سوالات کرتے تو وہ بڑے تحمّل سے ان کے جواب دیتا اور پھر ایك دن جب اخبار میں ایك سِینگ والے آدمي کي سُرخي لگي تو لوگوں نے اُسے تعجب سے پڑھا۔

پھر وہ لوگوں کے قبضه سے نِکل کر ڈاکٹروں کے ھاتھ میں کھلونا بنتارھا۔

اُس کے سینگ پر کئي تجربوں کي بُنیاد پڑي۔ ڈاکٹر حیران تھے که آخر یه سینگ کِس طرح اس کے سَر سے نِکل آیا ھے۔ کئي ڈاکٹروں نے مل کر سوچا، لیکن وہ کسي خاص نتیجه پر پھنچ نه سکے۔ سب نے یھي سوچا که یه سینگ

اس كي زندگي كے لئے نقصان رساں نہيں هے اگر سرجري كي جائے تو شائد اُسے جان سے هاته دهونا پڑے۔ سرجري كے لئے وه تيار نه تها اور نه ڈاكٹر سردست يه خطره مول لينے كے لئے تيار تهے۔

دن هونهي گذرتے گئے۔ ابتدا ميں اس كي دُكان كے آگے بهانت بهانت كے آدميوں كي جو بهيڑ لگي رهتي تهي۔ وه اب دهيرے دهيرے كم هونے لگي۔ كچه تو اس كي وجه يه تهي كه كم و بيش شهر كے هر آدمي نے كسي نه كسي بهانے اس كا ديدار كرليا تها۔ بچے كُچهے وه لوگ جو شهر كے مختلف محلّوں ميں آباد تهے۔ اُنهوں نے بهي دُكان كا طواف كرنے هي ميں اپنے لئے ايك تفريح كي راه ڈهونڈلي تهي۔

رفته رفته ديهات اور قصبات سے بهي لوگ آنا شروع هوے اور اس عجوبه كو ديكه كر خدا كي قدرت كے گيت گانے لگے يا پهر سينگ كو موضوع بحث بنا كر قيامت كے جلد آنے كي پيشين گوئي كرنے لگے۔

وه دُكان پر بيٹهے بيٹهے سوچنے لگا۔ جب وه ايك عام آدمي تها لوگ اس كي طرف نگاه اُٹها كر بهي ديكهتے نه تهے ليكن آج جب كه اس كے سر پر سينگ اُگ آيا هے تو لوگوں نے اس كے گرد ايك هاله سا بناليا هے۔ وه اس هجوم سے گهبرانے لگا۔

ليكن دهيرے دهيرے سينگ اس كي شخصيت كا ايك جُز بن گيا۔ اب اُسے يه پته بهي نهيں تها كه اس كے سر پر سِينگ نِكل آيا هے۔

مختلف طنزيه جملوں جملوں كو سهنے اور كنايوں كو برداشت كرنے كا وه عادي هوچكا تها۔ اس لئے اب اس نے سر پر جا و بے جا هاته پهيرنا بهي بند كرديا تها۔

وه ايك وضع دار اور ثقه خاندان ميں جنم لينے والا ايك بڑا هي خود دار آدمي تها۔ اس كي جواني كا ايك بهت بڑا حِصّه خوش حالي ميں گزرا تها۔ اس لئے افلاس اب اُسے سانپ كي طرح ڈس رها تها۔ بيو پار كم هورها تها اور تماشه زياده۔

اُس كي نگاهوں كے سامنے پچيس برس پهلے كے واقعات سينما سكوپ كي طرح ايك ايك كركے سامنے آنے لگے۔ وه ايك بهت بڑي اور خوبصورت فروٹ كي دُكان پر بيٹها هے۔ سيب، انار، كيلے، موسمي، ناشپاتي، سنگترے، آم، اننّاس اور مالٹا كے ڈهير سے دُكان سجي هوئي هے۔ رات ميں ٹيوب لائٹ كي روشني ميں پهلوں كے تازه به تازه چهروں كے ساته اس كي دُكان كے سامنے كهڑي هوي هيں جنهيں وه ايك شانِ بے نيازي سے ميوه فروخت كر رها هے اور پهر رات كے دس بجنے پر وه اپني دُكان كے كواڑ خود بند كر رها هے۔ اُس كے هاته ميں نوٹوں كا ايك بنڈل هے جنهيں احتياط سے گِن كر وه پاكٹ ميں ركه رها هے۔

يه آدمي واقعي تماشه بن گيا هے۔ جب دُكان چل هي نهيں رهي هے تو يه گهر كيوں نهيں بيٹه جاتا،،؟ ,,

ايك دن وه واقعي گهر بيٹه گيا۔ اس لئے نهيں كه كسي نے اُسے گهر بيٹه جانے كا مشوره ديا تها۔ اس لئے كه وه آهسته آهسته صحت كي نعمت سے محروم هوتا جارها تها۔ اور صحت كے ساته ساته اس كي آنكهوں كي جوت بهي دهيرے دهيرے بُجهتي جارهي تهي۔

اب اس كي آنكهوں پر چڑهے هوے موٹے شيشوں والے چشمے سے اس كي خالي خالي آنكهيں ايك خواب نُما دهند لكے كا طواف كرتي تهيں۔

اور پهر يه خالي خالي بے رَس آنكهيں اس وقت زياده بے چين دكهائي ديتيں جب اس كا كوئي قريبي عزيز اس كي دُكان پر بغير رُكے چُپكے سے آگے بڑه جاتا

اور وه كرب انگيز آواز ميں مُنه هي مُنه ميں بڑبڑا تا۔

یه لوگ دبے پاو ں کهاں جارهے هیں ، یه مجه سے گهبراتے کیوں هیں میں نے ان کا کیا بگاڑا هے۔ میں ,, نے کبهي کسي کے آگے دستِ سوال دراز نهیںکیا۔ مگر یه خوف اور یه بے مُروّتي کا بهیمانه مظاهره آخر یه سب کیا هے،،؟

اب تم سو بهي جاو ۔ وه صبح شائد اب نه آئے گي جس کي آس میں تم نے راتوں کي نیند حرام کر رکهي هے۔ صبح کے بعد شام ، شام کے بعد صبح اور کڑي دُهوپ کے سخت کُهردرے هاتهوں میں جکڑا هُوا مصلُوب انسان،،

تم کون هو ؟ کیا بك رهے هو؟،، ,,

میں سچّائي کے چهرے سے نقاب اُلٹ رها هوں۔ گهبراو نهیں میں تمهارا دوست هوں،، ,,

میرا کوئي دوست نهیں هے، میرا کوئي رفیق نهیں هے۔،، ,,

نمائش کے تفریحي اسٹال کا مینجر دلیپ رائے تم سے مِلنے آئے گا کیونکه شهر میں نمائِش ختم هونے والي هے۔ اور میں نے یه سودا تم سے پُوچهے بغیر طئے کرلیا هے،،

سودا طے کرلیا هے،،؟ ,,

هاں زندگي خود ایك سودا هے۔ جب تك اُس کے دام لگتے هیں ، اُس کي قدر باقي رهتي هے۔ تمهیں اس ,, عذاب سے نجات دلانے کے لئے هي میں نے یه سودا طئے کیا هے۔

مینجر تمهیں ایك دن نمائش میں رکهنا چاهتا هے اور یه داخله ٹکٹ کے ذریعه هوگا۔ دوهزار اتني معمولي رقم نهیں که تم اُسے ٹهکرادو۔ اب تیار هوجاو ، شائد وه آتا هي هوگا۔،،

اس کي آنکهوں میں گرد اندهیرا چهاگیا۔ اُسے یوں لگا جیسے وه اچانك انسانوں کي بستي سے کٹ کر بهیڑوں کي ریوڑ میں جاپهنسا هو اور اپنے نُکیلے سینگ سے اپنے هي ساتهیوں کو بے طرح مار رها هو۔

بس ایك هي شو کي بات هے، وه تمهیں کار میں لے جائے گا اور کار هي میں گهر لاکر چهوڑدے گا۔،، ,,

پهر اس کے کانوں میں مینجر کي آواز گونجي۔

وه یکبارگي چیخ اُٹها :

نهیں نهیں یه سودا مجهے منظور نهیں ، یه سینگ لاقیمت هے یه سینگ میري زندگي هے،،

چلے جاو یهاں سے ،، ,,

یه کهه کر وه غصّے میں پیچ وتاب کهاتا هوا اپنے گهر میں داخل هوا۔ بغلي کمرے کے سامنے پُراني خسته الماري کا شیشیه چمك رها تها۔ اس نے شیشے میں اپنے چهرے کو دیکها تو اُس کا مُنه لٹك کر ره گیا۔ اُسے یُوں لگا جیسے سر پر نمودار هونے والا وه سینگ آج اچانك کهیں غائب هو گیا۔۔۔۔

دُشمن

میں بڑي دیر تك تمھارا انتظار کرتا رھا۔،، ,,

میرا انتظار،،؟ ,,

ھاں تمھارا انتظار،،۔ ,,

کیا میں اتنا خوش نصیب ھوں که کوئي میرا انتظار بھي کر سکتا ھے۔،، ,,

ھاں میں تمھارا انتظار کیا تھا۔ مگر،،۔۔۔ ,,

مگر کیا ،،؟ ,,

یھي که تم نھیں آئے،،۔ ,,

میں نے تم سے کھا تھا شام ڈھلے میں تمھار اانتظار کروں‌گا اور تم نے حامي بھري تھي،، ,,

مجھے تو کچه یاد نھیں ھے،،۔ ,,

حیرت ھے کل شام کي بات تم بھُول جاتے ھو ، اور میں نے برسوں سے تمھیں اپنے ذھن میں چمٹائے ,,
رکھا ھے،،۔

یه میرا فعل نھیں ھے،،۔ ,,

کیا تم اس کے ذمه دار نھیں ھو،،۔ ,,

میں نے آج تك کسي کي ذمه داري قبول نھیں کي ھے اور نه کسي نے مجه پر ذمه داریاں عائد کي ھیں ،،۔

تم جھُوٹ بکتے ھو۔ میں کوئي لگ بھگ بیس برس سے دوستي کے اس پودے کي آبیاري کر رھا ھوں۔ ,,
تمھیں‌یاد ھے نا جب تم چھٹي کلاس میں میرے ھم جماعت تھے تو میں نے تمھیں کتابیں دي تھیں۔ اس وقت تم میں اتني سکت بھي نه تھي که تم کتابوں کي خریدي کا بار اُٹھا سکو۔

جمشید جي کا وہ خوبصورت باغ کیا تمھیں یاد نھیں جھاں تم میرے ساته روز کھیلا کرتے تھے۔ میرے ھاں سے پیسے لے کر تم ریشماں کو چوکلیٹ کھِلا یا کرتے تھے اور کھتے تھے که یه مارٹن کے چوکلیٹ میں نے عابڈس سے خریدے ھیں۔،،

یه سب بکواس ھے۔ میرا کوئي دوست نھیں ھے ، تم شائد اُچکے ھو جو میرا پیچھا کر رھے ھو،،۔ ,,

میں نے بچپن کو بھت پیچھے چھوڑ دیا ھے۔ جواني کي کئي خوبصُورت راتیں ان ٹیڑھي میڑھي راھوں پر ,,
چلتے چلتے چُپ چاپ مرگئیں۔ نه کسي نے میرا انتظار کیا اور نه آواز ھي دي۔ میں مُدت سے مسلسل چل رھا ھوں ، تنھا تنھا نه کوئي یار اور نه رفیق،،۔

میں جو قدم قدم پر تمھارے ساته ھوں۔،، ,,

تم جھوٹ اور اندھیرے کے بطن سے پیدا ھونے والے ایك خبیث آدمي ھو۔،،

کیا تم یه بات بھول رھے ھو کو چُھوٹ ھي کے بطن سے سچ نے جنم لیا ھے،،۔ ,,

مجھے بحث سے نفرت ھے میں خاموشي چاھتا ھوں۔،، ,,

مجھے بھي خاموشي پسند ھے لیکن یه ایك حقیقت ھے که تم بالکل ھي بدل چکے ھو میں نے تمھارا وہ ,,
راز ابھي تك سینه میں دفن کر رکھا ھے ۔ وہ افشا ھوجائے تو شائد تم جیل کي آھني سلاخوں کے پیچھے چلے جاو گے،،۔

راز کونسا راز؟میري زندگي میں تو کوئي راز نھیںکوئي بھید بھاو نھیں کیا تم پاگل ھوگئے ھو؟،، ,,

ھاں بیس برس کي رفاقت ایك آدمي کو پاگل بنادینے کے لئے کافي ھے، عمر کے بیسیوں برس کا زھر ,,
میں نے پي لیا ھے،،۔

میري عمر خود بیس برس ھے کیا تم پیدائش ھي سے میرا تعاقب کر رھے ھو،،؟ ,,

تعجب نه کرو یه ایك حقیقت ھے،،۔ ,,

حقیقت ایك بے معني لفظ ھے۔ میرا ھر قدم حال کے چوکھٹے پر پڑتا ھے اور ضرب اتفاقاً مجھے ھي لگتي ,,
ھے۔،،

ھاں میں اَدھ مواسا ھوگیا ھوں۔،، ,,

تو پھر تم میرا پیچھا کیوں نھیں چھوڑ تے،،؟ ,,

یھي تو مشکل ھے۔،، ,,

تم بڑے بور اور جھگّي آدمي ھو، خواہ مخواہ مجھے دِق کر رھے ھو۔ میرے راستے سے ھٹ جاو ۔،، ,,

راسته ، منزل ۔ کِس قدر سُھانے لفظ ھیں یه۔ لیکن اندر سے کتنے تلخ اور کھوکھلے،، ,,

کیا شاعري کر رھے ھو ، مجھے شاعري سے نفرت ھے،،۔ ,,

تمھیں کِس چیز سے نفرت نھیں ھے۔ تمھیں اپنے باپ سے بھي نفرت تھي۔،، ,,

مجھے باپ سے نفرت تھي؟ کیا بك رھے ھو،،؟ ,,

ٹھیك ھي تو کھه رھا ھوں ، مگر وہ تھا ھي اس قابل ،، ,,

تمھارا مطلب ھے میرا باپ ایك بیھودہ ، آوارہ ، ناکارہ اور بد چلن آدمي تھا۔،، ,,

ھاں ، اسي لئے تم نے ایك رات اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔،، ,,

میں نے ان کا گلا گھونٹا تھا۔،، ,,

ھاں تم نے---،، ,,

مگر کیوں؟،، ,,

کیونکه وہ بد چلن تھا۔ اس نے تمھارے دوست کي بھن کي عزّت لُوٹ لي تھي۔ جب لڑکي رو رو کر اپني ,,
داستان سُنا چکي تو تم نے چپکے سے سوتے میں اپنے باپ کا گلا گھونٹ دیا۔ اور تم گھر سے نکل بھاگے۔،،

تم اوّل درجے کے جھُوٹے ھو۔ مَن گھڑت قصّے سُنا کر تم یه چاھتے ھو که میں زیر ھوجاو ں ، ایسا کبھي ,,
نه ھوگا۔،،

ھاں یه بات بھي سُن لو ، تم آج خود کشي کے ارادے سے باھر نکلے ھو ، میں اگر چاھوں تو تمھیں موت ,,
کے مُنه سے بچا بھي سکتا ھوں لیکن میں ایسا نھیں کروں‌گا کیوں که تم بھت پھلے مرچکے ھو،،۔

میں سڑك کے کنارے چُپ چاپ کھڑا ھوں۔ میرا خود ساخته دوست بھي میرے پاس ھي کھڑا ھے جیسے پُوچه
رھا ھو ، اب گھگھي کیوں بندھ گئي ھے ، زبان پر تالے کیوں پڑگئے ھیں ، جھُوٹے تم ھو یا میں ،،۔

شام ھوچکي ھے۔سڑك پر موٹروں کا یاك جال سا بچه گیا ھے ، دُکانوں کي پیشانیوں پر برقي قمقمے
جگمگارھے ھیں، لیکن فضا میں بڑي بے کیفي ھے اور گھُٹن ھے ، لگتا ھے جیسے ھَوا چلتے چلتے اچانك رُك گئي ھو
--- اچانك میري آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا ھے۔ میرا خود ساخته دوست دبے پاو ں میرے ساته ساته چل رھا ھے۔
وہ میري طرح گھبرا یا گھبرایا سا لگ رھا ھے ، جیسے اندھیرے نے اُسے بھي نِگل لیا ھو۔

اب میں تیزي سے شاھراہ پار کر کے ایك تنگ و تاریك گلي میں داخل ھو چکا ھوں۔ گھبراھٹ مجه پر طاري
ھے۔ مجھے اپنے قدموں کي چاپ سے زیادہ اس کے قدموں کي چاپ سے خوف لگ رھا ھے۔ میں چیخنا چاھتا ھوں لیکن
آواز حلق ھي میں پھنس کر رہ جاتي ھے۔

میں بھاگے جارھا ھوں۔ محض اس اُمید پر که اپنے خود ساخته دوست کو شکست دوں۔ لیکن وہ تو کھتا ھے که
میرا ازلي دوست ھے۔ میں اُسے اپنے باپ کي طرح قتل کردوں‌گا۔ تو کیا واقعي میں نے اپنے باپ کا خون کیا ھے۔ یه
بات میرے ذھن میں کیوں کر بیٹه گئي۔

میں قاتل نھیں ھوں میں قاتل نھیں ھوں میں چیخ رھا ھوں۔ لیکن وہ میرے چیخوں سے بے نیاز اب
بھي میرا پیچھا کر رھا ھے۔ مجھے اس کے قدموں کي چاپ صاف سُنائي دے رھي ھے۔

اس وقت میرے سامنے ایك اُونچي دیوار ھے ، جس پر نه جانے کس طاقت کے زیر اثر میں چڑھ گیا ھوں۔
نیچے پتھریلي سڑك دُور تك پھیلتي چلي گئي ھے۔ مجھے نه اب چھلانگ لگانے کي ھمّت ھے اور نه نیچے اُترنے کي

اچانك مجھے احساس ھوتا ھے ،

جیسے اس نے مجھے دھکّا دے کر نیچے دھکیل دیا ھے۔ میں خُون میں ، لت پت سڑك پر نیم بیھوشي کے عالم
میں پڑا ھوں۔

میں مندي مندي آنکھوں سے اپنے خُون آلود جسم کو ٹٹول رھا ھوں۔ میرے قریب میرا خود ساخته دوست مُسکرا
تا کھڑا ھے۔ اس کے جسم سے بھي خُون رس رھا ھے۔

وہ کھه رھا ھے: ,, میں نے تمھیں مرنے سے بچالیا ھے ، اس لئے که تم زندگي جیسے عذاب کا مزا چکه
سکو،،۔

میں چیخنا چاھتا ھوں

لیکن

آواز حلق میں گھُٹ کر رہ جاتي هے !

***

وه لڑكي

كل يهاں جو لڑكي آئي تهي ، اس كي شادي اپنے گهر هي هوگي۔،، ,,

ميرا ذهن كهيں اور تها ، ميں نے بے خيالي ميں كها: ,, يقينا سمجهدار لڑكي هے جو اس گهر ميں شادي كرنا چاهتي هے،،۔

كيا كها آپ نے؟،، جب ميري بيوي نے تِيكهے لهجے ميں سوال كيا تو ميں چونك پڑا۔ ,, ميرا مطلب يه كه ,, وه لڑكي حَد درجه تيز هے حد هوگئي وه اپني شادي كي تياري خود كر رهي هے،،

اجي يهي نهيں آپ سُن كر حيرت كريں‌گے ، اُسے دُلهن كے بيٹهنے كيلئے بڑي چوكي چاهيئے، وه اس ,, كے هاں نهيں هے۔،،

تو پهر كيا كها تم نے؟،، ,,

ميں نے كها شوق سے لے جائيے۔،، ,,

پهر وه چوكي لينے نهيں آئي ۔،، ,,

آئي تو تهي مگر اُس نے ايك اور مطالبه كيا هے۔،، ,,

وه كيا ؟،، ,,

وه عارضي طور پر همارا ڈرائنگ رُوم بهي چاهتي هے۔،، ,,

عاضي طور سے كيا مُراد ؟،، ,,

يهي چوبيس گهنٹوں كے لئے۔،، ,,

مانو اگر وه مستقلاً يهاں ٹههر جائے تو كيا هوگا؟،، ,,

ايسا نهيں هوسكتا۔،، ,,

اگر ايسا هو تو تم كيا كرو گي؟،، ,,

ميں يا آپ؟،، ,,

تم ،، ,,

ميں اُس كي چُٹيا پكڑ كر باهر ڈهكيل دوں‌گي۔،، ,,

يه تو بڑي نا زيبا حركت هوگي۔،، ,,

تو كيا ميں اُسے اپنے سَر پر بٹهالوں؟،، ,,

يه تو ميں نهيں كهتا، مگر لڑكي كو يه احساس نه هونے پائے كه هم اُس كي مسرّتوں ميں شامل نهيں هيں۔،، ,,

اس کي خوشي ميں بھلا شامل ھونے والے ھم کون؟،، ,,

مگر تم نے چوکي دينے کي سفارش جو کي ھے ، کيا اس کي تہ ميں خلوص نھيں ھے ، مجھے ايسي ,, لڑکياں اچھي لگتي ھيں جو اپنے شوھر کا انتخاب خود کرتي ھيں۔،،

چُپ ھوجايئے وہ سامنے سے آتي ھوئي نظر آرھي ھے۔،، ,,

مين نے کھڑکي ميں سے جھانك کر ديکھا۔ وہ دُور سے فراق کي رباعي کي طرح خوبصورت لگ رھي ,, تھي۔ مگر يہ کيا ميں نے اُسے پوري طرح ديکھا بھي نھيں ، وہ اچانك پلٹ گئي۔

کھيں ايسا تو نھيں وہ مجھے جانتي ھو ، ليکن ان باتوں سے شادي کا کيا تعلق؟

وہ لڑکي اچانك کيوں واپس چلي گئي ، کيا کھڑکي ميں سے اُس نے مجھے ديکھ ليا تھا اگر ديکھ بھي ليا ھو تو کيا فرق پڑ سکتا ھے ايك ايسي لڑکي جو اپنے شوھر کا انتخاب خود کرتي ھو اور شادي کي تياري بھي ، بھلا ايسي لڑکي ،کيا زنگ خوردہ خيالات ھيں ميرے بھي۔ نھيں نھيں ايسا نھيں سوچنا چاھيئے۔ ھوسکتا ھے اُسے کوئي اھم کام ياد آگيا ھو ، شادي تو اس کي پرسوں ھوگي ، دو دن ۸٤ گھنٹے بعد

کيا وہ اس بھري بھري دُنيا ميں اکيلي اور تنھا ھے؟ ماں باپ ، بھائي بھن دوست احباب کوئي نھيں ايسا بھي ھوتا ھے تاکہ آدمي بھري محفل ميں بھي کبھي کبھي خود کو تنھا محسوس کرتا ھے اور شائد وہ لڑکي بھي

آخر وہ چلي گئي، ميں نے اپني بيوي سے کھا ، جو نہ جانے کب سے ميرے پاس ھي کھڑي تھي۔

اُس نے ميري بات کا اطمينان نہ کرتے ھوے کھڑکي ميں سے جھانك کر ديکھا۔ واقعي سڑك خالي تھي۔ دو ننھے مُنّے بچّے ھاتہ ميں گيس کا غُبارہ تھامے خوش خوش سڑك پار کر رھے تھے۔ مگر شائد اُسے نہ آنا تھا۔

دوسرے دن صبح ميں باھر نِکلا تو موسم خراب تھا۔ تھوڑي دير خاموشي طاري رھي۔ پھر آھستہ آھستہ زبانوں پر پڑے تالے کھُلنے لگے۔

ايك نو جوان جو ٹيري وول کي نِيلي پتلون اور بُش شرٹ پَھنے ھوے تھا، بڑي معصوميت سے بولا :

ذرا مجھے گھر پھنچادو بھائي۔،، ,,

قريب کھڑے ھوئے ايك آدمي نے کھا: ,, يار ھم تو صرف لڑکيوں ھي کو پھنچاتے ھيں،،

کوئي مجھے گھر پھنچا دو بھائي ميں راستہ بھٹك گيا ھوں۔،، ,,

راستہ تو ھم بھي بھٹك گئے ھيں يار ، راستہ بھٹکنا ھوش مندي کي علامت ھے۔،، ,,

کوئي اجنبي معلوم ھوتا ھے بے چارہ۔،، ,,

اجنبي تو ھم بھي ھيں۔،، ,,

پھر اچانك بارش ختم ھوگئي اور ديکھتے ديکھتے چھجے کي ويراني ميں گرد اُڑنے لگي۔

جب ميں گھر پھنچا تو ميري بيوي نے تحيّر آميز لھجے ميں کھا: ,, وہ لڑکي آئي تھي اور کھہ گئي ھے کہ عقد ميں دو گواھوں کي ضرورت پڑے گي۔ آپ کا بھي اس سلسلہ ميں اس نے نام ليا،،۔

میرا نام   کیا وہ مجھے جانتي ھے،،؟   ,,

ھاں   اچھي طرح۔،،   ,,

کیا کھہ رھي ھو؟،،   ,,

ٹھیك ھي تو کھہ رھي ھوں۔،،   ,,

کھیں وہ کڑکي ھاجرہ تو نھیں؟،،   ,,

یہ کون ھے؟،،   ,,

کسي وقت کالج میں میرے ساتہ پڑھتي تھي۔،،   ,,

تو کیا ابھي تك اس نے شادي نھیںکي؟،،   ,,

ھوسکتا ھے۔،،   ,,

یہ کیسے ممکن ھے   شائد دوسري شادي ھو۔،،   ,,

جمیلہ ، ممتاز، نزھت ، سلطانہ ، فرحت ، مھر ۔ ان ناموں میں سے یقیني اس لڑکي کو ھونا چاھئے۔   ,,

اُس نے اپنا نام نھیں بتایا ؟،،   ,,

نھیں۔،،   ,,

عجیب لڑکي ھے اور اس سے زیادہ عجیب تم ھو ، بھلا نام پُوچہ لیا ھوتا۔،،   ,,

دوسرے دن صبح ھي سے میں اس کا بے چیني سے انتظار کرنے لگا مگر وہ نھیں آئي۔ دو دن اسي طرح   ,,
گذر گئے۔ میں یہ سوچ کر چُپ ھوگیا کہ کھیں اُس کي شادي مُلتوي نہ ھوگئي ھو۔

تیسرے دن میں دروازے کے باھر کھڑا تھا کہ ایك لڑکے نے آکر میرے ھاتہ میں ایك لفافہ تھمادیا۔

عارف صاحب ،،   ,,

مجھے اپني شادي کے لئے ایك معتبر

گواہ کي ضرورت تھي جو مجھے مِل گیا لیکن

میري شادي نہ ھوسکي ، آپ کے لئے

چھُٹي ھوگئي اور میرے لئے نجات۔

میں نے ھمیشہ غلط انتخاب کیا ھے۔ اب

سوچتي ھوں تو مجھے ھنسي آتي ھے کہ میں کتني باو لي تھي۔،،

خط پڑھ کر مجھے افسوس ضرور ہوا ، لیکن یہ غلط فہمي دُور ہوگئي کہ یہ وہ لڑکي نہیں ہے جو میرے ذہن میں بیٹھي ہوئي یادوں کے زخموں کو کُرید رہي تھي- میں نے جب اس کا خط بیوي کے سامنے رکھا تو اُس نے پڑھ کر کہا:

چلو گواھي سے تو بال بال بچ گئے،،- ,,

لیکن یکبارگي مجھے یُوں لگا جیسے میں عدالت کے کٹھرے میں کھڑا ہوا عادي مُلزموں کي طرح جُھوٹي قسمیں کھاتا ہوا کہہ رہا ہوں ، میں نے کسي لڑکي کي زندگي تباہ نہیں کي ہے- یہ سب جُھوٹ ہے -

***

پُل صراط

دھپ دھپ دھپ باھر کوئي دروازہ پیٹ رھا تھا۔

رات گھري اور تاریك تھي اور فضا میں دھوئیں کے بادل منڈلا رھے تھے۔

کون ھے؟،، لحاف کے اندر سے ایك کپکپاتي آواز اس طرح گونجي جیسے دُور کوئي گھرے کنویں سے ,, بول رھا ھو۔

دھپ دھپ

ارے بھئي کون ھے ؟ اتني رات گئے کیا کام ھے؟،، ,,

میں ھوں قاسم،،۔ ,,

کون قاسم بھئي،،؟ ,,

قاسم ، تمھارا دوست ،، ,,

:میرا دوست؟ ،، اس نے حیراني سے مُنہ میں بڑبڑاتے ھوے کھا ,,

تم موھن داس ھونا؟،، ,,

ھاں ھاں میں موھن داس ھي ھوں۔،، اجنبي کي زبان سے اپنا نام سُن کر اس نے بغیر سوچے سمجھے جي ,, کڑا کر کے دروازہ کھول دیا۔

اب اس کے سامنے ایك اُونچے پورے قد کا آدمي کھڑا تھا۔ گلے میں میلا کُچیلا مفلر لپیٹا وہ کسي اور دُنیا کا باشندہ رھا تھا۔

رات کے گھُپ اندھیرے میں اُسے چھرہ پھچاننے میں دِقت ھو رھي تھي۔

یھاں اندھیرا کیوں ھے؟،، اس نے سانپ کي طرح لٹکتے ھوے مفلر کو اپنے گلے کے گرد لپیٹتے ھوے ,, کھا۔

لائٹ بند ھے بھائي،،۔ اس کي آواز میں نرمي اور کپکپا ھٹ پیدا ھوگئي تھي۔ شاید یہ سر پر منڈلاتے ھوے ,, انجان خوف کا اثر تھا۔

یھاں کي لائٹ آج بند کیوں ھے،،؟ ,,

یھاں کا بجلي گھر کمزور ھے۔،، اس نے نرم لھجے میں کھا ,,

بجلي گھر   بجلي گھر سے لگا کسي وقت میرا ایك چھوٹا موٹا سا گھر تھا جس میں امرود کا ایك ,, بوڑھا درخت بھي تھا اور اُس پَرے ایك کُنواں جس میں بوڑھے حافظ جي نے چھلانگ لگا کر جان دے دي تھي۔،، جیسے وہ ماضي کے چھرے سے نقاب اُٹھا رھا تھا۔

اچانك اس كے ذهن كي سليٹ پر بهت سے چهرے اُبھرے۔ دُهندلے۔ ۔ دُهندلے ۔۔ مِٹیالے مِٹیالے ۔۔۔ ان هي ميں قاسم نامي ايك لڑكا بهي تها جو اس كا دوست تها۔

پھُولے پھُولے گالوں والا گورا چٹا قاسم۔ مگر اب اس كے سامنے جو آدمي كهڑا تها وه قاسم كيسے هوسكتا تها۔ كيا آدمي بيس بائيس برس ميں گورے سے كالا بهي هوسكتا هے۔

كيا تم مجهے اندر نهيں بُلاو گے؟،، ,,

اندر تو كهاٹ بهي نهيں هے۔،، ,,

سِيلي زمين تو هے جو همارا مقدّر هے۔،، ,,

پهر اچانك كمرے ميں روشني پهيل گئي تو اُس نے تيزي سے اپنے چهرے پر هاته ركه لیئے۔

يه تم نے اپنا چهره كيوں چهُپاليا هے؟،، ,,

مجهے روشني اچهي نهيں لگتي۔،، ,,

روشني كے لئے تو آدمي جيتا هے۔،، ,,

مگر ميں اندهيرے كا پرستار هوں۔ اس لئے ميں نے تم سے ملنے كے لئے اماوس كي يه رات چُني هے۔،، ,, يه كهه كر وه دو قدم پيچهے هَٹ گيا۔

اتني رات گئے، كس سے باتيں كر رها هے بيٹے؟،، قريب كے كمرے سے ايك بوڑهي بيمار آواز آئي ,,

كوئي بهي نهيں هے ماں تو اب سوجا ، رات ڈهل چكي هے۔،، ,,

ميں اس آواز سے آشنا هوں۔ يه دهرتي كي كُوكه سے جنم لينے والي ممتا بهري آواز هے۔ مجهے يه آواز بڑي بهلي لگتي هے۔ ليكن ميں اس آواز سے ڈرتا بهي هوں۔ يه آواز سائے كي طرح ميرا پيچها كرتي هے۔ اس گاو ں ميں اب ميرا كوئي بهي شناسا باقي نهيں رها۔ سُنا هے كه سب لوگ يهاں سے كبهي كے جاچكے هيں۔،،

يهي كيا غنيمت هے كه ابهي كچه لوگ اس نے رُكتے رُكتے جواباً كها ,, كيا تم مجهے ان ,, لوگوں سے مِلاسكتے هو؟،،

كيوں نهيں ضرور،، ,,

يه لوگ وهي هيں نا ، جنهوں نے آخر دم تك ،، ابهي اس نے اپنا ادهورا جُمله مكمل بهي نه كيا تها ,, كه هوا كا ايك تيز جهونكا سَنسناتا هوا آيا اور چوبي دروازے كے كُهلے هوے پَٹ اچانك بند هوگئے۔

اس كے هونٹوں كے كنارے پر طنز آميز مسكراهٹ رقصاں تهي۔ پهر اس نے كها:

ميں نے كسي وقت بهتے پاني كي چادر پر ايك بند بندها تها ليكن طوفاني هوائيں سيلاب اور درياو ں ميں ,, بهتا هوا سُنهرا پاني مجهے بهت دُور بهالے گيا۔

اس مِٹي سے ميري كچه يادیں وابسته هيں جو ميرا شخصي سرمايه هے۔ ميں ميلوں چل كر يهاں اس لئے آيا هوں كه انهيں ٹٹول ٹٹول كر ديكه سكوں۔،،

مگر اتني رات گئے یه سب کچه کیسے هوگا۔ یه اماوس کي رات هے۔،، ,,

یه رات میري زندگي کي سب سے اهم رات هے۔ میں اس پُل صراط سے آج هي گذرجانا چاهتا هوں۔،، ,,

یه کام تو دن کے اُجالے کا محتاج هے، ارے لائٹ پهر بند هوگئي۔ یه بجلي گهر بهي عجیب شَے هے۔،، ,,

مجهے یهاں سے فوراَ اس قبرستان لے چلو جهاں میرا باپ مَنوں مِٹي کے ڈهیر کے نیچے پڑا سورها ,,
هے۔ میں اُسے چلتے چلتے جگانا چاهتا هوں۔ صبح سویرے مجهے یهاں سے چلا جانا هے۔ وقت بهت کم هے تم ڈر اور خوف کو اپنے دل سے نکال کر میرے ساته هوجاو ۔،،

قبرستان هي ایك ایسي جگه هے جهاں آدمي کو سکون مِلتاهے۔ پهر یهاں تو میرا عظیم باپ دفن هے،،۔ ,,
اس کے اصرار میں نمناك هَواو ں کا بهاو تها اور وه اس بهاو میں دُور دُور تك خس و خاشاك کي طرح بهتا چلا گیا۔

اب وه قاسم کے ساته اس ویران قبرستان میںکهڑا تها۔ فضا پر موت کي سي خاموشي مُحیط تهي اور رات کي خُمار آلود آنکهوں سے ٹپ ٹپ آنسُو گِر رهے تهے۔

اس قبر کو دیکه رهے هو ؟ قاسم نے ایك بوسیده مِٹیالي قبر کي طرف اشاره کرتے هوے کها جو دُور سے اُلٹي نظر آرهي تهي۔

یه قبر تو گاو ں کے زمیندار کي هے یهاں کے لوگ تو یهي کهتے هیں،،۔ ,,

یهاں کے لوگ جهوٹے هیں۔ یه قبر اس وقت بهي ٹیڑهي تهي اور آج بهي هے،،۔ ,,

یهه که کر وه آهسته آهسته چلتا هوا اپنے باپ کي قبر کے قریب آکر ٹههر گیا۔

اس نے لرزتي آواز میں آهسته آهسته دُعا پڑهي۔ اس کے پیچهے وه بهي هاته باندهے چُپ چاپ کهڑا تها۔

صبح هونے میں صرف دو گهنٹے باقي هیں اور صبح سے پهلے مجهے یه سرحد پار کرلیني هے۔ آو اب تمهارے گهر چلیں تمهارے گهر کي سیلي مِٹي مجهے پیار سے بُلارهي هے۔صبح هونے میں صرف دو گهنٹے باقي ره گئے هیں صرف دو گهنٹے جیسے هوا بهي چیختي چِلّاتي یهي کهه رهي تهي۔

قاسم چُپ تها۔ اس کي بڑي بڑي نڈهال آنکهوں میںآنسو ڈبڈبارهے تهے وه دونوں قبرستان سے نِکل کر لمبي سڑك پر چلنے لگے۔ اُس نے پلٹ کر پهیلے پهیلے نیلگوں آسمان کي طرف دیکها۔ وه بڑي اضطراري کیفیت سے دو چار تها۔

پهر اس کي نیند سے بوجهل آنکهوں نے دیکها ، صبح هورهي تهي اور قاسم بڑے بڑے ڈگ پهرتا هوا تیزي سے سرحد پار کر رهاتها۔

جنازہ

جنازہ قبرستان میں دَھر اتھا۔

جینے کي قیمت ادا کرتے ہوے مرنے والے نے شائد یہ کبھي نہ سوچا ہو کہ مرنے کے بعد بھي اُسے حساب چُکانا ہے۔

جنازے کے ساتھ کُل چار آدمي تھے۔ ایك نوجوان جو نہرو شرٹ پہنے ہوے تھا۔ چھرے سے بڑا گمبھیر دکھائي دے رہا تھا۔ دوسرا آدمي جو ایك بوسیدہ کوٹ پہنے ہوے تھے باربار جیب سے بیڑي نکال کر لمبے لمبے کش لے رہا تھا۔ وہ ٹیڑھي میڑھي قبروں سے ذرا پَرے یُوں کھڑا تھا جیسے مرنے والے سے کبھي اس کا خاص تعلق نہ رہا ہو۔ تیسرا آدمي کسي پُراني قبر کا کتبہ پڑھنے میں مُنھمك تھا۔ اس کا ایك پاو ں قبر کے سینے پر تھا اور دوسرا کتبہ کے مُنہ پر وہ بھي مرنے والے سے لاتعلق سا لگ رہا تھا چوتھا آدمي جو عُمر رسیدہ تھا ، جنازے کے قریب چُپ چاپ بیٹھا تھا۔

اندھیرے میں سب کے چھرے بڑے پُر اسرار لگ رہے تھے۔

صَدیوں پُرانے قبرستان کي ٹیڑھي میڑھي قبریں مُنہ پھاڑے نعش کو نِگلنے کے لئے بے چَین تھیں۔ قبرستان کے اطراف جنگلي خود رَو پودوں کے سِینے میںچھُپے ہوے جھینگروں کي آواز سے تیسرا آدمي کچھ بے چین سا لگ رہا تھا۔ لیکن سب سے بڑي پریشاني اس پانچویں آدمي کي تھي جو تھبند باندھے ہوئے مسلسل کھُردري زمین پر کُدال چلا رہا تھا۔ گو وہ اپني عُمر سے کچھ زیادہ ھي ہوشیار دکھائي دے رہا تھا۔ لیکن ساتھ ساتھ پریشان بھي تھا کہ آج مسلسل کُدال کي ضرب کے باوجود زمین نے اپنا مُنہ کیوں بند کر لیا ہے۔ ایك جھاں دیدہ گورکن کے لئے یہ پھلا موقع تھا کہ زمین سے اس کا رشتہ ٹُوٹ رہا تھا۔ مِٹي میں دَھنسے ہوے پتھروں نے شاید طئے کرلیاتھا کہ اس بوڑھے گورکن کو آج شکست دي جائے جو صدیوں سے انھیں لُھو لھان کر رہا ہےمسلسل کُدال چلاتے چلاتے وہ اب کافي تھك چکا تھا۔ اُس کا سانس پُھولا ہوا تھا اور جِسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا۔ اس کے چھرے پر سینے کے بالوں پر بے شمار ریزے جمع ہوگئے تھے جنھیں علٰحدہ کرنے کي اُسے ذرا بھي فرصت نہ تھي۔ وہ اپنے کام میں یُوں فُتا ہوا تھا جیسے آج یہ قبر نھیںکھودي گئي تو اُسے اپنے پیشے سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ وہ اب بھي کوشِش کے آخري سرے کو مضبوطي سے تھامے ہوئے تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا کوشِش کے اس آخري پَھل کا مزا چکھنے سے پھلے وہ مَرجائے گا۔

اس نے اپني زندگي میں طرح طرح کي قبریں کھودیں۔ بھانت بھانت کے مُردوں کو مِٹي کے مُنہ میں ٹھونسا ۔ لیکن یہ عجیب جنازہ تھا جسے مِٹي نے قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ پھلے آدمي نے تھك ھار کر گورکن کي طرف اپني نڈھال آنکھوں سے یُوں دیکھا جیسے کھہ رہا ہو ظالم آخر قبر کب کھودے گا۔

دوسرا آدمي ابھي تك پے درپے بیڑیاں پینے ھي میں مشغول تھا۔ نہ اُسے جنازے کے دفن ہونے کي فِکر تھي اور نہ گورکن کي آخري کوشِش کي۔ سب سے عجیب بات تھکے ماندے نڈھال گورکن نے جو محسوس کي وہ ان چار آدمیوں کي خاموشي تھي۔ بظاھر یُوں لگتا تھا جیسے اس نعش سے ان کا کوئي سرو کار نہ ہو۔ ایك دوسرے سے بھي وہ اسي طرح بے خبر تھے۔

وہ اس سے یہ سوال بھي نھیں کر رہے تھے کہ قبر کب تك تیار ہوجائے گي۔ گورکن کو یہ لوگ بڑے عجیب سے لگے۔ اُسے اب یہ بھي یاد نہ رہا تھا کہ ان چاروں بھلے مانسوں میں سے کس نے اُسے قبر تیار کرنے کو کھاتھا۔ شاید خاموشي ان کي زبان ہو۔ خاموشي ان کا احتجاج ہو اور سکوت ان کي گالیاں ہوں۔ وہ چاروں آدمي قبرستان میں بُھوتوں کي طرح لگ رہے تھے۔ تیسرا آدمي سارے کتبوں کي تاریخوں کو حِفظ کرنے کے بعد اب اُسي کتبے کے پاس آکر اُپ چاپ ٹھیر گیا تھا۔ اس عالم میں وہ اور بھي پُر اسرار لگ رہا تھا۔ چوتھا آدمي اب جنازے سے ٹیك لگائے بیٹھے اُدنگہ رہا تھا جیسے وہ سونے کي نا کام کوشش کر رہا ہو۔

اب گورکن کے ہاتھ شَل ہوچکے تھے

وہ اُکتا سا گیا تھا

اُس نے ذرا سا دَم لینے کے لئے سارے ماحول کا جائزہ لیا۔

ہر آدمي بدستور اپني سوچ میں گم تھا۔

وہ نڈھال سا قبر پر چت لیٹ گیا۔

ہَوا کے سَرد جھونکوں میں اسے لوري کي آواز سُنائي دي۔

اُسے لگا جیسے ہَوا کے سَرد جھونکے اُسے تھپك تھپك کر سُلا رہے ہوں۔

اُس نے محسوس کیا

جیسے وہ خواب کي وادي میں آھستہ آھستہ اُتر رہا ہو۔

اُسے کب نیند آئي ، کچھ خبر نہ تھي۔

جب اس کي آنکھ کھُلي تو وہ گھبرا یا گھبرایا اس ادھوري قبر کي طرف دَوڑا۔

لیکن اُسے یہ دیکھ کر سخت حیراني ہوئي کہ قبر بالکل تیار تھي اور ایك تازہ نعش اُس میں دھنسي ہوي تھي۔
اس نے گھبرا کر وحشت زدہ انداز میں جیخ ماري۔ ,, ذرا ادھر آنا بھائي لوگ،،

مگر بھائي لوگوں میں اب تیسرا آدمي ھي باقي تھا۔

تیسرے آدمي نے قبر میں جھانکتے ہوے شکستہ لیجے میں کھا؛

ارے یہ تو یھاں پھلے ھي سے موجود تھا ،، ,,

****

تیسرا مُجسّمہ

اتفاق کي بات ھے که وہ نمائِش ھال جھاں تین خوبصورت مجسّمے دیکھنے والوں کي نگاھوں کا مرکز بنے ھوے تھے وھاں ایك نوجوان جس کے چھرے پر زخم کا ایك گھرا نشان تھا ھال کے کنارے چُپ چاپ بغیر سانس لئے یُوں کھڑا تھا جیسے وہ خود بھي ایك مجسّمہ ھو۔ لوگوں کے ھجوم میں بھي وہ اپني انفرادیت کو برقرار رکھے ھوے تھا۔ اسے دیکھنے کے بعد ایسا لگتا تھا جیسے وہ کسي وقت بھي اپنا حُلیہ بدل سکتا ھے۔ صورت شکل سے بھي وہ بڑا گمبھیر سا لگ رھا تھا۔

مگر میں نے محسوس کیا که لوگ ان تین مجسّموں سے ھَٹ کر بھي غیر شعوري طور پر اس کي ذات میں زیادہ دلچسپي لے رھے تھے۔ اس گروہ میں زیادہ تر وہ لڑکیاں تھیں جن کي عُمریں ابھي ناپختہ تھیں یا وہ عورتیں تھیں جن کے ارد گرد بچّوں نے ایك ھالہ سا بنالیا تھا۔ اس کے علاوہ بھانت بھانت کے نوجوانوں کا ایك قافلہ بھي تھا جو اس کي شخصیت کے گرد منڈلا رھا تھا۔ بوڑھوں کي تعداد کم تھي لیکن وہ بھي کبھي کبھي ایك نگاہِ غلط انداز اس نوجوان پر ڈالتے ھوے اپني راہ لے رھے تھے۔

اِن مجسّموں میں کیا خاص بات تھي، اس کا اندازہ وھي لوگ لگا سکتے تھے جو دیدہ بینا رکھتے تھے یا آرٹ کي صحیح قدر و قیمت سے واقف تھے۔ مگر عام آدمي کے لئے بھي یہ مجسّمے دلچسپي کا ذریعہ بنے ھوئے تھے۔ ایك مجسّمے کے چھرے پر خراشیں تھیں جس کا ایك ھاتہ کٹا ھوا تھا۔ ایك سُرخ لکیر کٹے ھوئے ھاتہ سے اُبھرتي ھوئي پاو ں تك چلي گئي تھي جو خُون کي علامت بن کر اُبھر رھي تھي۔

دوسرے مجسّمے میں بظاھر کوئي خاص بات نظر آتي نہ تھي لیکن اس کے چھرے پر دُور دُور تك کرب کے نشان ثبت تھے۔ بڑي بڑي نڈھال سي تھکي تھکي آنکھیں جن میں پیار کا انمٹ جذبہ سایہ فگن تھا۔

شام کے چہ بج رھے تھے اور لوگ قطار اندر قطار نمائِش ھال سے باھر نِکل رھے تھے کیونکہ نمائِش کا وقت ختم ھورھا تھا۔ موٹر نشین خواتین باھر آکر اپنے ڈرائیوروں کو دیکہ رھي تھیں یا خود ڈرائیو (DRIVE) کرتي ھوئي ایك دوسرے پر سبقت لے جانے کي کوشِش کر رھي تھیں یا پھر ان نوجوانوں کي اسکوڑیں تھیں جن کي کمروں میں ھاتہ حمائل کئے لڑکیاں ھَوا میں اُڑ رھي تھیں۔ وہ لوگ جنھیں بسوں کا انتظار تھا جو اپني ذاتي سواري نہ رکھتے تھے ، بوکھلائے ھوئے ایك کونے میں کھڑے ھو گئے تھے۔

مجسّموں کي یہ نمائَش شھر میں کئي دِنوں تك چلتي رھي اور جب یہ سلسلہ ختم ھوگیا تو لوگوں نے کوئي اور تفریح ڈھونڈلي۔

ایك دن میں اپنے مکان سے نَکل کر سامنے والي گلي عُبور کر رھا تھا که ایك خستہ مکان کي چوکھٹ پر و ہ آدمي اُداس بیٹھا دکھائي دیا۔ مجھے ایسا لگا جیسے میں نے اُسے کھیں دیکھا ھے ، میں اُسے دیکہ کر ٹِھٹھك سا گیا۔

کیا تم وھي آدمي ھو جسے میں نے نمائِش ھال میں ایك زندہ مجسّمے کے روپ میں دیکھا تھا۔،، ,,

ھاں میں ھي وہ تیسرا مجسّمہ ھوں جسے آپ لوگ ٹھوکر لگاکر آگے بڑھ جاتے ھیں۔،، ,,

تم نے وہ نوکري کیوں چھوڑدي؟،، ,,

اِس لئے که مجہ سے کھیں بھتر وہ مجسّمے تھے جن کي نظروں کي چمك کو میں برداشت نہ کر سکا۔،، ,,

تمھیں کوئي دوسري نوکري چاھئے۔،، ,,

نهيں جناب ، نوكري سے جي اُچاٹ ہو گيا ہے۔،،   ,,

اس طرح بے كار رهو گے اور كوئي كام نه كرو گے تو تمهاري گهروالي كچه نه كهے گي ؟،،   ,,

گهر والي تو كب كے ميرا ساته چهوڑ چكي هے۔ اب تو قبر ميں اس كي هڈياں بهي سُرمه بن چكي هوں   ,,
گي۔،،

اپنے پُرانے تجربه سے فائده اُٹهاتے هوئے كوئي نيا راسته اختيار كيوں نهيں كرليتے؟،،   ,,

ميں اب پيٹ كے لئے تماشه بننا نهيں چاهتا۔ كسي وقت بهرے مجمع ميں مجهے بڑا چين نصيب هوتا   ,,
تها۔اپنے ارد گرد بے شمار لوگوں كو پا كر اور اپنے تعلق سے تعريفي كلمے سُن كر خوشي سے جُهوم اُٹهتا تها۔ ميں كسي سے كچه مانگنا بهي نهيں چاهتا تها كيوں كه دس بيس روپلّي دينے والا بهي مجه پر اپني دَهونس جمائے گا اور مجه سے كسي كي دهونس نهيں سهي جاتي۔،،

اس كي اِن باتوں كو سُن كر ميرے دل ميں اسے جو پانچ دس روپے دينے كي خواهش تهي وه جيسے مرگئي۔
ميں نے سوچا عجيب آدمي هے ، خوامخواه كنكوے كي طرح اكڑ رها هے۔ ايك دن ايسي هي بهكي باتيں كرتا هوا مرجائے گا۔

پهر پته نهيں كِس جذبه كے تحت ميں نے اپني جيب سے دس روپے كا نوٹ نكال كر اس كے هاته ميں تهماديا۔

اس نے اطمينان سے نوٹ كو اِدهر اُدهر پلٹ كر ديكها جيسے وه نوٹ جعلي هو ، پهر جب اسے پوري طرح اطمينان هوگيا كه جو دس كا نوٹ ميں نے ديا هے وه هر طرح سے اصلي هے تو اس نے بغير كسي شكريه كے اپني جيب ميں ركه ليا۔

پهلے تو مجهے اس كي اِس حركت پر غُصّه آگيا كه كم بخت نے اِمداد مِلنے پر بهي اپني زبان سے شكريه كے دو بول بهي نهيں نكالے۔ مگر اس نے مجه سے مدد بهي تو نهيں مانگي تهي پهر يه احسان كي بات ميرے ذهن سے كيوں اُبهر رهي هے؟ كهيں ايسا تو نهيں كه آدمي كسي كي مدد اسي لئے كرتا هے كه اس كي شان ميں چند توصيفي جُملے ادا كئے جائيں

ميں اس كے پاس سے جب گهر لَوٹا تو ميرا ذهن منتشر تها۔ پهر هُوا يوں كه مَيں نے اس محلّه سے نِكل كر دوسرے محلّه ميں رهائِش اختيار كرلي۔

چند دن تك و ه آدمي خواه مخواه ميرے ذهن پر چهايا رها ، پهر جب مصروفيت حد سے زياده بڑه گئي تو مجهے ياد بهي نهيں رها كه كوئي تيسرا مجسّمه بهي تها۔

ايك دن ميں اتفاق سے اسي محلّے سے گزر رها تها۔ پته نهيں اچانك اس كا خيال ميرے ذهن ميں كيوں آگيا۔ گلي پار كركے اس كي خيريت دريافت كر نا ميرے بس كي بات نهيں تهي۔ ويسے وه ميرا كوئي رشته دار بهي نه تها جس سے مِلنے كے لئے دِل بے چين هو۔ دل ميں كسي وقت همدردي كي ايك لهر سي اُٹهي تهي ، جس كے سبب ميں نے اس كي مدد كرنے كي ٹهان لي تهي۔ ليكن يه بهي اس لئے نه هو سكا كه وه بڑا بد تميز تها۔ ليكن ان تمام باتوں كے باوجود ميرے اُٹهنے والے هر قدم كا رُخ اس كے مكان كي طرف تها۔۔۔۔

دسمبر كا آخري هفته تها، گوميں گرم كوٹ پَهنے هوئے تها۔ مگر پهر بهي سردي كي چُبهتي هوئي لهروں كا احساس هورها تها۔ سردي كي لهر كي خبر ميں نے اخبار ميں پڑه ركهي تهي۔ اس لئے ميں جلد سے جلد اپنے گهر پهنچ جانا چاهتا تها۔ اب تيسرا مجسّمه ميري آنكهوں كے سامنے تها۔ وه اب كافي نحيف هوگيا تها۔ گال بهي پچك سے گئے تهے۔ اور آنكهوں كے گرد سياه حلقے صاف دكهائي دے رهے تهے۔ اُسے ديكه كر يكبارگي ميرے دل ميں رحم كا جذبه اُمڈ آيا۔

اس بے پناہ سردي میں بھي تم چوکھٹ پر بیٹھے ہو اندر جاکر آرام سے کیوں نہیں سوجاتے؟،، ,,

آرام ؟–– سُکھ ––– چَین –––بظاھر یہ الفاظ بڑے خوبصورت لگتے ھیں،، ––– وہ طنزیہ انداز میں بڑبڑایا۔ ,,

مگر تم اس طرح کب تك زندہ رھوگے؟،، ,,

وہ میرے اس سوال پر ھنس پڑا ، ایسي کھوکھلي ھنسي کہ مجھے اسے دیکھ کر مَتلي سي ھونے لگي۔ زندگي ,, سے تو میں نے کب کا رشتہ توڑلیا تھا۔ اور میں مربھي جاو ں تو کیا فرق پڑنے والا ھے لیکن جب تك سانس ھے میں زیر نہیں ھوں‌گا۔

ان تمام باتوں کے باوجود میں نے اس سے کہا: ,, ھوسکتاھے کہ تمھاري زندگي گزار نے کا ڈھنگ کچھ اور ھو لیکن سرِدست میں تمھیں مزید دس روپے سے زیادہ نہیں دے سکتا۔،،

میں آپ سے کچھ مانگ نہیں رھا ھوں ، آپ نے خواہ مخواہ یہ فکر اپنے اُوپر لادلي ھے،،۔ ,,

اِس جواب کو سُننے کے بعد جي تو یھي چاھتا تھا کہ اسے یُوں ھي مرتا ھُواچھوڑکر آگے بڑھ جاو ں۔ لیکن میں ایسا نہ کر سکا۔ میں نے بہ دِقت تمام جیب سے دس کا نوٹ نکالا اور اس کے ھاتھ میں تھمادیا۔ ا س نے لاپرواھي سے نوٹ اپني جیب میں‌رکھ لیا۔ نہ اُس نے شکریہ ادا کیا اور نہ جُھك کر سلام ھي۔

مجھے اس آدمي سے نفرت ھوگئي۔ میں جب اس کے پاس سے جانے لگا تو اس وقت بھي اس نے کچھ نہ کھا اور دوسري طرف مُنہ پھیر کر سوچنے لگا۔

میں مارے کوفت کے گھر لَوٹ آیا۔

کئي دِنوں بعد اسي محلے سے میرا گزر بھي ھُوا تو میں نے اس کي صورت تك دیکھنا گوارا نہیں کیا۔ یقینا اب وہ مرچکا ھوگا۔بڑا بدتمیز تھا وہ ––––– احسان فراموش کمینہ–––– سِفلہ –––––

میں دل ھي دل میں‌گالیاں دیتا رھا۔

پھر ایك دِن میں شھر کي مصروف شاھراہ سے گذر رھا تھا کہ ایك خوبصورت کار ایك دھچکے کے ساتھ آرُکي۔ وہ ایك ادھیڑ عُمر کے سیٹھ کے ساتھ موٹر سے اُتر رھا تھا۔ میں اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اس نے صاف سُتھرے قیمتي کپڑے پھن رکھے تھے۔ صحت بھي پھلے کي بہ نسبت کافي اچھي تھي، وہ ایك کپڑے کي دوکان میں داخل ھُوا۔

میں سڑك کے کنارے یُوں ھي کھڑا رھا۔ میں سوچنے لگا ، کھیں ایسا تو نہیں جسے میں تیسرا مجسّمہ سمجھ رھا ھوں وہ کوئي اور ھو۔ شاید مجھے پھچاننے میں بُھول ھوئي ھو۔ میں اسي تذبذُب کے عالم میں کھڑا رھا۔ ایك گھنٹہ یُوں ھي گذر گیا۔ لیکن اس نے دُوکان سے واپس آنے کا نام نہیں لیا۔ کارسڑك کے کنارے کھڑي ھوئي تھي۔پھر تھوڑي دیر بعدوہ بوڑھا سیٹھ جو کار خود ڈرائیو کر رھا تھا ، باھر واپس آیا اور موٹر کي سیٹ پر رکھا پیکٹ ھاتھ میں تھامے دوبارہ اُس دُوکان میں داخل ھوگیا۔

مجھے کوفت ھونے لگي۔ میرا قیمتي وقت خواہ مخواہ برباد ھو رھا تھا اور وہ کمبخت دوکان سے باھر نکلنے کا نام ھي نہ لے تا تھا۔ اب مجھے بھي ایك قِسم کي ضِدسي پیدا ھوگئي تھي۔ میں اب یہ سوچ ھي رھا تھا کہ خود دوکان میں داخل ھوکر اسے اچھي طرح پھچان لوں۔ وہ بوڑھے سیٹھ کیساتھ بڑے بڑے ڈگ بھرتا ھوا واپس آرھا تھا۔ میں دوکان کے نیچے اسي جگہ کھڑا تھا جھاں وہ مجھے بہ آساني دیکھ سکتا تھا اور میں اُسے۔

جُوں هي اس كي نگاه مجه پر پڑي   وه خلافِ توقع مجه سے بے ساختہ لپٹ گیا۔

جناب میں نے اِدھر آپ كي كافي تلاش كي   لیكن آپ سے ملاقات نہ ھوسكي كوئي اَتا پتہ بھي نہ تھا كہ میں   ,,
اِس سہارے آپ تك پہنچ سكتا۔ یہ میري خوش بختي ھے كہ آج آپ سے میري ملاقات ھوگئي۔،، یہ كھہ كر اس نے اپني
جیب سے دس دس روپے كے دو نوٹ نِكالے اور زبردستي میري جیب میں ٹھونستے ھوئے كھا:

اگر آپ كا یہ قرض میں نہ چُكا تا تو پتہ نہیں اِس خلش سے میرا كیا حال ھوتا ،،   ,,

یہ كھہ كر وہ كار میں بیٹھ گیا اور موٹر فرّاٹے بھرتي ھوئي آگے بڑھ گئي۔ مجھے یوُں لگا ، جیسے وہ نہیں
میں خود تیسرا مجسّمہ ھوں۔

*****

بهيتر بهيتر آگ

بات پكّي كرلي هے نا ؟،،   ,,

او ر نهيں تو كيا ، بس يُوں سمجهو   بات جب بنتي هوئي آتي هے تو نئے راستے خود ببخود کُھل جاتے   ,,
هيں-- كسے خبر تهي كه زندگي كي شاهراه پر مخالفت سمت چلنے والا ايك اجنبي يُوں آساني سے هتّهے چڑه جائے گا-،،

آپ بهي عجيب آدمي هيں   هتّهے چڑهنے كي بهي خوب كهي   اسے تو ايك خوبصورت تعليم يافته ذهين   ,,
لڑكي مِل رهي هے اور پهر اُونچا خاندان بهي هے-،، هاجره نے جوابا كها-

اُونچا خاندان --- خوبصورت اور ذهين لڑكي-،، فضامين اسد كا طنزيه قهقهه گونجا ايك لمحه كے لئے   ,,
هاجره سٹپٹا كر ره گئي- ليكن اس نے خواه مخواه بات كو آگے بڑهانا مناسب نهيں سمجها-

باهر طوفاني هوائيں سائيں سائيں كر رهي تهيں اور كهڑكي كے شيشے هَوا سے چُرمُرا رهے تهے-

يه كهڑكي تم نے كيوں كهول دي ؟،،   ,,

كهڑكي ميں نے نهيں كهولي   وه خود به خود هوا كے دباو سے كهُل گئي هے   شايد طوفان آنے والا   ,,
هے-،،

طوفان --- وه تو كبهي كا آچكا اب اِس گهر ميں اور كونسا طوفان آنے والا هے؟،،   ,,

ايسا كيوں سوچتے هيں آپ   دُنيا ميں كيا نهيں هوتا   جس چيز نے آپ كي رات كي نيند چهين لي هے -----   ,,
اب تو آپ اس ديوار كو بهي پهاند آئے هيں-،،

هر چور ديوار پهاندنے كے بعد يهي سمجهتا هے كه مالِ غنيمت اس كے هاته آگيا هے ليكن هميشه ايسا   ,,
نهيں هوتا-،،

آپ يُوں بد دل نه هوئيے- اِس بار كاميابي همارے قدم چُومے گي-،،   ,,

دهوكه اور فريب هماري كاميابي هے تو اس سے زياده كمينه پَن اور كيا هوسكتا هے ،،----   ,,

تو پهر آپ چاهتے كيا هيں؟ كب تك يه گهر خوشي كے شاديانوں كے لئے ترستا رهے گا ، كبهي آپ نے   ,,
سنجيدگي سے اِس پهلو پر بهي غور كيا هے- آپ همّت كا دامن هاته سے نه چهوڑيں- ميں سمجهتي هوں اگر يه لڑكا بهي
هاته سے چلا گيا تو مشكل هوجائے گي-،،

گو وه دونوں قريب بيٹهے ايك پيچيده مسئله كا حل دريافت كر رهے تهے   ليكن ايسا لگتا تها جيسے دونوں كے
درميان مِيلوںفاصله هو-

دفعتا غوث چائے كا ٹِرے لئے اندر داخل هوا-

تجهے كِس گدهے نے اس وقت چائے لانے كو كها تها؟،، اسد صاحب كي گرجدار آواز فضا ميں ارتعاش   ,,
پيدا كر گئي- غوث سهما سهما هاته ميں ٹِرے لئے اُلٹے پاو ں لَوٹنے لگا-

جانتا هے اِس وقت كيا بجا هے؟،،   ,,

يهي كوئي باره بجے هيں صاحب ،، ,,

رات كے باره بجے كون بے وقوف چائے پيئے گا۔،، ,,

كل اِسي وقت آپ هي نے پي تهي حضور ،، ,,

باتيں نه بنا ، بهاگ يهاں سے اُلو كا پٹها۔،، ,,

اس سے زياده مجبوري اور كيا هوسكتي هے هاجره كه هم غوث كو نكال باهر نهيں كر سكتے۔ وه دن بدن ,,
حدود سے باهر هوتا جارها هے مجهے يقين هے ، غوث كو بهي اِس واقعه كا عِلم هے۔،،

آپ خواه مخواه بات كا بُتنگڑ بناتے هيں ، بهلا غوث جيسے بے ضرر آدمي سے كوئي خدشه هوسكتا هے؟ ,,
،،

ميں تو هوا سے بهي ڈرنے لگا هوں۔،، ,,

آپ حوصله سے كام ليجئے۔ دُنيا ميں ايسي باتيں هوتي رهتي هيں۔،، ,,

باهر هوائيں تيزي سے چل رهي هيں۔۔ بادل گرج گرج كر برس رهے هيں۔

اب آپ سوجائيے۔،، هاجره نے نڈهال آواز ميں كيا۔ ,,

نيند كِس كم بخت كو آتي هے۔ ميں نے كئي راتيں كروٹيں بدلتے هوئے كاٹي هيں ميں سمجهتا هوں نيند كي ,,
نعمت مجه سے چهن چكي هے۔،،

يه باهر دبے دبے انداز ميں كون دروازه كهٹكٹا رها هے۔ مجهے يه آواز كچهه مانوس سي لگ رهي هے۔،،

يه آپ كا وهم هے ميں كهتي هوں آپ سوجائيے آپ كا دماغ مُنتشر هے۔،، ,,

اتني رات گئے بهلا كون آئے گا؟،، ,,

كيا فرزانه گهر آچكي هے؟،، ,,

آپ كيسي باتيں كر رهے هيں۔ فرزانه نے مُدّت سے باهر جانا چهوڑديا هے۔ وه تو اب اپنے كمرے سے ,,
بهي باهر نهيں نكلتي هے، يقين نه آئے تو خود چل كر ديكه ليجئے۔،،

يقين بهروسه اعتماد ۔۔ كتنے خوبصورت الفاظ هيں يه۔ اِن مقدّس الفاظ كي يُوں مِٹي پليد نه كرو۔،، ,,

پليز ، سوجائيے نا۔۔ كل پهر اِس سلسله ميں آپ سے بات هوگي۔،، هاجره نے پهر ايك بار محبّت ميںڈوب ,,
كر كها۔

كيا آسمان كے اُفق پر كل سُورج بهي نمودار هوگا۔۔ مگر سُورج تو روزهي طلوع هوتا هے۔۔ ليكن كبهي ,,
كبهي آسمان كے كلس پر صرف چُبهتي هوئيں شعاعيں هي ره جاتي هيں اور سورج مُنه چُهپائے نه جانے كهاں رُوپوش
هوجاتا هے۔

اب آپ ساجيئے نا پليز۔،، ,,

,, سوجاو ں --- کہاں --- کیسے --- کِس طرح --- دیکھو پھاٹك کے دروازے لرز رہے ھیں ، کوئي دروازہ کھٹکھٹا رہا ھے۔،،

,, یہ سَراسر آپ کا وھم ھے -- آپ ذھني خلفشار میں مُبتلا ھیں۔ خدا کے لئے آپ آرام کیجئے --- رات کافي جاچکي ھے۔،،

,, وہ دیکھو پھاٹك کے قریب کوئي کھڑا ھے۔ میں اس چلتے پھرتے سائے کو خوب جانتا ھوں۔ اس بدمعاش سے کھہ دو کہ وہ اس گھر سے اور کیا لینا چاھتا ھے ؟،،

,, پھاٹك کے پاس تو کوئي بھي نھیں ھے۔ ھاں مُلتاني صاحب کا کُتّا ضرور ھے کیا آپ کو کُتّے اور انسان میں فرق معلوم نھیں ھوتا؟،،

,, میں مُلتاني کو بھي جانتا ھوں اور اس کے کُتّے کو بھي۔،،

اچانك بغلي کمرے سے فرزانہ کي دبي دبي سِسکیوں کي آواز اُبھري : ,, میں قیدي نھیں ھوں بدچلن نھیں ھوں --- مجھے فریب دیا گیا--- وہ آئے گا ضرور آئے گا ،،---- چند بے ربَط جُملے ھَوا کے دوش پر اُڑنے لگے اور سارا گھر گونجنے لگا۔

,, اس نے شاید کوئي ڈراو نا خواب دیکھا ھے میں اب جاتي ھوں۔،، یہ کھہ کر ھاجرہ نیچے اُترآئي اور بستر پر گِرتے ھي نیند نے جیسے اس پر افسوں پُھونك دیا۔

صبح کي سُپیدي نمودار ھوچکي ھے۔ ھاجرہ اپنے کمرے میں نڈھال سي پڑي ھے گزرتے جاڑوں کي نرم اور ملائم دھوپ دریچوں کو پھلانگتي ھوئي آنگن میں رقص کناں ھے اسد صاحب کا بستر خالي پڑا ھے۔ ایش ٹرے میں سگریٹ کا ٹکڑ ا بھي تك جل رھاھے۔ ایسا معلوم ھوتا ھے وہ ابھي کھیں باھر گئے ھوں۔ دروازے کے قریب بھي سگریٹ کے کئي ٹکڑے پڑے ھیں۔ کمرے کي فضا میں گھُٹن ھے۔غوث کمرے کو جھاڑولگاتا ھُوا مُنہ میں بڑ بڑا رھا ھے۔ ,, دن بھر میں پتہ نھیں کتنے سگریٹ پُھونك دیتے ھیں صاحب ، پھر کریں‌گے بھي کیا فکر دُور ھو تو کیسے -- اچھا خاصا گھر اُجڑ کر رہ گیا --- صاحب کے ناشتے کي تو کسي کو فِکر ھي نھیں ھے،، --- غوث دل ھي دل میں کوفت اُٹھا تا ھُوا فرزانہ کے کمرے میں دبے پاو ں داخل ھُوا۔

,, بي بي جي صبح ھوچکي ھے۔،، اس نے بمشکل حلق سے آواز نکالي۔

اس نے دیکھا۔ ھاجرہ مسھري پر بال بکھرائے بے سُدھ سورھي ھے۔

سوتے میں عورت اتني اچھي کیوں لگتي ھے۔ اس کے دماغ میں ایك بیھُودہ سا سوال گونجا۔ لیکن ساتھ ھي دماغ کے کسي کونے سے ایك آواز آئي

,, ابھي تجھے آنگن صاف کرنے کے بعد برتن بھي مانجھنے ھیں‌مردُود۔،،

,, دُھت تیري کي ، یہ تو روز کي آفت ھے۔،،

غوث نے دیکھا۔ بي بي جي کے سلیوزلیس بلاو ز کے کنارے سے ان کي بغلیں جھانك رھي تھیں اور ساڑي بے ترتیب انداز سے گھٹنوں کے اُوپر تك چڑھ آئي تھي۔ اور اب وہ ھاجرہ کے کمرے میں آکر جیسے پچھتا رھا تھا۔ اس پچھتاوے میں ایك عجیب سي خوشي کا عنصر بھي شامل تھا۔ وہ کھڑا کھڑا ھاجرہ کي گوري گوري پنڈلیوں کو گھورتا رھا۔ بغلوں کے سُرمئي بالوں کودیکھ کر اس کے جِسم میں کپکپي سي پیدا ھوگئي۔ وہ کمرے سے پلٹ کر باھر آیا تاکہ وحشت دُور ھو۔ اس کا دِل بُري طرح کانپ رھا تھا۔

جب وہ پھلے اَس گھر میں آیا تھا تو اس نے اس قِسم کي کیفیت کبھي محسوس نھیں کي تھي ، لیکن اِدھر دو چار برس سے وہ اپني ذات میں ایك خاص قِسم کي تبدیلي محسوس کر رھا تھا اس کا جي خواہ مخواہ کسي لڑکي سے بات چیت کرنے کو چاھتا تھا۔ اس کے قُرب کي لذّت سے آشنا ھونا چاھتا تھا۔لیکن یہ جذبہ جھاڑو جھٹکا اور برتنوں کي صفائي میں یُوں دَب کر رہ گیا تھا، جیسے ڈیزل انجن کے نیچے کنکریٹ کبھي کبھي یہ جذبہ سَر اُٹھاتا بھي تو اسد صاحب کي گرجدار آواز اسے اس بات کا مفھُوم سمجھادیتي کہ وہ اس گھر میں دو ٹکے کا نوکر ھے۔

اس نے ناشتہ کب پکایا ... دن کب گذرا .... اُسے خیال ھي نہ آیا۔

رات کافي جاچکي تھي ، لیکن اسد صاحب ابھي گھر نھیں لوٹے تھے۔ ھاجرہ ان کے انتظار میں بے چیني سے ٹھل رھي تھي۔ فرزانہ کے کمرے کي لائٹ آف تھي۔ غالباً وہ روز کي طرح آج بھي جلدھي سوگئي تھي۔

غوث ممکن ھے تھوڑي دیر بعد صاحب آئیں، آھٹ پاتے ھي دروازہ کھول دینا اب مجھے نیند آرھي ھے ,, ، پتہ نھیں کھاں مرجاتے ھیں سمجھا یا نھیں بیوقوف ،،

ھاں سمجھ گیا بي بي جي۔،، ,,

کیا سمجھا خاك ذرا بستر کي چادر بدل دے۔ اور وہ چنبیلي کے پُھول سَرھانے رکھدے میرے سَر میں ,, شدید درد ھورھا ھے۔،،

تو پھر اناسین کي گولیاںکھالیجئے بي بي جي۔،، ,,

بیچ میں مت بول میں جو کھتي ھوں کان کھول کر سُن۔،، ,,

جب غوث نے ھاجرہ کے غُصّے کے پارے کو چڑھتے ھوئے محسوس کیا تو جَھٹ سے مسھري پر نئي دُھلي ھوئي چادر بچھادي اور سلیقے سے پُھول بکھیردیئے۔

جب وہ چادر بچھاکرکمرے سے جانے لگا تو ھاجرہ نے پوچھا: ,, جانتا ھے تجھے یھاں آکر کتنے برس ھوئے ھیں --- پورے پندرہ برس مگر پھر بھي تُو گھامڑ اور گاو دي ھي رھا کوئي کام سلیقے سے نھیں کرتا۔ پتہ نھیں آج کل تیرا دھیان کھاں رھتا ھے۔ چند دنوں سے محسوس کر رھي ھوں تجھ میں ایك عجیب سي تبدیلي آگئي ھے۔ پھلے تو مھینوں تاکید کے باوجود تجھے نھانا بھي بار لگتا تھا اب روز ھي پاني کا خُون کرنے لگ گیا ھے۔،،

آپ ھي نے تو صفائي کي تاکید کي تھي بي بي جي۔،، ,,

کي تو تھي مگر تُو روز چوروں کي طرح حمام میں بیٹھ کر اپني نیکر کیوں دھویا کرتا ھے؟،، ,,

نیکر اگر گندہ ھو بي بي جي ، آپ مجھے کان پکڑ کر باھر نہ کردیںگي؟،، ,,

ھاں ھاں یہ بھي ٹھیك ھے ، صفائي بے حد ضروري ھے ، گندگي سے مجھے نفرت ھے۔ اچھا اب جاکر ,, اپنے کمرے میں سوجا ، شاید صاحب آج رات نھیں آئیںگے۔،،

نھیں بي بي جي ، اگر میري آنکھ لگ گئي اور صاحب نے کھٹکھٹایا تو مجھ پر بے بھاو کي پڑے گي ، آپ ,, سوجایئے میں جاگتا رھوںگا۔،،

مگر مجھے بھي نیند نھیں آرھي ھے۔،، ,,

اِس سوال کا جواب غوث کے پاس نھیں تھا۔ وہ تو صرف اسد صاحب کي آمد کا منتظر تھا۔ ,,

کمرے میں سے اچانك هاجره کي آواز اُبهري۔

غوث جاگ رها هے نا،، ,,

هاں بي بي جي۔،، ,,

تهوڑي دير ميرا سَر دبادو پهرورانڈے ميں جاکر سوجانا۔ اب صاحب نهيں آئيں گے۔،، هاجره نے تحکمانه ,, لهجے ميں کها۔

هاجره کے کمرے ميں بيڈ ليمپ جَل رها تها۔بيڈليمپ کي دهيمي اور هلکي روشني ميں هاجره کا چهره بڑا هي پُر اسرار لگ رها تها۔

غوث کمرے ميں چُپکے سے يُوں داخل هوا جيسے وه چوري کرنے کا اراده رکهتا هو ابهي غوث نے هاجره کي پيشاني پر هاته رکها هي تها که باهر دروازه کهٹکهٹانے کي آواز آئي۔

بي بي جي شايد صاحب آگئے هيں، ميں ابهي پهاٹك کهول کر آتا هوں۔،، ,,

يه اسد صاحب نهيں هيں ، مُلتاني صاحب کا کُتا هوگا۔ عجيب خارشي کُتا هے رات هوتے هي پهاٹك سے ,, سَر ٹکراتا هے۔ايك دن سَر ٹکراکر يوں هي مرجائے گا۔ مگر اسے ايك هڈي بهي يهاں سے نهيں مِلے گي۔ اُونگه کيا رها هے ، سَر دباتا کيوں نهيں ،،

اوه توبه تيرے هاته کتنے غليظ هيں ، مردُود کهيں کا ۔۔ هاته تك صاف نهيں کرتا ، تيرے هاتهوں سے ,, پياز کي بوُ آرهي هے،جا هاته صاف کر کے آ۔ ٹيبل پر ليکمي سوپ دهرا هے۔،،

غوث نے جب ليکمي سوپ کي ٹِکيه اُٹهائي تو اُسے عجيب سي خوشبو آئي۔ وه صابن کو هاته ميں لئے بڑي دير تك سُونگهتارها۔ جيسے وه صابن کو نهيں کسي کنواري دوشيزه کے بدن کو سَونگه رها هو۔

جب وه هاته دهوکر هاجره کو کمرے ميں داخل هوا تو اُس نے ڈانٹتے هوئے کها : ,, کهيں پورا صابن تو ختم نهيں کرديا۔،،

نهيں بي بي جي ، ديکه ليجئے۔،، غوث نے صابن دکهاتے هوئے کها۔ ,,

سُن مجهے گندگي سے نفرت هے مجهے صاف سُتهرے لوگ پسند آتے هيں اگر کبهي ميں نے تجهے ,, گندے لباس ميں ديکها تو کان پکڑ کر گهر سے باهر کردوں گي۔،،

غوث آهسته آهسته هاجره کا سر دباتا رها۔ اس کا دِل بلّيوں اُچهل رها تها۔ سر دباتے هوئے اُسے يُوں لگ رها تها، جيسے کسي نے اُس کے گلے ميں پهانسي کا پهنده لگا ديا هو۔

غوث ۔۔۔ ايك سرد دبي هوئي آواز کمرے ميں گونجي۔ ,,

سچ سچ بتا تو روز صبح هوتے هي چوروں کي طرح نيکر هاته ميں تهامے حمام کي طرف کيوں جاتا ,, هے؟،،

کيا بتائيں بي بي جي۔،، اس کي آواز جيسے حلق ميں پهنس کر ره گئي۔ ,,

هاں ۔ کهه بهي تو۔،، ,,

بس بي بي جي - جي چاھتا ھے ھميشه نهائيں دھوئيں۔،، ,,

کل بھي نهائے گا نا؟،، ,,

نهانا ميرے هاته ميں تھوڑا ھي ھے بي بي جي، کيا پته کل نهانے کي نوبت ھي نه آئے۔،، ,,

پھر وھي بات ، جانتا نهيں ميں صفائي کو پسند کرتي ھوں۔،، ,,

غوث کے ناقِص دماغ ميں ھاجره کي کوئي بات سمجه ميں نه آئي۔

پھر دفعتاًباھر پھاٹك کي زنجير بجي : ,, غوث اے غوث ،،

يه اسد صاحب کي آواز تھي۔ جونهي ھاجره نے اسد صاحب کي آواز سُني اچانك بستر سے اُٹه بيٹھي اور باھر جاکر پھاٹك کي زنجير کھول دي۔

اسد صاحب کے چهرے پر وحشت برس رھي تھي۔ بال چهرے پر بکھر آئے تھے اور شيرواني کا دامن کئي جگه سے چاك چاك ھوگيا تھا اورهاتھوں پر کهيں گھري اور کهيں ھلکي خراشيں صاف دکھائي دے رھي تھيں۔

يه کيا حالت بنارکھي ھے، کيا کسي سے لڑ جھگڑ کر آئے ھو،،؟ ,,

بھلا اِس عمر اور ان حالات ميں کيا کسي سے جھگڑا کر سکوں گا۔ اُس کم بخت ملتاني کے کُتے نے اچانك ,, راستے ميں مجھے دبوچ لياميں نے لاکه کوشِش کي مگر اُس بيھوده کُتے نے ميرا پيچھا نه چھوڑا۔ جب سے ميں نے اُس پر لاٹھي چلائي ھے تب سے وه ميرا دُشمن ھوگيا ھے۔،،

پريشان نه ھوئيے معمولي سے زخم ھيں ، ميں ابھي آئيوڈين لے آتي ھوں۔،، يه کهه کر وه نيچے سے ,, آئيوڈين کي شيشي لے آئي اور زخموں پر آئيوڈين کا پھاھا رکه ديا۔

اسد کے مُنه سے ,سي، کي آواز نِکل گئي۔

تھوڑي سي تکليف بھي آپ برداشت نهيں کرسکتے۔،، ,,

ايك تکليف يا مُصيبت ھو تو آدمي برداشت کرے ارے ھاں ايك خاص بات ميں تمهيں کهنا ھي بُھول گيا۔آج ,, بازار ميں اچانك اشفاق سے ملاقات ھوگئي۔،، اسد نے اپني پھٹي ھوئي شيرواني کواُتارتے ھوئے کها۔

فرزانه کے تعلق سے کوئي بات بھي ھوئي۔،،ھاجره نے بے چيني سے پوچھا۔ ,,

بهت سي باتيں ھوئيں مگر شادي ھونے تك مجھے کوئي بھروسه نهيں۔ ميں نے صاف صاف اُسے بتا ديا ,, که محلّه ميں بعض شريف زادے ايسے بھي ھيں جنھيں اپني آنکه کا شهيتر تو نظر نهيں آتا ، مگر وه دوسروں کي آنکه کا تِنکا آساني سے ديکه ليتے ھيں۔ يه لوگ خواه مخواه ھميں بدنام کرنے کے لئے تمهارے کان بھريں‌گے ليکن تم ان کي پرواه نه کرنا يه ايکدم کمينے لوگ ھيں اور ھمارے دشمن بھي ،۔ اِس پر اشفاق نے کها ، ميں ايسے کچّے کان کا آدمي نهيں ھوںجو افواھوں کو صداقت سمجه لے۔ميں ايسے نِيچ لوگوں کو اپنے پاس بھي پھٹکنے نهيں ديتا۔ ميري شادي ھوگي تو فرزانه سے ھي ھوگي۔ مگر اس کے لئے کچه وقت چاھيئے،۔۔۔

۔۔۔,, جب اس نے مُهلت چاھي تو ميرا سانس پُھول کر ره گيا۔ مگر تھوڑي دير بعد ميري گھبراھٹ جاتي رھي ۔۔۔ بدايوں ميں اس کي کچه پراپرٹي کا جھگڑا ھے، اس سلسلے ميں اس نے بدايوں سے لَوٹنے کے بعد ھي شادي کا وعده کيا ھے۔ وه وھاں غالباً کوئي ايك ماه رھے گا۔ ايك ماه کوئي ايسي بڑي مُدّت بھي تو نهيں ھے۔،،

اگر اِس دوران وہ اپنا ارادہ بَدل دے تو،، ... ہاجرہ نے متفکرانہ انداز میں کہا۔ ,,

یہ تو وقت ھي بتلائے گا ، ھاں اُس نے یہ بھي کہا کہ جس کالج میں فرزانہ نے تعلیم پائي ھے، اُس نے ,,
وھیں سے گریجویشن کیا ھے۔ وہ فرزانہ کو جانتا ھے لیکن فرزانہ اُسے نہیں جانتي۔ سب سے بڑي بات یہ ھے کہ اُس کے ماں باپ نہیں ھیں۔ ورنہ کوئي باپ اپنے بیٹے کو ایسي لڑکي کے پلّے باندھنا نہیں چاھے گا۔،،

بس رہنے بھي دیجئے اپني تقریر،، ,,

کیا ناراض ھوگئي ھو؟،، یہ کہہ کر اسد صاحب اپنے کمرے کي طرف بڑھے جب ان کي نگاھیں ,,
مسھري پر پھیلے ھوئے چنبیلي کے پُھولوں پر گئیں تو وہ معني خیز انداز میں مُسکرائے اور دیر تک پیارسے ھاجرہ کے گورے گورے رُخساروں پر اپني اُنگلیاں پھیرتے رھے۔ پھر کچھ بَن نہ پڑا تو چُپکے سے اپنے کمرے میں جاکر سوگئے۔

پھر ایك شام اسد صاحب بازار سے گھر لوٹ رھے تھے کہ اُنھیں اچانك سامنے سے ملتاني آتا ھوا دکھائي دیاوہ اس کي صورت تك دیکھنے کے روادار نہیں تھے۔ لیکن وہ سامنے اِس انداز سے آکر کھڑا ھوگیا تھا جیسے وہ انھیں خواہ مخواہ چھیڑنا چاھتا ھو۔ اس وقت اس کے چھرے پر ایك عجیب قِسم کي مسکراھٹ رقصاں تھي ، ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئي خوشخبري سُنانے کے ساتھ ھي ان کے سینے میں زھر آلُود خنجر گھونپ دینا چاھتا ھو، اسد صاحب کي سمجہ میں کچھ بھي نہ آیا۔ وہ پھٹي پھٹي حیران کُن نگاھوں سے مُلتاني کے چھرے کو دیکھتے رھے۔ ایك لمحہ کے لئے انھیں گمان گذرا کہ اس میں اس کي کھیں کوئي خاص چال تو نہیں ھے۔ وہ مُلتاني کو برس ھا برس سے جانتے تھے۔ مُلتاني ھي وہ پھلا آدمي تھا جس نے فرزانہ اور اطھر کے اسکینڈل کو ھَوادي تھي۔ محلہ کا کوئي ایسا آدمي نہیں تھاجس نے فرزانہ کي بُرائي نہ کي ھو۔ حالانکہ پڑوسي اور دوست ھونے کے ناطے وہ اخلاقاً چُپ بھي رہ سکتا تھا لیکن اس کي زبان قینچي کي طرح چلا کرتي تھي۔

یھي وہ باتیں تھیں جس نے اسد اور مُلتاني کے درمیان نفرت کي ایك دیوار کھڑي کردي تھي اور آج مُلتاني سینہ تانے اس دیوار کو ڈھادینے پر تُلا ھوا نظر آتا تھا۔

غصّہ تُھوك دیجئے اسد صاحب۔دشمني اور نفرت نے کسي کو کیا دیاھے۔ میں اپنے کئے پر سخت نادم ,,
ھوں۔میں نے آپ کے ساتہ جو کمینگي کي ھے وہ یقیناً ناقابل معافي ھے۔ جب تك مجھے آپ معاف نہ کردیں گے مجھے چَین نصیب نہ ھوگا۔یُوں سمجہ لیجئے مُلتاني نے آج نیا جَنم لیا ھے۔وہ اس وقت آپ کے سامنے دشمن کے بھیس میں نہیں دوست کے رُوپ میں کھڑا ھے۔ آپ چاھیں تو اُسے گلے لگا لیجئے یا دُھتکار دیجئے۔،، یہ کھہ کر وہ سَر جُھکائے یُوں کھڑا ھوگیا جیسے بادشاہ کے حضور میں کوئي خادم ؛ اسد کو یقین نہیں آرھا تھا کہ مُلتاني اتنا گھگھیا بھي سکتا ھے۔ اچانك ایك بھت بڑے دشمن نے آپ ھي آپ گھٹنے ٹیك دیئے ھیں۔ اپني برتري اسي میں ھے کہ اسے معاف کردیا جائے۔ اگر اس وقت مُلتاني کو دُھتکار دیا جائے گا تو وہ ضرور اپني اس تضحیك کا بدلہ لے گا۔ اسد کے اندر کے انسان نے جیسے گھرائیوں میں سے کہا۔ لیکن عقل نے اِس استدلال کو صاف ٹھکرا دیا۔

مُلتاني ایك سازشي اور بدمعاش آدمي ھے ، اگر پچھلي باتوں کو بُھول کر اُسے گلے لگا لیا جائے تو وہ ,,
گلے کا ھار ھوجائے گا۔آھستہ آھستہ پھر وہ اپنے پَیر ٹِکالے گا۔ اس کا گھر میں آنا جانا زیادہ ھوجائے گا ، اور ایك نئي مصیبت کھڑي ھو جائے گي۔ ،،

بھتر یھي ھے کہ اسے معاف نہ کیا جائے ، خواہ اس کے نتائج آئندہ کچھ ھي کیوں نہ ھوں۔،،

ملتاني ابھي تك اسد کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔ اس کي پلکوں پر آنسوو ں کے چند قطرے کانپ رھے تھے۔ اسد نے عزم و ارادے کے بند کو تھامنے کي بھت کوشش کي لیکن دل آخر پسیج گیا اور انھوں نے آگے بڑھ کر اُسے گلے لگا لیا۔ آناً فا ناً ملتاني سڑك سے یوں غائب ھوگیا جیسے اسے متاع عزیز مل گئي ھو۔

جب وہ چلاگیا تو اسد کو احساس ہوا کہ اُسے روک کر اپنے گھر لے جانا چاھئیے تھا۔ بھر حال یہ واقعہ کچھ اس تیزي سے ہوا کہ ان کي سمجھ میں کچھ نہ آیا۔

وہ راستہ بھر ملتاني کے متعلق سوچتے رھے۔ان کے ذھن کے پردے پر ماضي کے کئي واقعات ایك ایك کر کے اُبھر نے لگے۔

دس برس پھلے جب اسد نے حیدرآباد کے خرابے میں پھلي مرتبہ قدم رکھا تھا تو اس وقت انھیں جاننے والا کوئي نہ تھا۔ابتدا میں تو وہ حسیني لاج میں رھے۔ مگر فیملي کے ساتہ انھیں لاج میں رھنا پسند نھیں تھا۔ انھیں مکان کي شدید ضرورت تھي۔ مگر مکان کا مِلنا دشوار تھا۔ایسے میں ملتاني فرشتے کي طرح ان سے آمِلا تھا۔

,, آپ کوئي فکر نہ کریں میں کل ھي آپ کو مکان دلوادوں‌گا۔ کرایہ بھي سو کے اندر ھوگا۔ میں بھي جب پھلے پھل یھاں آیا تھا تو مجھے بھي ایسي ھي پریشاني ھوئي تھي۔،،

,, انسان انسان کے کام نہ آئے تو بھلا اور کون آئے گا؟،،

اس کے بات کرنے کے انداز میں بڑي ھي نرمي اور شائستگي تھي۔ ایسا لگتا تھا جیسے شرافت اسي پر آکے ختم ھوگئي ھو۔گھر دلوانے سے لے کر سامان جمانے تك اس نے ھر طرح سے اسد کي مدد کي۔ وہ بار بار یھي کھتا تھا کہ اگر کسي چیز کي ضرورت ھو تو آپ مجھے آواز دیجئے۔ اس کا گھر اسد کے مکان سے لگا ھوا تھا۔ وہ شام کا بیشتر حصّہ اس کے ھاں گذارتا تھا۔ اتفاق سے کبھي وہ نہ آئے تو اسد خود اس کے گھر چلے جایا کرتا تھا اُسے یاد ھے اس نے پھلي بار اپني بیگم سے ملاتے ھوئے مجہ سے کھا تھا۔

اسد صاحب یہ جمیلہ ھے ، جو میري ویران زندگي میں بھار بن کر آئي ھے ورنہ اِس بھرے پُرے گھر میں میں تنھا رھتے رھتے بیمار سا ھو چلا تھا۔ ،، وہ واقعي بھار میں کھلنے والے ایك شگفتہ پھول کي طرح لگ رھي تھي۔

بعد میں اسے پتہ چلا کہ جمیلہ ملتاني کي بیوي نھیں بلکہ داشتہ ھے۔

,, بھابي کوئي کام ھو تو کھئیے ، فرزانہ کے لئے کوئي ٹیوٹر کا انتظام کیا بھي یا نھیں۔،،

,, یہ کریپ کي گرین ساري آپ کے جسم پر بڑي بھلي معلوم ھورھي ھے۔،،

,, میں بھي جمیلہ کے لئے ایسي ھي ساري خریدلاو ں‌گا۔ بھابي کپڑوں کے سلیکشن میں آپ کا جواب نھیں۔ بھئي واہ کیا combination ھے۔،،

پھر جب وہ کھانا کھانے بیٹہ جاتا توایك ایك نوالہ پر ھاجرہ کے پکوان کي تعریف میں زمین وآسمان کے قلابے مِلایا کرتا تھا۔

وہ آھستہ آھستہ گھر پر چھانے لگا۔ اس کي شخصیت میں کچھ ایسي گھرائي تھي کہ ھر شخص اس کي ھاں میں ھاں ملانے میں خوشي محسوس کرتا تھا۔ وہ دراصل انسان کي نفسیات کا کچھ اِتنا ماھر تھا کہ اسے کھاں اور کس جگہ کیسي بات کرنا چاھئے وہ اس گر سے واقف تھا۔ عورتوں کي نفسیات کو تو وہ جیسے پي گیا تھا۔ پھر اس کے بات کرنے کا انداز اِتنا دِل نشین ھوتا تھا کہ آدمي اس سے کبھي بور ھونے نھیں پاتا۔

اُس کا اونچا پورا قد ، بڑي بڑي نڈھال سي خوبصورت آنکھیں۔ سیاہ گھنگریا لے بال ، سُرخ و سفید رنگ سے بھي وہ بڑا بانکا سا لگتا تھا۔ تیس سے اوپر تو یقیني اس کي عمر تھي۔

اسد صاحب راستہ چلتے چلتے جب ایك راہ گیر سے ٹکرائے تو اُنھیں احساس ھوا کہ وہ بے مقصد کافي دور نکل آئے ھیں۔ انھیں تو L.I.C کے آفس جانا تھا تاکہ بیمہ کي رقم کي تاریخ معلوم کر سکیں، بیس ھزار کي رقم کوئي معمولي رقم تو نھیں جس کے لئے آدمي کوشاں نہ رھے۔ اب وہ حمایت نگر کے چوراھے پر کھڑے سوچ رھے تھے۔ اُنھیں تو

لیکن یکے بعد دیگرے ان کے دماغ میں پھر ایك بار پچھلے واقعات آتے رھے ھاجرہ کے ساتھ ملتاني کیرم کھیل رھا ھے۔ وہ ھاجرہ سے کھہ رھا ھے۔

بھابي ، آپ میں اور فرزانہ میں اتني مشابھت ھے کہ کوئي اجنبي دیکھ لے تو یھي سمجھے گا کہ آپ فرزانہ ,, کي بڑي بھن ھیں --- بھابي یہ مٹھائي میں نے بطور خاص شاھي حلوائي سے آپ کے لئے منگوائي ھے،،---

--- ,, یہ کانجي ورم کي ساري میں نے جمیلہ کے لئے خریدي ھے اور یہ رھي آپ کي ساري۔ یہ بلاو ز کا پیس ویسے مجھے جچا تو نھیں ، تاھم میں نے خریدلیا ھے، آپ کو اگر ٹھیك معلوم ھو تو رکھ لیجئے۔،، ھاجرہ نھیں نھیں کھتے ھوئے اسے خوشي خوشي قبول کر رھي ھے۔

وہ سب کچھ دیکھ رھا ھے--- اُسے احساس ھورھا ھے کہ اس گھر کي ایك ایك چیز پر ملتاني کي شخصیت اثر انداز ھورھي ھے۔ ھاجرہ کو اس سے پیار ضرور ھے لیکن اس کا سارا دھیان ملتاني کي طرف ھے۔

آج ملتاني صاحب نھیں آئے تو گھر کیسا سونا سونا لگ رھا ھے۔ آج دم کے کباب بنانے چاھئیں۔،، ملتاني ,, صاحب کھہ گئے ھیں۔

ملتاني صاحب نے فرزانہ کے لئے ایك نیا ٹیوٹر مقرر کردیا ھے۔ وہ خوبصورت نوجوان روز گھر آرھا ھے۔ وہ جب بھي گھر آتا ھے تو سینٹ سے سارا گھر مھك اُٹھتا ھے، وہ کبھي ٹوئیڈ کا بڑھیا سُوٹ پھنے ھوئے آتا ھے تو کبھي پھولوں والاشوخ بُش شرٹ اس کے لباس کي شوخي سے اندازہ ھوتا تھا کہ وہ پڑھانے میں کم اور باتوں میں زیادہ دلچسپي لیتا ھے۔ وہ فرزانہ کے رُوم میں بیٹھا رھتا ھے۔

وہ اس ٹیوٹر کو نکال کر کوئي دوسرے ٹیوٹر کا انتخاب کرنا چاھتا ھے ۔ لیکن ھاجرہ کو یہ ٹیوٹر ھر لحاظ سے پسند ھے۔کیونکہ ٹیوٹر کا انتخاب ملتاني نے کیا ھے۔

وہ ملتاني سے کھہ رھا ھے: ,, بھئي کوئي دوسرا ٹیوٹر کیوں نھیں ڈھونڈلاتے؟،،

یہ لباس سے ٹیوٹر سے کھیں زیادہ فلم ایکٹر معلوم دیتا ھے۔،، ,,

ملتاني جواباً ھنستا ھوا کھہ رھا ھے۔

,, میں اطھر سے واقف ھوں۔ بڑا ذھین لڑکا ھے۔ ایم ۔ اے میں Distinction لیا ھے اور چال چلن کابھي اچھا ھے۔ آپ فکر نہ کیجئے۔،،

بات آئي گئي ھوجاتي ھے۔ پھر ایك دن اچانك اطھر غائب ھوجاتا ھے۔ فرزانہ کچھ دن کالج جاتي ھے اور پھر گھر بیٹھ جاتي ھے۔ وہ دن بہ دن ایك نامعلوم سي خلش میں گرفتار نظر آتي ھے۔ اس کے چھرے کي شادابي آھستہ آھستہ ختم ھوئي جارھي ھے۔

رات کے سنّاٹے میں کبھي کبھي اس کي سسکیوں کي آواز سُنائي دیتي ھے۔ کبھي کبھي وہ نیند میں بڑبڑاتي ھے۔ میں خود کشي کرلوں‌گي۔ میں زندہ رھنا نھیں چاھتي۔

ملتاني کے بیان کے مطابق اطھر چار سال کے لئے لندن چلاگیا ھے۔ اُسے وھاں فیلو شَپ ملا ھے۔ وہ چار سال بعد پھر ھندوستان لوٹے گا۔

جمیلہ عرصہ دراز کے بعد پھر ملتاني کے پاس آگئي ھے۔ اب ملتاني کا وقت دو حِصّوں میں بٹ چکا ھے۔ کبھي وہ جمیلہ کے ساتھ گھومتا ھے اور کبھي اپنا وقت اُس کے ھاں گزارتا ھے۔

پھر وہ بھیانك منظر بھي پھٹي پھٹي آنکھوں سے دیکھ رھا ھے۔ فرزانہ وامٹنگ کر رھي ھے اور ساتھ ساتھ سِسکیاں بھي بھر رھي ھے۔ وہ ھاجرہ کے ساتھ لیڈي ڈاکٹر کے پاس اُسے لے جارھا ھے۔ ھاجرہ چُپ ھے۔ جیسے اسے سانپ سونگھ گیا ھو۔

فرزانہ کے چھرے پر زردي کھنڈي ھوئي ھے۔ لیڈي ڈاکٹر کھہ رھي ھے یہ تو پرگننسي کي علامت ھے۔ اس کے ساتھ ھي محسوس ھورھا ھے جیسے اس کا دماغ اب پھٹ جائے گا اور وہ پاگل ھوکر چیخ مارے گا۔ یہ میري اولاد نھیں ھے۔ یہ تو کوئي اور ھے۔

ھاجرہ تنھائي میں لیڈي ڈاکٹر سے کچھ باتیں کر رھي ھے۔ لیکن وہ جواباً مسلسل انکار میں سر ھلا رھي ھے۔ وہ فرزانہ کو لئے مختلف ڈاکٹروں کے گھر چکّر لگارھا ھے۔

آخر کار اطھر کے دیئے ھوئے کھلونے کا گلا گھونٹ دیا گیا ھے۔ فرزانہ کي صحت کافي تباہ ھوچکي ھے۔ وہ کچھ اتني کمزور اور نحیف ھوگئي ھے کہ اسے دیکھتے ھي گلا گھونٹنے کي بجائے رحم کھانے کو جي چاھتا ھے۔

ملتاني ھر چیز سے واقف ھے۔ وہ کبھي ھاجرہ کو دلاسا دے رھا ھے تو کبھي فرزانہ کو مغموم پاکر اُس کا دِل بھلا رھا ھے۔

ھاجرہ ، ملتاني سے کھہ رھي ھے۔ فرزانہ نے ھمیں کھیں کا نھیں رکھا۔ھماري ناك کٹ کر رہ گئي ھے۔

صبر و تحمل سے کام لیجئے بھابي ، بھول آدمي ھي سے ھوتي ھے۔ پھر جواني اور محبت میں آدمي کیا ,, نھیں کرتا۔،،

ملتاني کے دلاسوں اور اس کي باتوں کو وہ سُن رھا ھے۔ ملتاني کے چلے جانے کے بعد وہ ھاجرہ سے کھہ رھا ھے : ,, ملتاني ایك لوفر اور بدمعاش قسم کا آدمي ھے ، میں نھیں چاھتا کہ وہ کل سے یھاں آئے۔،،

یہ آپ مجھ سے کیوں کھہ رھے ھیں ۔ آپ خود بھي تو اسے یھاں آنے سے منع کرسکتے ھیں۔،، ,,

مگراس نے ھمارے ساتھ ایسا کیا بُرا سلوك کیا ھے۔،، ,,

اس نے اچھا سلوك یھي کیا ھے نا کہ ایك بدمعاش کو ٹیوٹر کے رُوپ میں ھمارے گھر تعریفوں کے پُل ,, باندھ کر لے آیا۔،،

اس میں اس بیچارے ملتاني کا کیا دوش ؟،، ,,

اُس بدمعاش کو بیچارہ کھتے ھوئے تمھیں شرم نھیں آتي ؟،، ,,

ھاجرہ رو رھي ھے --- احتجاج کر رھي ھے کہ وہ آئندہ اس سے تمیز سے بات کرے ورنہ اس کے نتائج ,, ٹھیك نھیں ھوں‌گے۔ وہ اسے ایك طرح سے دھمکي دے رھي ھے۔ اسے اپنے گھر کي دیواریں گرتي ھوئي نظر آرھي ھیں ۔ ایسے میں اچانك ملتاني داخل ھوتا ھے۔ اس کے سر پر غُصّہ کا بھوت سوار ھے اور سامنے ھاجرہ مغموم کھڑي ھے۔ اس کي پلکیں آنسوو ں سے بھیگي ھوئي ھیں۔

وہ پوچھ رہا ھے: کیا ھوا بھابي، یہ آپ کي آنکھ میں آنسو کیسے؟،،

آخر آپ بھابي کو آئے دن کیوں رلاتے ھیں؟،، ,,

وہ غُصہ کي آگ میں سلگتا ھوا ملتاني سے کھہ رہا ھے۔

ابے وہ بھابي کے خیر خواہ ، یہاں سے چلا جا، ورنہ بُرا ھوگا۔،، ,,

ملتاني غیض و غضب کے عالم میں اُلٹے پاو ں واپس جاتا ھے۔

پھر اسد کے سامنے ایك ٹیکسي کھڑي تھي اور خاکي وردي پھنا ھوا نوجوان ڈرائیور غُصّے سے کھہ رہا تھا:

کیا مرنے کا ارادہ ھے بابو جي ۔۔ یہ سڑك ھے ، آپ کا گھر نھیں۔،، ,,

اسد صاحب نے یکبارگي چونك کر اپنے جسم کو جھٹکا ، جیسے ابھي ابھي خواب سے بیدار ھوئے ھوں۔

شام کو جب وہ گھر لوٹے تو اُن کاجسم پھوڑے کي مانند دُکھ رہا تھا۔ ھاجرہ باورچي خانے میں بیٹھي چائے بنا رھي تھي۔ اور فرزانہ نل کے قریب بیٹھي چائے کي پیالیاں دھورھي تھي۔ شاید غوث کھیں چلا گیا تھا۔

مُدتوں بعد آج میں ماں بیٹي کو بیك وقت کام کرتے دیکھ رہا ھوں ۔ خیر تو ھے۔ غوث کھاں مرگیا ھے۔،، ,,
اسد نے برآمدے میں آکر کھا۔

غوث کو میں نے نکال دیا ھے۔ وہ بدمعاش بدتمیزي پر اُتر آیا تھا۔،، ,,

اب دوسرا نوکر یہاں کھاں ملے گا ،، ,,

جیب میں پیسے ھوں تو ایك نھیں ھزار نوکر ملتے ھیں۔،، ,,

تھوڑي دیر بعد فرزانہ جب چائے کي ٹرے تھامے ڈرائنگ روم میں داخل ھوئي تو اسد نے پیار میں ڈوب ,,
کر کھا:بیٹي تم اتني مغموم کیوں رھتي ھو؟ کبھي کبھار سیر و تفریح کے لئے باھر چلي جایا کرو۔ اگر یوں بند کمرے میں پڑي رھوگي تو ایك دن سخت بیمار ھوجاو گي۔،،

مدتوں بعد باپ کي زبان سے ھمدردي کے دو بول سُن کر فرزانہ جیسے باو لي سي ھوکر رہ گئي۔ اور اس کي آنکھوں سے جھر جھر آنسو بھہ نکلے۔ شاید وہ ضبط نہ کرسکي۔

ارے تم تو رورھي ھو، پگلي کھیں کي ، لو چائے پیو۔،، ,,

ھاجرہ وھاں چولھے کے پاس کیا کر رھي ھو، تمھاري چائے یہاں ٹھنڈي ھورھي ھے۔،، ,,

ارے فرزانہ ، تم رو کیوں رھي ھو۔،، ھاجرہ نے ڈرائنگ روم میں داخل ھوتے ھوئے کھا: ,, کیا انھوں ,,
نے تم سے کچھ کھا ھے؟،،

نھیں امّي ، ایسي کوئي بات نھیں۔ بس جي بھر آیا اور آنسو نکل پڑے۔،، ,,

اچھا اپنے کمرے میں جاکر آرام کرو۔،، ,,

فرزانہ جب اپنے کمرے میںچلي گئي تو ھاجرہ نے اسد صاحب سے پوچھا۔

اشفاق بدایوں سے کب لوٹ رہا ھے ، کھیں ایسا تو نھیں که وہ اپنے وعدہ سے پھر گیا ھے۔،، ,,

کچه کھا نھیں جا سکتا۔ دیکھو زندگي کیا کچه کر دکھاتي ھے۔ارے ھاں ، ھاجرہ میں ایك اھم بات تم سے ,,
کھنا ھي بھول گیا۔ آج ملتاني نے مجه سے صلح کرلي۔ مجه سے معافي چاھي اور اپنے کئے پر رونے لگا۔ میرا دل پسیج گیا اور میں نے اُسے معاف کردیا۔ یه کھه کر اسد نے ھاجرہ کے چھرہ کي طرف دیکھا۔ لیکن ھاجرہ نے یه خبر ایسے سني جیسے کوئي خاص بات ھي نه ھوئي ھو۔ اس کا چھرہ ردّ عمل سے خالي تھا۔

اب دیکھنا یه ھے که وہ آئندہ کیا گل کھلاتا ھے۔،، اسد نے اپني بات آگے بڑھائي۔ ,,

ھاجرہ اب بھي چُپ تھي۔ جیسے اس تعلق سے وہ کچه بھي سننا نه چاھتي ھو۔

پھر اچانك باھر سے کسي نے دستك دي۔ اسد نے کھڑکي میں سے جھانك کر دیکھا ملتاني سرمئي رنگ کانیا بش شرٹ اور گِرے کلر کا پینٹ پھنے کھڑے تھا۔۔۔ اس کے ھونٹوں میں سگار دبا ھوا تھا۔

اسے اندر بلایا جائے یا اس سے باھر ھي ملاقات کي جائے۔ اسد کے کسي نتیجه پر پھنچنے سے پھلے ملتاني سگار کو پیروں تلے دبا تا ھوا آگے بڑھ گیا۔

دوسرے دن صبح جب اسد نے ملتاني کے گھر پر دستك دي تو وہ انھیں دور ھي سے دیکه کر دوڑا دوڑا آیا۔

اسد صاحب آئیے تشریف لائیے۔ میں آپ کي کیا خاطر کر سکتا ھوں۔،، یه کھه کر اس نے اپنے نوکر کو ,,
آواز دي اور آواز کے ساته ھي سفید شرٹ اور نیکر پھنا ھوا ملازم ,, ھاں صاحب ،، کھتا ھوا داخل ھوا۔

دیکه کچه اچھے سے بسکٹ اور چائے فوري لے آنا۔،، ,,

ابھي آیا صاحب۔،، کھه کر نوکر چلا گیا۔ ,,

اب اسد صاحب کے سامنے چائے کا ٹرے تھا اور ھمه قسم کے قیمتي بسکٹ ملتاني نے چائے کا پیاله اسد صاحب کي طرف بڑھاتے ھوئے کھا: ,, کل میں نے جاتے ھوئے آپ کے گھر آواز دي تھي۔ شاید آپ اور بھابي گھر پر نھیں تھے ، اس لئے کسي نے جواب نھیں دیا۔،،

ھاں میں کل کافي رات گئے گھر لوٹا۔،، ,,

بھابي اور فرزانه تو ٹھیك ھیں نا۔،، ,,

ھاں سبھي ٹھیك ٹھاك ھیں۔،، ,,

ارے آپ تو بسکٹ لے ھي نھیں رھے ھیں۔ ،، ملتاني نے بسکٹ کي پلیٹ اسد کے آگے بڑھاتے ھوئے کھا۔

ھاں اسد میں بھول جاو ں گا۔ کل میں بدایوں جارھا ھوں۔ اشفاق سے مل کر شادي کي تاریخ بھي طے ,,
کرلوں گا۔ نیك کام میں دیر نھیں ھوني چاھیئے۔ بھتر تو یھي ھے که آپ بھي میرے ساته چلیں۔،، ملتاني نے اصرار کیا۔

ویسے میں چلتا لیکن رشتے کے ناطے میرا بدایوں جاکر خاص اس سے ملنا ٹھیك نھیں لگتا۔ اب تم ,,
جارھے ھو ، یھي بھت ھے۔،،

کیا سوچ رھے ھو ملتاني ؟،، یه اسد کي آواز تھي۔ ,,

ملتاني کا ذهن کهيں اور تها۔ اُس نے چوکتے هوئے کها۔

کچه کها آپ نے مجه سے؟،، ,,

يهي که تم اچانك کس گهري سوچ ميں ڈوب گئے هو۔،، ,,

نهيں نهيں ، ايسي کوئي خاص بات نهيں۔ سوچ رها تها که گجردم کس طرح ٹرين کيچ کر سکوں‌گا۔ سحر خيز تو هوں نهيں۔،، ,,

صبح کي بجائے شام کو چلے جانا۔،، ,,

شام کي ٹرين کا تو ميرے ذهن ميں خيال هي نهيں رها۔،، يه کهه کر وه آپ هي آپ اپني بے وقوفي پر هنسنے لگا۔ ,,

جميله آجکل کهاں هے، بهت دنوں سے اسے ميں نے ديکها نهيں۔،، ,,

محترمه کو لانے هي کے لئے بدايوں جارها هوں۔ تنها رهتے رهتے طبيعت اوب چکي هے۔،، ,,

تو اب مجهے اجازت هے۔،، اسد نے کهڑے هوتے هوئے کها۔ ,,

ميں نے آپ کا کافي وقت ليا۔،، ,,

کافي دنوں بعد ملنے کي وجه سے ملتاني قدم قدم پر تکلف برت رها تها۔ مگر اسد کے ملنے کے انداز ميں يه بات نه تهي۔

دوسرے دن شام کو اسد نے ديکها که ملتاني کے گهر کے سامنے ٹيکسي کهڑي هوئي هے اور ملازم موٹر کي ڈکي ميں سامان رکه رها هے۔

يه آپ کهڑکي سے لگے باهر کيا ديکه رهے هيں؟،، هاجره نے پيچهے سے آوازدي۔ ,,

ملتاني بدايوں جارها هے وه وهاں اشفاق سے بهي ملے گا۔،، ,,

مگر اسد کو جواب سننے کي نوبت هي نه آئي۔ اس نے پلٹ کر پيچهے ديکها۔هاجره جاچکي تهي۔

بهي جانا L. I. C صبح اسد نے گهر سے نکل کر کچه شاپنگ کي۔ پهر انهيں اچانك خيال آيا که انهيں آج هے۔چوراهے پر دو رکشائيں خالي کهڑي تهيں۔ اور رکشه والے آپس ميں بيٹهے دهول دهپّا کر رهے تهے۔ جونهي ان لوگوں نے اسد کو قريب آتے ديکها، ان کي طرف دوڑ پڑے۔ ان ميں سے ايك نے کها:

بلڈنگ۔،، L. I. C آئيے صاحب ,,

جانا هے۔L. I. Cاسد کو حيرت هوئي که رکشه والے نے کس طرح پهچان ليا که اسے

پهر رکشه تيزي سے سڑك پر چل رهي تهي۔ رکشه والے نے گلے ميں ريشمي رومال بانده رکها تها اور اس کي آنکهوں پر سستے قسم کا چشمه چڑها هوا تها۔ چوراها پار کرتے هي ايك لمحه کے لئے اس نے رکشه روکي۔ ماچس سے چار مينار سگريٹ جلائي اور پهر رکشه چلانے لگا۔

اسد کو رکشه والے کي یه حرکت بڑي ناگوار گزري۔ پھر اس نے سگریٹ کا ایك لمبا کش لے کر اسد صاحب سے پوچھا:

کیا صاحب فرزانه بي بي نے کالج جانا بند کر دیا ھے؟،، ,,

تمھیں ان باتوں سے کیا مطلب۔بکواس نه کرو۔ رکشه چلاو ۔،، ,,

ٹھیك ھے صاحب ،، رکشه والے نے سنبھل کر کھا۔ ,,

L. I. C کي خوبصورت عمارت کے قریب پھنچ کر اس نے رکشه روك دي۔ اسد نے اس کے ھاته میں بارہ آنے تھمادیئے، رکشه آگے بڑھ گئي۔ پھر

آج ایل، آئي ،سي کي عمارت میں لوگوں کا کافي اژدھام تھا۔ شاید ایل، آئي ، سي والوں نے بونس کا اعلان کیا تھا۔ جن لوگوں نے بھت پھلے پالیسي لے رکھي تھي وہ آج خوش خوش دکھائي دے رھے تھے۔ وہ بڑي مشکل سے بیمه کے سلسلے میں منتظم سے بات کرسکے۔ انھیں اس سلسلے میں دوبار آنے کي ضرورت تھي۔ جب وہ سیڑھیاں اترتے ھوئے نیچے آئے تو ان کي نگاھیں ایك جانے پھچانے چھرے پر جم گئیں۔ اجنبي نے بھي اسد کو نیچے سے اوپر تك دیکھا جیسے وہ انھیں پھچاننے کي کوشش کر رھا ھو۔

میں بھول نھیں رھا ھوں تو آپ کا نام اسد ھے نا مجھے رضي کھتے ھیں۔،، ,,

کوئي اٹھارہ برس پھلے کي بات ھے میں آپ ھي کا ھم محله تھا۔ کبھي کبھار سر راہ آپ سے بات چیت بھي ھوجاتي تھي۔،، ,,

ھاں ھاں مجھے یاد آگیا۔،، اسد نے کچه سوچتے ھوئے کھا۔ مگر انھیں پچھلي کوئي بات بھي ٹھیك طرح یاد نھیں تھي۔ ,,

بچیوں کي شادي تو ھوچکي ھوگي ،، ,,

میري تو ایك ھي بچي ھے۔،، ,,

اس کا مطلب یه ھے که اس بچي کے بعد آپ کے گھر کوئي اولاد نھیں ھوئي ھے، بھلا سا نام تھااس کا۔،، ,,

فرزانه ۔،، ,,

ھاں فرزانه ۔ مجھے بھي خدا نے بغیر مانگے کئي بچے دے دیئے۔ دو لڑکیاںتھیں میں نے ان کي شادي کردي۔ایك لڑکا لندن میں SETTLE ھوگیا ھے، ایك مڈل ایسٹ میں ھے اور ایك نے اپنا مذھب تبدیل کرلیا ھے۔ بس دُکه ھے تو اسي بات کا ۔ تین چار ذاتي مکان ھیں جن کا معقول کرایه آجاتا ھے۔،، ,,

کھیں میں آپ کا وقت تو خراب نھیں کر رھا ھوں۔،، اجنبي نے قدرے شرمندگي سے کھا۔ ,,

نھیں نھیں ایسي کوئي بات نھیں چلتے چلتے باتیں کریںگے مجھے ذرا وقت پر گھر پھنچنا ھے۔،، ,,

اسد نے رضي سے کسي نه کسي طرح پیچھا چھڑالیا۔ گھر پھنچتے پھنچتے شام کے پانچ بج چکے تھے۔ ھاجرہ بستر پر اُداس لیٹي ھوئي تھي اور فرزانه کے کمرے کا دروازہ بھیڑا ھوا تھا۔ جونھي ھاجرہ نے اسد کو دیکھا چپکے سے اُٹه کر ڈرائنگ روم میں آئي۔

,, غضب هوگیا۔ آخر وھي ھوا جس کا خدشه تھا۔ بدایوں سے اشفاق کا خط آیا ھے۔اس نے لکھا ھے که یه رشته اسے نا منظور ھے۔ یه رھا خط۔،

,, محترم

مجھے افسوس ھے که میں اپنے آپ کو اس قابل نھیں پاتا که

فرزانه کي زندگي میں داخل ھوں۔ میں نے شادي نه کرنے

کا فیصله کیا ھے۔ کچه اس میں میرے حالات کو بھي دخل ھے

اُمید که آپ میري اس صاف بیاني پر بُرا نھیں مانیںگے۔

آپ کا

اشفاق ،،

اسد کي نگاھیں اشفاق کے خط پر جمي ھوئي تھیں۔ وہ ایك ایك لفظ کو بغور پڑھ رھے تھے۔ ان کے چھرے کا رنگ فق سا ھو کر رہ گیا تھا۔ ان کي سمجه میں نھیں آرھا تھا که اب کیا کیاجائے۔ یه ضرب کچه اتني گھري تھي که ان کے سارے حوصلے پست ھوکر رہ گئے تھے۔

,, فرزانه کو اس بات کا پته نھیں چلنا چاھیئے۔، ھاجرہ نے متفکرانه انداز میں کھا۔ ورنه وہ صدمه سے بیمار ھوجائے گي۔،

,, مجھے ایك بات سمجه میں آئي ھے کیوں نه ھم اس شھر کو چھوڑ دیں اور بیمه کي رقم ملتے ھي کھیں اور جابسیں۔،

,, کیا آپ سمجھتے ھیں که اتنے بڑے شھر میں ھر شخص کو اتني فرصت ھے که وہ فرزانه کے تعلق سے معلومات فراھم کرتا پھرے۔ یه بات تو صرف محله ھي میں عام ھے۔ شھر چھوڑنے سے بھتر ھے که ھم اس محله ھي کو چھوڑدیں۔،

باھر کسي کي جاني پھچاني آواز آئي : ,, کیا ھم آسکتے ھیں؟،

اسد نے دیکھا یه ملتاني تھا جو پھاٹك سے لگا کھڑا تھا۔

,, اوپر آجائیے۔،

ملتاني کے اندر داخل ھونے سے پھلے ھاجرہ اپنے کمرے سے جاچکي تھي۔

,, ارے ملتاني بدایوں سے کب لوٹے ؟،

,, آج ھي لوٹا ھوں اور تنھا ،،

,, مگر تم تو جمیله کو ساته لانے والے تھے۔؟،

اس کا اچانك مزاج بگڑ گیا، اس لئے ساته نه لا سکا۔ هاجره بھابي نظر نهیں آرهي هیں۔،،   ,,

اندر اپنے کمرے میں هوں‌گي۔،،   ,,

فرزانه ٹھهرو، اوپر کهاں جارهي هو،وهاں جانے کي ضرورت نهیں۔،،

ملتاني نے هاجره کي آواز سُن لي ، اسے یوں لگا جیسے اس کي تحقیر کي جارهي هو۔

جب کبھي میں اشفاق کے گھر گیا، وهاں تالا پڑا هوا پایا،مجھے ایسا لگتا هے جیسے وه اپني بات سے پھر   ,, گیا هے۔ فرزانه کو زیاده دیر گھر میں بٹھائے رکھنا بھي مناسب نهیں هے۔ آپ خود سمجه سکتے هیں۔،، یه کهه کر ملتاني اچانك اُٹھ کھڑا هوا   اور چلا گیا۔

دن هفتوں سے گذر کر مهینوں میں تبدیل هوتے گئے لیکن فرزانه کي شادي کهیں بھي طے نه پاسکي۔ اسد کو بھي ملتاني سے ملے هوئے کئي دن گذر چکے تھے اس کے گھر پر تالا پڑا هوا تھا۔ شاید وه پھر ایك بار اپني بیوي سے ملنے بدایوں چلا گیا تھا۔

جب دو ماه گذر گئے تو اسد نے سمجه لیا که اب ملتاني لوٹ کر نهیں آئے گا۔ لیکن ایك دن انهوں نے دیکھا که اس کے مکان کا پھاٹك کھلا هوا هے اور وه هاته میں بیگ لیئے باهر نکل رها هے۔ انهیں یقین تھا که وه سیدها گھر آئے گا، لیکن وه نهیں آیا۔ آٹه دن یونهي گذر گئے۔

پھر ایك دن صبح ایل ۔آئي۔سي کي جانب سے انهیں ایك لیٹر ملا که کارروائي کي یکسوئي هوچکي هے۔ وه بیمه کي رقم چند ضروري سرٹیفکیٹس پیش کرنے کے بعد حاصل کرسکتے هیں۔

اس خط کو پاکر اسد کو یوں لگا جیسے انهوں نے نیا جنم پالیا هو۔

اب وه پیسوں کے بل بوتے پر فرزانه کي شادي کهیں بھي جلد طے کر سکتے تھے۔

دوسرے دن مسرّت کے نشے میں چُور اسد ایل۔آئي۔سي کي عمارت میں داخل هوئے۔ ان کے هاتھوں میں اب تك کي دي هوئي درخواستوں اور رسیدوں کا پلنده تھا جنهیں وه پیش کرکے اپني رقم حاصل کرسکتے تھے۔ لیکن ایل۔ آئي۔ سي کے ڈائرکٹر نے انهیں پھر ایك بار یه کهه کر مایوس کر دیا که کچه ٹکنیکل خامیاں ره گئي هیں جنهیں چھان پھٹك کرنے کے بعد هي رقم دي جاسکے گي۔

اسد کے چهرے پر یکبارگي اداسي چھاگئي۔ ایل۔ آئي۔سي کي عمارت کي سیڑھیاں اترتے هوئے انهیں یوں لگا جیسے وه کسي قبرستان سے اپنے عزیز کو دفنا کر لوٹ رهے هوں۔

وه گھر کب آئے انهیں یاد تك نه تھا۔

کیا رقم مل گئي ؟ هاجره نے بے تابي سے پوچھا۔   ,,

نهیں   کارروائي بنتي بنتي اچانك بگڑ گئي۔ رقم ملے گي ضرور ، لیکن کب اور کس وقت   یه میں نهیں   ,, جانتا۔،،

پهیلیوں میں بات نه کیجئے ۔ صاف صاف مجھے بتائیے۔،،   ,,

میرا دماغ نه چاٹو ، میرا موڈ اس وقت بے حد خراب ھے۔،، اسد نے جھلّاتے ھوئے کھا۔ ھاجرہ چپ ھو ,, کر رہ گئي۔ لیکن اس کي آنکھوں میں اچانك آنسو امڈ آئے۔

باھر ملتاني کي آواز آرھي تھي: کیا بھئي ھم آسکتے ھیں؟،،

قبل اس کے که اسد کچه کھے ھاجرہ چپ چاپ ڈرائنگ روم کي سیڑھیاں اترتي ھوئي اپنے کمرے میں چلي گئي۔

ارے بھئي کیا ھم آسکتے ھیں؟،، ملتاني کي آواز دوبارہ گونجي۔ ,,

آبھي جاو یار۔،، اسد نے بیزار لھجے میں کھا۔ ,,

اسد صاحب شاید آپ کو اس بات کا پته نھیں که مجھے بدایوں سے آئے ھوئے ایك ھفته ھوچکا ھے مگر ,, اپنے کاروبار میں ایسا مصروف تھا که آپ سے تك نه مل سکا۔،،

بھابي نظر نھیں آ رھي ھیں کیا بات ھے؟،، ملتاني نے کھڑکي کے نیچے دیکھتے ھوئے کھا۔ ,,

اسد کو پته نھیں ملتاني کا اس طرح سے نیچے دیکھنا کیوں پسند نھیں آیا۔

میں یھاں بیٹھا ھوا ھوں تم اُدھر کیادیکه رھے ھو؟،، ,,

اسد کے اس چُبھتے ھوئے جملے نے ملتاني کو جیسے چونکادیا۔

اُس نے گھگھیا تے ھوئے کھا:

میں آپ کے پاس ایك خوش خبري لے کر آیا ھوں پھلے مُنه میٹھا کیجئے تو سُناو ں۔،، ,,

تمھارا مُنه تو ھمیشه میٹھاھي رھتا ھے تمھیں مٹھائي کي کیا ضرورت؟،، ,,

آپ کي باتوں سے لگ رھا ھے جیسے آپ نے کسي سے لڑائي کي ھو ، کھیں آپ نے بھابي کو بُرا بھلا تو ,, نھیں کھه دیا ؟،،

بھابي ، بھابي --- کوئي اور بات بھي تو کرو، کیا خوشخبري لے کر یھاں آئے ھو ۔ یھي ناکه تم نے فرزانه ,, کي شادي کي بات کھیں طے لرلي ھے تمھیں اس سلسلے میں غم کھانے کي ضرورت نھیں۔،،

آپ کي آنکھیں انگارے کي طرح سرخ ھیں۔ ایسا معلوم ھوتا ھے که آپ کو بخار ھے۔ آپ آرام کیجئے میں ,, چلتا ھوں۔،، ملتاني مارے بوکھلاھٹ کے کرسي سے اُٹه کھڑا ھوا۔

اسد نے اسے جاتا ھوا دیکه کر بھي روکنے کي کوشش نھیں کي۔ انھیں رات ایك پل بھي نیند نھیں آئي۔صبح جب وہ بیدار ھوئے تو انھیں سارا بدن ٹوٹتا ھوا محسوس ھورھا تھا۔

نیچے ھاجرہ چولھے میں گھسي ھوئي ناشته تیار کر رھي تھي۔ اور فرزانه نل کے قریب بیٹھي رات کے جھوٹے برتن مانجه رھي تھي۔

جب ھاجرہ ناشته کي کشتي لیئے ڈرائنگ روم میں داخل ھوئي تو شاید اسد کو رات والي غلطي کا احساس ھوا۔ جب وہ ناشته ٹیبل پر لگاکر جانے لگي تو اسد نے اس کي ساڑھي کے ریشمي پلو کو محبت سے تھامتے ھوئے کھا:

,, کیا ناراض ہوگئي ہو ہاجرہ؟،،

ہاجرہ نے کوئي جواب نہیں دیا۔

,, اِن دنوں ۔ ذہن بڑا ماو ف ہے۔ اب یہي دیکھو نا کل خوامخواہ میں نے تم پر غصّہ اتارا۔ اگر مجہ سے کبھي کبھار غلطي ہوجائے تو معاف کردیا کرو۔

ہاجرہ کے قدم جیسے رك گئے۔

,, ہاجرہ ایك بات پوچھوں۔ ملتاني کے تعلق سے تمھاري کیا رائے ہے؟،،

اسد کے اس عجیب وغریب سوال سے جیسے بھونچال سا آگیا۔

ہاجرہ غصّہ سے تمتماتي ہوئي اٹه کھڑي ہوئي۔

,, مجہ سے جواب سننا چاھتے ھیں نا آپ تو سن لیجئے کہ وہ آپ کا دوست ھے ایك دم لفنگا اور غنڈہ۔ مجھے اس کي صورت سے نفرت سي ہوگئي ہے۔ اور ساته ساته آپ سے بھي۔ جب میں نے اسے اچھا آدمي سمجھا تو آپ نے مجھے غلط روشني میں دیکھا۔ جب میں نے آپ سے کہا کہ اس سے کھہ دیجئے کہ وہ یہاں نہ آئے تو آپ نے فرزانہ کي آڑ لے کر اس سے صلح کرلي۔ وہ یہاں کیوں آتا ھے اس کا یہاں کیا دھرا ھے۔ وہ ڈرائنگ روم کي سیڑھیاںچڑھتا ھواآنگن میں للچائي ہوئي نگاھیں کیوں ڈالتا ھے۔ وہ آخر اس گھر کو کیا سمجھتا ھے۔ اك ذراسي بھول کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ناجائز فائدہ اٹھائے۔،، ہاجرہ غصّہ سے لال بھبھو کا ہوکر کھہ رہي تھي۔

,, میں نے کل ھي اس حرکت پر اس سے احتجاج کیا ھے۔ وہ شاید یہاں پھر نہ آئے۔،، اسد نے جواباً کہا۔

,, وہ آئے گا اور ضرور آئے گا۔،،

,, میں اس کي ٹانگ توڑ کر رکه دوںگا۔،،

,, مگر وہ پھر بھي آئے گا، اس کي روح اس گھر میں منڈلاتي رہتي ھے۔،،

,, کیسي باتیں کرتي ہو ہاجرہ ، میں نے محض فرزانہ کے لئے یہ سب کچه برداشت کیا ھے۔ لیکن برداشت کي بھي کوئي حد ہوتي ھے۔،،

نیچے فرزانہ کے کانوں میں اسد کي آواز ٹکرارھي تھي۔وہ آپ ھي آپ مُنہ ھي مُنہ میں بڑبڑا نے لگي۔ اس کا جي چاھا کہ یہ آوازیں ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں۔ اس کا ذکر کبھي اس گھر میں نہ ہو۔ صبح سے شام تك کسي نہ کسي نوعیت سے گھر میں اس کا ذکر ہوتاھي رہتا ھے۔کبھي ابّا ٹھنڈي سانس بھي لیتے تو اسے احساس ہوتا جیسے وھي اس کي ذمہ دار ہو۔ یہ لوگ کیوں میري شادي کي فکر میں دبلے ہوئے جارھے ھیں۔ ابّا کي بوکھلاھٹ امي کي بے چیني نے یہ بات سب پر ظاھر کردي ھے کہ مجہ میں کھوٹ ھے۔

,, فرزانہ یہ دیواروں سے کیا باتیں کر رھي ہو؟،، یہ ہاجرہ کي غصیلي آواز تھي۔

,, پھر میں کس سے باتیں کروں امي۔۔ آپ لوگ تو کبھي سیدھے مُنہ مجہ سے بات بھي نہیں کرتے۔ میں اس گھر میں تو جیسے بالاقساط مر رھي ہوں۔ میں نے ایك بھیانك غلطي کي مجھے اس کا اعتراف ھے۔ لیکن وقت بے وقت اس کے اعادہ کي ضرورت نہیں۔ جب زندگي کے چھوٹے چھوٹے مسائل کو آپ اور ابّا حل نہیںکر پاتے تو خوامخواہ مجھے موردِ الزام ٹھہراتے ھیں۔ کیا آپ لوگ میرے اور ملتاني کے ذکر کے بغیر جي نہیں سکتے؟،،

بے حیا   اپنے نام کے ساته ملتاني کا ذکر کرتے هوئے تجھے شرم نهيں آتي ،،   ,,

نه ميں نے ان سے کبھي کوئي ساري بخشش لي هے اور نه کوئي بلاو ز کا کپڑا.،،   ,,

بدتميز   اب تو نے آگے کچه کها تو گدّي ميںسے زبان کھينچ لوںگي.،،   ,,

کيا کانوں ميں روئي کا پھاها رکه ليا هے، سن نهيں رهے هو، تمهاري لاڈلي نے ابھي کيا کها هے؟،،   ,,

کيا هم آسکتے هيں؟،، باهر پھاٹك پر ايك مانوس سي آواز گونجي. ليکن گھر کے شور ميں جيسے دب کر ره گئي.   ,,

کيا بھئي هم آسکتے هيں ؟،، آواز پھر ابھري.

کيا بھئي هم آسکتے هيں؟،، تيسري مرتبه يه آواز کچه اس طرح گونجي جيسے کوئي پھاڑ کي بلندي سے آواز دے رها هو.   ,,

کيا بھئي هم چلے جائيں؟،، جميله کي مهين سي آواز فضاميں گونجي.

هاجره نے کھڑکي ميں سے جھانك کر ديکھا. جميله سلك کي خوبصورت ساري ميں ملبوس بڑي پياري لگ رهي تھي. ملتاني گِرے کلر کا ٹوئيڈ کا سوٹ پهنے هوئے تھا. وه بھي بڑا اسمارٹ لگ رها تھا.

شائد يه لوگ سورهے هيں   چليئے اندر چليں.،، جميله نے ملتاني سے کها. اور وه دونوں اندر داخل هوگئے.   ,,

جميله نے هاجره کو سلام کرتے هوئے کها: ,, کيا بھابي مهمانوں کے ساته ايسا هي سلوك کيا جاتا هے. تمهيں پکارتے پکارتے گلا خشك هو گيا هے ، اور تمهاري بے نيازي کا يه عالم هے که کيا بتاو ں. کيا خفا هو؟،،

نهيں تو،،   ,,

مگر يه تو کهه رهے تھے که تم ان سے خفا هو ، بات چيت بند کردي هے.،، جميله نے ملتاني کي طرف اشاره کرتے هوئے کها.   ,,

هاجره نے ملتاني کي طرف خاص انداز سے ديکھتے هوئے کها:,, اگر انھوں نے کها هے تو ٹھيك هي کها هوگا.،،

پگلي کيا کوئي بھابي اپنے ديور سے يوں ناراض هوجاياکرتي هے. اچھا فرزانه کهاں هے؟،،   ,,

وه ڈرائنگ روم ميں اسد صاحب کے ساته بيٹھي هے.،،   ,,

اچھا ذرا ميں اوپر هو آتي هوں.،، جب جميله اوپر جانے کے لئے کمرے سے باهر آئي تو ملتاني وهيں ٹھرا رها.   ,,

بھابي ميں اتنا بُرا تو نهيں هوں. ميں نے آپ کے ساته ايسا کيا برا سلوك کيا هے جو آپ مجه سے نفرت کرنے لگي هيں. کچه مجھے بھي تو معلوم هو. ميں محبت کا بھکاري هوں بھابي، جهاں کهيں يه بھيك مجھے مل جاتي هے، ميں کاسه لئے وهاںآدھمکتا هوں. بس يهي ميرا قصور هے. اب ميں نے اراده کرليا هے که جلد هي يه محله چھوڑ دوں.،، يه کهه کر ملتاني روهانسا هوگيا.   ,,

ارے آپ تو عورتوں کي طرح رونے لگے۔،، کہنے کو تو ہاجرہ نے کہہ دیا لیکن خود اس کي آنکھیں ,,
بھیگ گئي تھیں۔

ارے بھابي تم خود بھي رو رہي ہو۔ بخدا بھابي۔ میں آپ کي آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا۔ آپ ہي کیا، ,,
میں تو کسي بھي عورت کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا، یہ میري کمزوري ہے۔،،

یہ کہہ کر ملتاني نے جیب سے رومال نکالا اور ہاجرہ کي آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو پونچھ دیئے۔

ملتاني کا خوشبو میں بسا ہوا رومال جب اس کي بھیگي ہوئي پلکوں سے مس ہوا تو اسے یوں لگا جیسے
ملتاني اس کا منہ بولا دیور ہي نہیں اس کا شوہر بھي ہے۔،، ایك لمحہ کے لئے اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا اور آن
واحد میں اس خیال کو اس نے جھٹك دیا۔۔۔ اب ملتاني ہاجرہ کے بالکل قریب کھڑا تھا اور ہاجرہ کانپتي ہوئي آواز میں
کہہ رہي تھي۔

جائیے اوپر اسد صاحب سے مل آئیے جمیلہ بھي وہیں ہے۔،، ,,

جب وہ تیزي سے سیڑھیاں پھلانگتا ہوا اوپر پہنچا تو وہاں فرزانہ ، جمیلہ اور اسد کسي بات پر قہقہہ لگا
رہے تھے۔

اوپر قہقہے گونج رہے تھے اور نیچے ہاجرہ کوتنہائي ڈس رہي تھي۔

ہاجرہ کے آنسو پونچھتے وقت ملتاني بے خیالي میں اپنا ریشمي رومال وہیں چھوڑ گیا تھا۔ ہاجرہ نے کانپتے
ہوئے ہاتھوںسے رومال اٹھایا ۔ رومال سے سینٹ کي بھیني بھیني خوشبو آرہي تھي۔ وہ رومال کو بڑي دیر تك
سونگھتي رہي۔

پھر اچانك ملتاني نیچے اتر آیا۔ بھابي اوپر آئیے نا۔مدتوں بعد اسد صاحب نے ہنسي کو گلے لگا یا ہے۔،،

میں نیچے ہي ٹھیك ہوں ملتاني ۔ مجھے ستاو نہیں ، دیکھو یہ تمہارا ہي رومال ہے نا؟،، ,,

رومال تو ایك معمولي شے ہے بھابي۔ میں نے اس گھر میں جو چیز چھوڑي ہے کیا وہ یونہي روندي جائے
گي۔ میرا دل کہہ رہا ہے بھابي ، میں یہاں سے چلا بھي جاو ںگا تو شاید آپ مجھے بھلا نہ سکیںگي۔ میں سچ کہہ رہا
ہوں نا بھابي؟،،

ہاجرہ چپ تھي۔ اس کي بڑي بڑي خوبصورت آنکھوں میں ایك عجیب سي چمك لہرارہي تھي۔

ایك بات سنئیے بھابي۔ میں نے ابھي ابھي فرزانہ کے تعلق سے اسد سے بات کي ہے۔ مارکٹ سے آگے ,,
ایك انسٹي ٹیوٹ ہے جسے جمیلہ کي ایك سہیلي چلارہي ہے۔ وہاں دوسو پچاس روپے کي ایك ملازمت خالي ہے۔
لڑکیوں کو چند گھنٹے پڑھانا اور لوٹ آنا بس یہي کام ہے۔ میں سمجھتا ہوں فرزانہ کا دل یہاں لگ جائے گا۔،،

پھر آہستہ آہستہ کہیں نہ کہیں فرزانہ کا رشتہ بھي ہوجائے گا۔،، ,,

یہ تو بڑي اچھي بات ہے۔ مگر اسد صاحب نے اس سلسلے میں کیا کہا۔،، ہاجرہ نے بے تابي سے ,,
پوچھا۔

انہوں نے اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑدیا ہے۔،، ,,

اور فرزانہ کي کیا مرضي ہے؟،، ,,

فرزانه بھي خوش خوش دکھائي ديتي ھے۔ کل فرزانه کو آپ رائل انسٹي ٹيوٹ بھيج ديجئے۔،، ,,

يه کھه کر ملتاني نے جميله اور اسد کو آوازدي۔

دوسرے دن فرزانه نے کپڑے تبديل کيئے۔۔ ابّا ، امي سے اجازت لي، اور انسٹي ٹيوٹ کي طرف چل پڑي۔

دوپھر ميں ملتاني نے اسد کے گھر آواز دي۔ اسد کھيںباھر گئے ھوئے تھے۔ ھاجره بستر پر ليٹي ھوئي کوئي ناول پڑھ رھي تھي۔

ارے بھئي کيا ھم آسکتے ھيں۔،، ايك مانوس سي آواز ھاجره کے کانوں سے ٹکرائي۔ اس نے بستے سے ,, اُٹه کر آواز دي : ,, اندر آجائيے ملتاني صاحب۔،،

آداب عرض ھے بھابي، کيا اسد گھر پر نھيں ھيں؟،، ,,

وه بازار گئے ھوئے ھيں، شائد تھوڑي دير بعد لوٹيں۔،، ,,

تو پھر ميں چلتا ھوں،،۔ ,,

کيا کوئي خاص کام ھے؟،، ,,

کوئي خاص کام تو نھيں ھے پھر بھي۔،، ,,

کم از کم چائے تو پي کر جائيے۔،، ,,

چائے تو پي لوںگا، ليکن ايك شرط پر۔،،۔۔ ,,

وه کيا شرط ھے   کچه معلوم بھي تو ھو؟،، ,,

آپ کے ھاتھوں کي بنائي ھوئي لذيذ چائے کو ميں بھلا کيسے سکتاھوں۔ ليکن اس بار آپ کو ميرے ھاته کي ,, بنائي ھوئي چائے پيني پڑے گي۔،، يه کھه کر ملتاني نے آگے بڑھ کر چولھے پر چائے کي کيتلي رکه دي۔

ديکه رھي ھو بھابي   کيتلي ميں پاني کيسے کھول رھا ھے ،، ,,

نيچے راکه کي ته ميں آگ کے جو شعلے ھيں۔،، ,,

اب چائے کي پتي ڈال ديني چاھيئے۔،، ,,

يه مجه سے کيا پوچه رھے ھو، چائے تو آپ بنا رھے ھيں۔،، ھاجره نے سنجيدگي سے کھا۔ ,,

ملتاني نے چائے داني ميں چائے کي پتي کے تين چمچے ڈالے۔ جب چائے پوري طرح تيار ھوگئي تو اس نے چائے کي پيالي ھاجره کي طرف بڑھاتے ھوئے کھا۔

بھابي ميرا خيال ھے   ميں نے چائے ٹھيك ھي بنائي ھے۔،، ملتاني نے چائے کا گھونٹ حلق کے نيچے ,, اتارتے ھوئے کھا۔

ھاجره نے پيالي تھام کر چائے کي ايك چسکي لي۔ واقعي ملتاني نے بڑے غضب کي چائے بنائي تھي۔

جب چائے بنانے والا خود مطمئن ہو تو اسے دوسروں كي رائے كي پرواہ نہيں كرني چاہيئے۔،، ,,

دراصل ہاجرہ چائے سے ہٹ كر ملتاني سے بہت سي باتيں كرنا چاہتي تھي۔ ليكن ملتاني چائے ختم كرتے ہي اٹھ كھڑا ہوا۔

بھابي اب ميں چلتا ہوں، شام كو پھر آنے كي كوشش كروں گا۔،، يہ كہہ كر وہ چلا گيا۔ ,,

جب وہ چلا گيا تو ہاجرہ نے سوچا، عجيب آدمي ہے۔ يا تو گھنٹوں باتيں كرتا ہے يا كبھي ہوا كے جھونكے كي طرح گھر ميں داخل ہوتا ہے اور اسي انداز سے واپس لوٹ جاتا ہے۔

جب مہينے كي پہلي تنخواہ فرزانہ كو ملي تو اس نے دوسو پچاس روپے كے كرارے نوٹ ہاجرہ كي خدمت ميں بصد ادب پيش كئے۔ ہاجرہ نے ماں ہونے كے ناطے بڑي شفقت سے فرزانہ كے سر پر ہاتھ پھيرا اور پيار ميں ڈوب كر كہا۔

باولي ، ان روپوں كے لئے تھوڑا ہي ميں‌نے تمھيں نوكري كے لئے بھيجا ہے دراصل ميں چاہتي تھي كہ ,, تمھاري زندگي ميں تھوڑا بہت چينج آئے۔ گھر كي چار ديواري ميں پڑي پڑي تم بيمارسي ہوگئي تھيں نا ، اس لئے۔،،

ہاجرہ كے بے حد اصرار پر اس نے پچاس روپے اپنے جيب خرچ كے لئے ركھ لئے اور بستر پر جاكر ليٹ گئي۔

ادھر ملتاني كئي دنوں سے غائب تھا۔ شايد وہ پھر بدايوں چلا گيا تھا۔ گو اب گھر ميں پہلے جيسے حالات نہيں رہے تھے، ليكن ہاجرہ نہيں چاہتي تھي كہ ملتاني كے تعلق سے وہ خود كوئي بات چھيڑے۔

پھر ايك دن اسد نے ہاجرہ سے پوچھا:

بھئي يہ ملتاني آخر كہاں گيا ہوگا۔ كہيں وہ پھر بدايوں تو نہيں چلا گيا۔ بڑا پيار ہے ان دونوں ميں۔ وہ ,, جميلہ كے بغير ايك پل بھي سكون سے نہيں رہ سكتا۔،،

خير چھوڑيئے ان باتوں كو، آٹھ بج چكے ہيں۔ مگر فرازنہ ابھي تك گھر نہيں لوٹي ہے، جاكر كيفيت ,, ليجئے۔،، ہاجرہ نے تشويشناك لہجے ميں كہا۔

اوہ تم خوامخواہ پريشان ہورہي ہو۔ فرزانہ اب بچي نہيں رہي۔ كسي وجہ سے دير ہوگئي ہوگي۔،، ,, ابھي اسد نے جملہ مكمل ہي كيا تھا كہ فرزانہ اندر داخل ہوئي۔ اسد نے ہاجرہ كي طرف ديكھا اور فرزانہ اپنے كمرے ميں چلي گئي۔

ايك دن ہاجرہ نے سوچا، كيوں نہ فرزانہ كا انسٹي ٹيوٹ ديكھ ليا جائے وہ اس خيال سے گھر سے نكل پڑي۔ اسے انسٹي ٹيوٹ كا پتہ لگانے ميں بڑي دقت ہوئي۔ ايك سنسان سي گلي پار كرنے كے بعد سامنے ايك بيڑي كا كارخانہ تھا جہاں بے شمار مزدور بيٹھے بيڑي كے پتوں كو صاف كر رہے تھے۔ اس سے ذرا پرے ايك اور لانبي گلي تھي جو گھومتي ہوئي شاہراہ كي طرف نكلتي تھي۔ ہاجرہ كي نظر جب رائل انسٹي ٹيوٹ كے بورڈ كي طرف گئي تو اس كے قدم اچانك رك گئے۔ انسٹي ٹيوٹ كيا تھا ايك بنگلہ نما مكان تھا ، جس كے اطراف و اكناف باڑھ لگي ہوئي تھي۔ بر آمدے ميں ايك گوري چٹي معمر عورت بيٹھي ہوئي پان چبارہي تھي۔ اس كي آكھوں سے خمار جھلك رہا تھا اور كپڑوں سے عطر كي تيز خوشبو آرہي تھي۔ پہلي نظر ميں ہاجرہ كو يہ عورت كچھ عجيب سي لگي۔ وہ پان يوں چبارہي تھي جيسے بكري گھاس كھارہي ہو۔

يہ رائل انسٹي ٹيوٹ ہے نا۔،، ہاجرہ نے اس اجنبي خاتون سے پوچھا۔ ,,

جي هاں اس محله ميں يهي ايك انسٹي ٹيوٹ هے جسے ميں برسوں سے چلا رهي هوں۔ مجهے گوهر ,, سلطانه كهتے هيں۔ ميں اس اداره كي مالك بهي هوں اور پرنسپل بهي۔ فرزانه ابهي ابهي گهر واپس گئي هے۔،،

هاجره حيران سي ره گئي۔

مگر يه آپ نے آج انسٹي ٹيوٹ كو جلدي چهٹي كيوں ديدي؟،، ,,

هاں كبهي كبهي ايسا بهي هوتا هے۔ وه تو لڑكيوں پر منحصر هے۔ مجهے هر حال ميں ان كا خيال ركهنا ,, پڑتا هے۔ ،، پهر اس نے گلا پهاڑ كر كلثوم كي هانك لگائي۔

ايك پندره سوله برس كي سانولے رنگ كي لڑكي بال بكهرائے سامنے آكهڑي هوئي۔

اري كم بخت كهاں مرجاتي هے ذرا چائے تو لے آ۔،، ,,

اس تكلف ميں نه پڑئيے۔ مجهے اس وقت گهر جلد پهنچنا هے۔ پهر كبهي ادهر آنا هوا توچائے ضرور پي لوں‌گي۔،،يه كهه كر هاجره تيزي سے اٹه كهڑي هوئي۔

گوهر نے بهي زياده اصرار كرنا مناسب نهيں سمجها۔ وه ,, آپ كي مرضي،، كهه كر چپ هوگئي۔

هاجره راسته چلتے هوئے بهي سوچ رهي تهي۔ يه گوهر سلطانه كيسي عورت هے۔ چهرے مهرے سے تو بڑي كائياں معلوم هوتي هے۔ ليكن ايك آدھ ملاقات ميں هي صحيح رائے قائم كرنا مشكل هي تو هے۔ وه ان هي خيالات ميں ڈوبي هوئي جب گهر ميں داخل هوئي تو اس نے ديكها فرزانه اپنے بستر پر نڈهال پڑي سورهي هے۔

اوپر اسد كے كمرے ميں دبے دبے قهقهوں كي آواز گونج رهي تهي۔ هاجره نے گهڑي ميں ٹائم ديكها۔رات كے دس بج چكے تهے۔ اس كے ذهن ميں ايك بات آئي۔شائد ملتاني اوپر بيٹها هوا هو۔ ليكن ملتاني كي آواز اور اس كے قهقهوں سے هاجره آشنا تهي۔

تهوڑي دير بعد اسد ايك سانولے سلونے نوجوان كے ساته نيچے اترے اسے باهر جاكر خدا حافظ كها۔

يه سليم تها۔۔۔ تم نے اس لڑكے كو ديكها هاجره ؟،، اسد نے اندر داخل هوتے هوئے كها۔ ,,

هاں ديكهاهے۔،، ,,

بظاهر تواچها معلوم هوتا هے۔،، ,,

يه ايل۔آئي۔ سي ميں اكاو نٹنٹ هے اور ايم كام بهي۔ دهلي سے تبديل هو كر يهاں آيا هے۔ باتوں باتوں ميں ,, مجهے يه اندازه هوا كه وه دور كے ناطوں سے همارا عزيز بهي هے۔ ارے تم تو جماهياں لے رهي هو، شايد تمهيں‌نيند آرهي هے جاو ، سوجاو ۔،، يه كهه كر اسد اوپر اپنے كمرے ميں چلے گئے۔

ادهر فرزانه كي ذات ميں ايك تبديلي آگئي تهي۔ پهلے وه افسرده اور ملول سي دكهائي ديتي تهي۔ ليكن اب اس كي رنگت نكهر آئي تهي۔ اب وه بات بهي كرتي تو يوں لگتا جيسے اس كے دل ميں هر لحظه پهول كهل رهے هوں۔

فرزانه كي اس تبديلي سے هاجره گو خوش تو تهي ليكن ته درته اس كے ذهن ميں گمان پرورش پارهے تهے۔ بظاهر كوئي بات ابهي تك پيدا نهيں هوئي تهي۔ هاجره كے دل كے اندر پرورش پانے والے خيال نے اسے چين سے بيٹهنے نه ديا۔ بالآخر ايك دن هاجره نے فرزانه سے پوچه هي ليا۔

کیا ملتاني تجه سے انسٹي ٹیوٹ ملنے آتے ھیں؟،، ,,

اس عجیب و غریب سوال نے فرزانه کو چونکادیا۔ پھر فرزانه کي آواز گونج رھي تھي۔

یه سچ ھے که ملتاني کے طفیل میں مجھے یه ملازمت ملي۔ یه سروس بھي میں نے آپ کے کھنے پر قبول کي ھے۔ ورنه مجھے اس کي صورت سے نفرت ھے۔ مجھے تو وه خاصا فراڈ آدمي معلوم ھوتا ھے۔،، ,,

فرزانه کے اس جواب کے بعد ھاجره کے دل میں شك اور شبه کي کوئي گنجائش باقي نھیں رھي تھي۔ اس نے نفرت کے جذبه کي ته تك پھنچنے کي ضرورت محسوس نھیں کي۔

شاید وه یه بات بھول گئي که راکه کے ڈھیر کے نیچے دبي ھوئي کئي چنگاریاں بھي ھوتي ھیں جو کسي وقت بھي ھوا کے ذراسے جھونکے کے ساته شعلوں کا روپ دھار لیتي ھیں۔

عجیب و غریب بات تو یه تھي که پھلي ھي نظر میں ملتاني نے فرزانه کو پسند کر لیا تھا۔ اور فرزانه بھي اس کي شخصیت سے مرعوب ھوچکي تھي۔ فرزانه کي محبت کا روپ دنیا کي نگاھوں سے اوجھل تھا۔وه یه جاننے کے باوجود که ملتاني اس کے باپ کے ملنے والوں میں سے ھے وه اسے دل دے بیٹھي تھي۔

ھاجره کو اس بات کا علم نھیں تھا که وه پچھلي رات شدّتِ جذبات میں ملتاني کي بانھوں میں آگئي تھي۔ چاھت کي گرمي شبنمي بوسوں سے ھمکنار ھوگئي تھي۔

اور ملتاني نے والھانه انداز میں اس سے کھا تھا:

تم میري ھو فرزانه ۔ میں تمھیں پاکر کسي قیمت پر کھونا نھیں چاھتا۔،، ,,

جواب میں وه چپ سي ره گئي تھي۔ صرف اس کي انگلیاں ملتاني کے چوڑے چکلے سینے پر چلنے لگي تھیں اور ملتاني اس پر جھکا ھوا ، اس کے رخساروں کو پیار سے تھپتھپا رھا تھا۔

آج اسد کے ھاته میں دھلي سے آیا ھوا ٹیلیگرام تھا۔وه پریشاني میں ادھر سے ادھر ٹھل رھے تھے۔ صفدر جنگ ھاسپٹل میں ان کي چھوٹي بھن کو شریك کروادیا گیا تھا۔ وه موت اور زیست کي کش مکش سے دوچار تھي۔

ھاجره نے فوري اٹیچي میں کپڑے جمادیئے اور پھلي بار اسد سے ڈرتے ڈرتے کھا۔

کیا یه ممکن نھیں که میں بھي آپ کے ساته چلوں؟،، ,,

فرزانه یھاں اکیلي نھیں ره سکتي۔ تمھیں ساته لے چلنے کا مطلب ھے که فرزانه کو بھي ساته لیا جائے۔ ,, مناسب تو یھي ھے که میں تنھا ھي جاو ں۔،، یه کھه کر انھوں نے اٹیچي سنبھالي اور باھر نکل کھڑے ھوئے۔

ھاجره اور فرزانه نے انھیں دروازے تك جاکر خدا حافظ کھا۔

اسد نے جاتے جاتے کھا:

میں ایك دو ھفتوں میں لوٹ آو ں گا۔ فرزانه کا خیال رکھنا۔،، ,,

دوسرے دن فرزانه گھر میں ھي پڑي رھي۔جب ھاجره نے پوچھا کیا آج وه انسٹي ٹیوٹ نھیں جائے گي تو اس نے کوئي جواب نھیں دیا۔

باهر دروازے پر کوئي پکار رہا تھا۔

کيا بھئي ہم آسکتے ہيں۔،،   ,,

ہاجرہ کے کان اس آواز سے آشنا تھے۔ اسے يوں لگا، جيسے يہ آواز جھرنے سے پھوٹ رہي ہو۔

اس نے باہر جاکر ديکھا۔ وہاں کوئي نہ تھا۔ ملتاني آخر کہاں چلا گيا؟دو مرتبہ ھي تو اس نے آواز دي تھي۔ اس کي ا س بے نيازي پر اسے کوفت سي ہونے لگي تھي۔ کچہ دير تو اسے توقف کرنا چاھيئے تھا۔ کھيں ايسا تو نہيں کہ اس نے غلط سنا ہو اور وہ آيا ھي نہ ہو۔ نہيں نہيں اس کے کان کبھي دھوکہ نہيں کھاسکتے وہ ضرور آيا تھا۔ اس نے آواز بھي دي تھي۔ اس آواز کو وہ بھلا کيسے بھلاسکتي ہے۔

پھر وہ برآمدہ پار کرتے ہوئے فرزانہ کے کمرے ميں داخل ہوئي۔ فرزانہ کي نگاھيں کتاب کا احاطہ کيئے ہوئے تھيں۔ وہ کچہ پڑھ رہي تھي۔

فرزانہ   ابھي ابھي تم نے باہر کسي کي آواز تو نہيں سني؟،،   ,,

ہاں سني تو تھي۔،،   ,,

کون تھا وہ ؟،،   ,,

ميں کيا جانوں؟،،   ,,

کھيں وہ ملتاني تو نہيں تھا؟،،   ,,

شايد وہي ہو۔،، فرزانہ نے بيزار لھجے ميں کہا۔   ,,

ہاجرہ گھري سونچ ميں ڈوب کر رہ گئي۔

کيا بھئي ہم آسکتے ہيں، کيا ہم آسکتے ہيں؟ در و ديوار سے يہ آواز اسے آتي ہوئي محسوس ہورھي   ,, تھي۔

وہ باھر کھڑے کھڑے ، دور ھي دور سے آواز کيوں لگا تا ہے۔ وہ بغير کچہ کھے گھر ميں کيوں نہيں چلا آتا ہے۔ اس نے اسے تنگ کرنے کي کيوں ٹھان رکھي ہے؟ ---

پھر ہاجرہ کے اندر کي عورت نے کہا -۔ وہ بياھتا ہے ، ايك جواں سال لڑکي کي ماں ہے، اسے اس عمر ميں ايسي باتيں تو نہيں سوچنا چاھيئے اسد صاحب اس کے شوہر ہيں، جيون ساتھي،،

پھر وہ منہ ھي منہ ميں بڑبڑائي---

شوہر   ايك مريل بيمار سا بد شکل آدمي جو چوري چھپے معجون کي گولياں کھاتا ہے-۔ جو مھينوں اس کے قريب نہيں آتا اور قريب آتا ہے تو يوں ڈرتا ہے جيسے وہ اسے دبوچ لے گي----

اس نے برسوں پھلے اس زندگي سے طوعاً وکرھاً سمجھوتہ کرلياتھا۔ وہ کسي وقت بھي پکار پکار کر کھہ سکتي تھي کہ اسے اسد سے محبت نہيں‌ہے --- ليکن کبھي اس نے زبان نہيں کھولي تھي

ملتاني سے ملنے سے پهلے كبهي اس كے ذهن ميں يه بات پيدا نهيں هوئي تهي-ليكن آج اس كي زندگي كے سامنے ايك نيا طوفان اُٹه كهڑا هوا تهاموجوں كي يه تلاطُم خيزي آنے والے ايك بڑے اور هولناك طوفان كا پيش خيمه تهي- اور وه اس وقت كي منتظر تهي جب وه اپنے آپ كو ، اپني شخصيت كے هر بُن مُو كو طوفان كي آغوش ميں سونپ دے-

ليكن هاجره هوا كے اس رخ كو پوري طرح سمجه نهيں سكي تهي جو اس كے پهلو سے هوتا هوا فرزانه پر جاكر ختم هوتا تها-

دوسرے دن جب فرزانه انسٹي ٹيوٹ چلي گئي تو وه بهرے گهر ميں خود كو تنها محسوس كرنے لگي- اس كي چهٹي حِس كهه رهي تهي كه آج ملتاني ضرور آئے گا هر آهٹ پر اسے ملتاني كے آنے كاگمان گزرتا تها-

ديكهتے هي ديكهتے شام هوگئي---

اور پهر رات كي سياهي چاروں طرف پهيل گئي----

جب گهڑي نے رات كے ٩ بجائے تو وه اُٹه كهڑي هوئي- ميز كي دراز سے تالا نكالا اور باهر كے دروازے پر تالا لگاديا-

ايك لمحه كے لئے اُسے احساس هوا --- اگر اس دوران فرزانه گهر پر تالا پڑا هوا ديكه لے تو پريشان هوجائے گي-

نهيں نهيں اسے ايسا نهيں كرنا چاهيئے -----

كچه دير اور اس كا نتظار كرنا چاهيئے--

اس نے تالا كهول ديا اور پهاٹك هي سے قريب اِدهر سے اُدهر ٹهلنے لگي-

آده گهنٹه ديكهتے هي ديكهتے گزرگيا- -- ليكن فرزانه نهيں آئي---- اُسے آٹه بجے گهر ميں رهنا چاهيئے تها-

آخر وه كهاں مرگئي ؟

وه غصے سے پيچ وتاب كهاتي هوئي پهاٹك كے باهر نكل آئي- تالے ميں چابي گهمائي- ايك بار اسے اچهي طرح ديكها اور چل پڑي-

اب اس كے قدم رائل انسٹي ٹيوٹ كي طرف بڑه رهے تهے-

وه اپنا سارا غصه فرزانه پر نكالنا چاهتي تهي- كوفت اور غصه كے عالم ميں اسے يه بات بهي ياد نه رهي كه رائل انسٹي ٹيوٹ كا فاصله اس كے گهر سے بهت زياده هے-

جيسے تيسے جب وه انسٹي ٹيوٹ پهنچي تو وهاں گوهر سلطانه آرام كرسي پر بيٹهي جهولا جهول رهي تهي- اس كے هونٹوں كي محراب سے سرخ سرخ دانت بڑے بهدے اور كريهه دكهائي دے رهے تهے-

كيا فرزانه آج انسٹي ٹيوٹ آئي تهي؟،، هاجره نے بظاهر غصّے كو پيتے هوئے پوچها- ,,

ليكن اس كے چهرے سے يه بات صاف عياں هورهي تهي كه آج اس كا موڈ ضرورت سے زياده بگڑا هوا تها-

هاں آئي تهي اور ملتاني كے ساته چلي بهي گئي۔ شايد وه پهر يهاں نه آئے بعض لوگ نئي زندگي كے ,,
زينے پر چڑهنے كي خواهش هي ميں سيڑهياں گنتے ره جاتے هيں -- ليكن كچه لوگ ايسے بهي هوتے هيں جو چپ چاپ
ايك هي جست ميں اسے پار كرجاتے هيں۔ -- ۔فرزانه بهي اُن هي ميں سے ايك تهي،،----

گوهر سلطانه نے اطمينان سے پان كي پيك كو اگالدان كي نذر كرتے هوئے كها۔

هاجره يه سن كر چكراسي گئي----

اس كي آنكهوں كے سامنے اندهيرا منڈلارها تها۔ قريب تها كه وه گِرپڑتي ليكن گوهر سلطانه نے اسے سنبهال ليا۔

گهبراو نهيں ميم صاحب -- زندگي ميں كبهي كبهي ايسا بهي هوتا هے۔ فرزانه جاتے جاتے تمهارے لئے ,,
يهاں جگه چهوڑ گئي هے -- تم چاهو تو اس كي جگه پُر كر سكتي هو،،

هاجره نے غيض و غضب كے عالم ميں اس كے منه پر ايك زوردار طمانچه رسيد كيا۔ ليكن وه هنستي رهي----
قي قي --- قي قي ---- اس كے ميلے سرخ اور كريهه دانت اس كا منه چڑاتے رهے۔ هاجره كي آنكهوں ميں خُون اتر آيا۔ وه
تيزي سے چورا هے پر آئي ٹيكسي لي اور گهر آگئي۔

اب وه اپنے بستر پر اوندهے منه پڑي سسكياں لے رهي تهي۔باهر وهي مانوس آواز اس كے كانوں سے
ٹكرارهي تهي۔۔

ارے بهئي كيا هم آسكتے هيں ،، ؟ ,,

وه لڑ كهڑاتے هوئے قدموں سے پهاٹك تك آئي اور اچانك گِر پڑي۔

باهر دور دور تك كوئي نه تها

*****